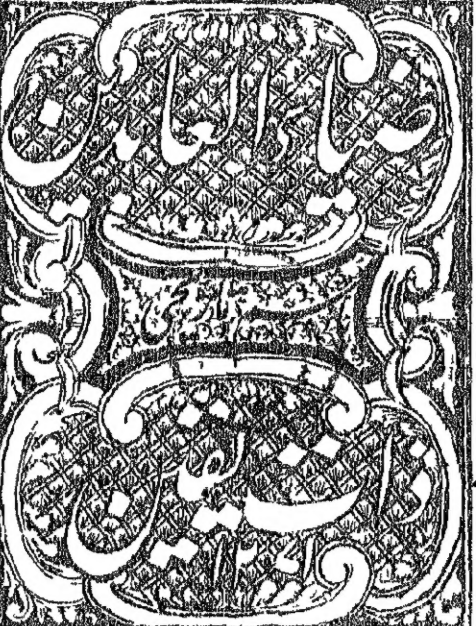


فوق عجبین قلمی کمالی فیض شریف

سازگار شهبان بر فراز عیون موسیقی



تالیف حاج میرزا حسن علی خان

مطبع مشرقی کتب و مطبعه اوانطیاب

در هر دو باب و سی و هفت رسای خاصه کی بار مین ناول فرمای که عامی که در دست مکان احمد علی نه کی در دست
 چهل و پنج رسای سالاری کش معذور اور دست دار و علی کاڈ حامد اور مناسیر و در دست و ما پور
 سر و بار اور شمار بها اور جاسا کعبه سالار الاء اس کی فیض خدمت کو کوفت نہا مگر او کی در مار
 و در اصل تمام شایسته و برادر و در طلب او اور اکثر مختار علی او کی کپی کپی است و بعضی
 رسای کی کپی لگی سی معنی جنگو الناس علی قدر عقولهم بر حال کر کی سند کفی بن بن انما که کوی
 اسات نام و در قیاس با نکی مباد و کی و احوال سبب انسانی بالصلو و بهاب سبب الدلیل و در طلب اسات
 اصلاح علی لای پیچیدہ دوں کم علم اور عورتوں کم علم کی مسائل اصول ہیں اور فروغ دس ہیں ساری کی در
 باہر القضا کا سبب ہی مگر جلدیت و دست اور تو تہہ نام خاطر فارسی کی سبب انکا اہم قضای کل کی و
 باب و قاری کی اس نامی ہیں کمال قوہ اور رعایت بیخاست حساب سبب العلماء لکھ العالی اور در
 وقت سی خاصہ فی ہللا صہ حلا و در ترجمہ احوال ہیں حق آئین سی کیا اور فروغ دس ہیں و
 در صہ الصلوہ اور جامع عباسی اور شکبات دس سالہ شکبات انو جہا حاکم لکھا اور احوال اور
 او اس و در زاد المعاد اور حلا و المفسر اور سفینہ النجاس اور منتخب الاعمال اور جمال القضا حاکم
 لکھا اور حساب قلعہ و کعبہ مدوح القضا حاکم اصلاح سی و در زینت دمی اور سنایکسون باہر وصال المبارک
 شمسہ دین شروع کیا اور ماہ معادی الشانی کی عہ کی در و رشتہ اکثر ترین کمال فصل از و شمس
 تمام کیا اور حسن سبب کا ترجمہ کیا اوسی جنی الاسکان انسی علم اور ترجمہ کے موافق بہت تحقیق اور خوشی
 لکھا بہرہ و در ہوں کہ اگر معقنا الاکسائ کو گت من الخطایہ السبب کہیں کہیں سببہ باعتبار
 دس بہرہ اور طوا و اوج جو حایو فو بلا ناقل اور تسایل برادران ایمانی خور وہ گس نہوں طلاء
 فرما کی اس طلاء پیشہ کو عنوں اور شکر گزا کر پس بس نام اس سالہ کا خوب مقرر کی و در طوا و در ہوا
 انما بایں اور رعایت تاریخ سی و در استیغاثہ لیقین در کہا ہی کہ اس نام سی اندر و
 اکثر سببہ عامی کتاب کی نگاشتی ہیں اب معلوم ہو کہ مقدمہ اس سالہ کا اصول ہیں ہیں ہی اور در
 در و در چہ چہ با سبب فائدہ نسی مفر کی کپی ہیں با سبب پہلا پہلی و در عمارت چنانہ اور
 اور سبب متفلسف کی بائیں اور اس میں بائیں فصلن مفر کی ہیں فصل پہلے بجز چیزوں کے
 بائیں فصل ہی و در شمری پاک کر ہی والی چیزوں اور کوہین کی پاک کر سببہ بیان میں
 پیشمری آداب پیچانہ اور در پیچانہ پر نیکی سیامیں فصل ششم بھی سبب حساب
 اور غسل تہی اور بار تہی کی تر کیب کی بیان ہیں فصل ہفتم یا پیچانہ اس جنس

ظهوری اور نمنا مارا اور بوفعات کسری اور چند رسالہ شجرۃ الامانی و خیر و میرزا قاضی کے
 اور چند قصاید عربی اور قواعد فارسی اور رسالہ نظم و نظم شمس الدین نقیر اور عربی میں صرف سی
 سرچ عامی کی سرورج تک سی عالم فہم چند برس کے زمانہ میں یہ کتابیں پڑھیں مگر علم فہم نہیں
 پھر دھل چکا اور اسی زمانہ میں صاحبی میں نصیر الدین حسد راجہ شاہ فی اسف اور خانی سی جملہ کتاب
 کہ کی مدد کرانی عالم حاد والی ہوئی اور سید فضل حسین مد چوری اور میر حبیب اللہ کنوری انام
 سر خدا شمس مرحوم بانی کرلائی تالی کثورہ اور میر علی حسین راجہ احمد علی مختار کار اور رقیق سید
 صاحبی تالی اور ملک کو اسی فی احصائی سی سہ اور برادر علی اور درود و کسری علی محمد علی شاہ
 شمس شمس ہوئی تہ عظم اللہ جان تمام کی کہی سی مکان صاحبی کی ملک صاحبی سی فوت مارو
 اسی برادر دینی پیدا کی تو ابا کھار دل ہوئی مراد اور اب جان کو ملا اور سب بیات ابی اور
 بھائی نصیر الدین حسد راجہ کچھ سید فضل حسین اور او کی بھانجی کی فی احصائی سی بھائی
 سلطان علی میں انکا کھانچہ سلام ہو گیا اور وہیں داخل کو شہر ہو گیا اور حساب عداوری محلات کو ملا
 اعداد حسد ابو کی سعی و اب سورالہ و کھار و ام والہ سی سات ہزار روپیہ راہ سرکار کی
 دیگر بھائی شمس شمس ہوئی یہ بعد ہائی کی بھی درود کس سرل کی زمانہ میں ہر جاہ شمس
 اور وقت طبع معلوم دس کھرب نایل ہوئی تو پہلی بندی فی رسالہ ترجمہ المصلوۃ اور نکلیات مار
 رسالہ اور شمس اور شمس اور محکم الامال اور جامع عباسی شرح مانی اور شیخ الفہم ابو علی
 اور حد نقد تصنیف حد میں اور حلقہ المتقن اعمال مسنور میں اور زاد المعاد اعمال بہ باہ بنی اور حد
 الشہد مناظرہ میں اور رسالہ رحمت اور رسالہ و خانی مصرانی کو پڑھا اور اکثر خدمت فیض رہا
 عاوم عقل معلوم حادی قوم مروج و حصول قریب تکلیف ناصر دین حسین خلاصہ اور برگزیدہ اولاد امام
 ظاہر بن محمد و معاون مبادات و مؤمنین شباب خدمت صاحب ملکہ و کھار و ام والہ سی شمس شمس
 بظلالہ العالی سی شمس ہوا کا اور شمس سالہ ورتہ اپنی اس جناب کرامت اسرار سی اور بھانچہ
 سید علی شمس آج کی کہ ہوئی ہی بسا ہی اثر و تاہی میں اس جناب صاحبی علی فی اسرار شمس
 کہ کچھ کچھ نہ دوسرائی ضرور نہ کاتب چچگانہ اور درود وین حاصل ہوئی مگر یکبارہ سی اور درود وین
 و جہر سی نہایت ضیق اور غم و فاقات بصری ہوئی تھی اس جہر میں صاحبی شروع نہ لایا شمس
 میں اپنی نقد سرائانی کی واصل قوائے الاجتناب سورالہ و کھار و ام والہ کی فریغ سی ایک سال
 ولایتی ترجمہ فارسی کی اور عرضہ شمس اپنی حال شکستہ کی حضور میں بصرہ و جنت مکان کی بھی جواب

[illegible]

یعنی عورت۔ نماز پڑھنی اور کھانی کی سائنس فصل چوتھی غسل استحاضہ یعنی عورتوں کی باہر کی دھوئی
اور طریق طہارت اور کھانسی کی سائنس فصل سناؤ پین غسل اعلاس یعنی سونہ کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس
فصل اٹھویں غسل منہ یعنی مرد کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل نوین مرد کی
حال اختصار یعنی مرد کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل دسویں مرد کی
و غیرہ کی سائنس فصل گیارہویں نماز چارہ اور بد پیرہنت کی نماز کی سائنس فصل
بارگاہیوں میں مرد کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مرد کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس
شربت کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور آداب اور کھانسی کی سائنس
سائنس فصل چوبیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
اور سائنس فصل گیارہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
فصل چوبیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
نماز اور کھانسی کی سائنس فصل گیارہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
فصل اونیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
حضرت امام حسین علیہ السلام کی سائنس فصل اونیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
اور نماز حاضرت اور نماز جمعہ کی سائنس فصل اونیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
نماز اور کھانسی کی سائنس فصل گیارہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
باب ششم اور دوسری چیزیں جو درج ذیل ہیں ان کے فواید ملے ہیں فصل پہلی باب ششم اور دوسری چیزیں جو درج ذیل ہیں ان کے فواید ملے ہیں
کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل گیارہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
فصل تیسری رورہ رکعتی والو کی سائنس فصل چوبیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
ماطل کی والی چیزوں کی سائنس فصل پانچویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
سائنس فصل چوتھی ماہ رمضان کی اور سفر کی سائنس فصل سناؤ پین غسل اعلاس یعنی سونہ کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس
احمال کی سائنس فصل اٹھویں نماز و قیام اور عہد کی رورہ کی سائنس فصل نوین مرد کی
احکام کی کچھ دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
قواعد ہیں فصل پہلی فصل سناؤ پین غسل اعلاس یعنی سونہ کی دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
کی عذاب کی بیان فصل تیسری چیز کی واحد یعنی شربت کی سائنس فصل چوبیسویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس
کچھ دھوئی اور کھانسی کی سائنس فصل پندرہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس فصل سترہویں مسائل و حدود اور کھانسی کی سائنس

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کہ میں سدا کی طرف سے ہر پوچھوں تمام ظن کی دھاس کی دھاسی لگائی رہی کہ وہ کہہ رہا تھا
 - تمہارے بچوں کو چاہیے کہ اسی پوچھتی ہوئی کی دھاسی لگائی جائے کہ میں نے کونسی لڑکی کو اپنے ہاتھ کی دھاس
 ہاتھ کا ہوا پہنوسی کمال والی اور جا دو گرتی ہو سکی ہو اوسکو چھو کہتی ہوں بل ارہ دیا ہوا
 حصہ کہہ سی علیہ السلام کا یا ایہا کہ نامہ دھس کو اور زندہ کہ نامہ کیو کہ چھو کہتے ہیں وہ چھو کہتے ہیں
 اور چھو کہتے ہیں یعنی چادر کا دو ٹکڑی ہو جائے یا ماجر ای معراج اور عمارت فران کا اسلحہ ہے
 کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس
 علیہ کہ کی ہیں اور عروہ ہو کی چھو کہتے ہیں کہ صلیح سون خدا کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح
 کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس
 رسول خدا کی چھو کہتے ہیں چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 الی ما اور چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 نا کو ابی یہ اجتر سو کا عادی کہہ میں حضرت امام زین العابدین کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ایک ہے چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 کہہ چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 کہہ چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 پانچوین چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 علیہ السلام کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 عالم ظلم اور امور باطل سے بھر جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 رہی کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 نہ لگا اندھیاں اور زندہ کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ثوبہ چھو کہتے ہیں کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ماہتاب بھی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح
 ماری ہر ایک صلیح اور صلیح حواس یکساں ہے سب کی دھاسی لگائی جائے کہ ہر ایک صلیح اور صلیح

[illegible]

را دانی بین من و اسکی سبب و وزخ گہ گار و کی و پہلی ہیں اور سبب پہونکی در ہا اور چور و فوج ناگاہی
 ورج کی کناجس کی در را و بھی پہلی ہدی گہ گار و کی ہسی کی دہلی او سبب پہنی ہیں اور سبب پہنی
 آگہ کی او سبب گہ گار و کی پہلی خدائی سنائی میں اور سبب پہنی گہ گار کی جس فدا کی سبب گہ گار
 کاٹھی کی نہی پیدا کی ہیں مواؤا قند مہلار حم از احمد سبب سبب پہنی سبب الہار کہ پہنی فصل اور سبب
 حق حرمت رحمہ للعالمین جہا بہ حق صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہل مس کی عذاب و ورج سبب پہنی
 کہ پہنی بعدیل صراط کی گہ گار کی پہنی سبب سبب پہنی کالی ہوئی خناتہ سرل ہزار ہزار
 علی اور عالمہ رہا اور حسن مجتبیٰ اور حضرت امام حسن شہید کر ملا کی یاس باقی ناگاہی ہوئی آگہ کی اور سبب
 حضرت علیہم السلام ہی دوستہ نکو پہنیان چہان کی عوض کو ترک مانی سبب سبب کر کی اور سبب پاسے
 و جودہ سبب صاف اور سبب سبب سبب مار یا دہ ہو گا اور اس کے پی سبب سبب پہنی سبب معلوم ہوئی اور
 اس کی سبب کی فرستہ سبب سبب سبب ہی سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 اس کی اصحاب سبب کہ لاوم و و ات اور فلم مانہا رہی و سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب کہ جناب امیر کی ان سبب کا و صفت نامہ لکھن کے اوسنی معاد انشہ کہا کہ حضرت کہ سبب سبب
 بہت ہی عزیزان فرما رہی ہیں کیا کر رہی و او اسٹ و فلم ہمار ہی سبب سبب کتاب خدا کافی ہی معاد انشہ
 دنا با حال کچھ و صیت کری تو اس کے و صیت کو تو دکر ناچا پہنی نہ کہ سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 صداقت خدائی و ان میں یوں فرمائی ہی کہ وہاں پہنی عین اللہ و سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 نہیں کلام کر رہی کہ وحی سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 بہر حضرت ہی اسی مرض میں فرما کہ سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 اسامہ کی ساتھ او سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 حال سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 فرستہ آگہ لعنت خدا اور رسول کا کچھ خیال کیا ہوا ہے کہ اس کے و حشدت مرض سبب سبب
 رسول خدا سبب میں مانہ جہا عتب پڑا نیکو نہ شریف لی گئی تو کو گون لی در دولتہ سر سبب سبب
 کہ اس وقت نماز کو نہ کر رہی حضرت ہی تو مرض کے شہرت سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 مانہ سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 کی تباؤن یہ نگاہ فرما کی اوس سبب شہرت مرض میں شہرت لائی اور انی کچھ کہ پہنیان حضرت ہی مانہ

عدل کہہ کر کی جاتی ہے اور سیر اعمال نیک اور بد کی کوئی جانچ کی جسکی اعمال اچھے گناہوں سے بڑا ہوتا ہے
 ہو گی وہ رشتہ کار ہو گا اور جسکی عمل اور عمل نیک سے زیادہ ہو گی وہ رشتہ کار نہیں ہو گا ہاں جسکی
 شعاع سے میرے نام علیہم السلام جدا کی درگاہ میں کر نیکی وہ بھی اگر جیہ کیسا ہی گناہ ہو گا رشتہ کار
 ہو گا اور اسد اعمال جو کرنا کا بدین عمل سیکانے بد آدمی کا آدمی کی حیات میں لکھتی ہیں اور جو
 لپٹی ہیں اور کرنا کا بدین دو فرسی ہیں کہ بد آدمی برحق تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں کہ جو آدمی اچھے
 اور برحق کام اپنی حیات میں مثبت روز کرنا ہی روز روزہ اور سکو شکستہ جانی ہیں جس سے نامہ عمل
 ہر آدمی کی ہاتھوں میں دی جائیگی نامہ عمل نیک کا دامن ہاتھ میں اور عمل بد کا اسے ہاتھ میں
 نہیں اور نامہ ہاتھوں میں اور اور کی ایسی اور نظائر کتب بھی ہیں بعد ان آدمی کی حق تعالیٰ
 سدا حساب حلال اور حرام کا کر کے مطیع کو عاصی سے جدا کرے گا اور کتب کے سامنے ہوسکتی ہے
 موت و نگا اسکا جان لو لانی حی حصار کی وسطی کتابی لکھ دیا ہے ہر عالم اور مظلوم اور غنی
 اور عاصی اسی ہم اور کیفیت ساری اپنی منزل اور جزا کو پہچانے اور حاکم علیہ السلام
 لاس محسوس کو ایک ہاتھ پر اور ایک ہاتھ پر سپرد میاں رک امام حسین علیہ السلام کو لکھتے ہیں
 مسترعب فرمان ہو گی کہ سبکو حکم ہو گا کہ انکے بدین اپنی سند کو لیں اور امام حسین علیہ السلام بھی
 اویسی طرح سخن آلودہ سر کشا ہوا اپنا ہاتھ پر رکھی ہوئی اور لاش صحر کو دہلی آئی ہو
 حاضر ہو گی اور وقت دریا خصیہ کا حوسس میں آئی گا اور قاتلان جس میں اور دشمنان عالم
 اور سب سے ستمان انہیں سے پہلی امام جنت فرمائے گا کہ مجھے یہ کیا کیا کیا ہو گیا
 کہ یہ ہماری ہمدی اسی ہیں پیاری ہیں کہ انکی وسطی ہستی آسمان اور زمینوں اور زمین اور
 آدمیوں کو پیدا کیا سب گردین نجاتی ڈال دیں اور کہہ حواش بن تیرے گائیں ہلی دہشت
 سب دوزخوشی جو بہت آگ تیر اور ہر ایک عذاب میں سواہ او میں دالی جائیگی بعد
 یہ ہو ہر ایک دوزخ کی کام والا دوزخ میں ہر گونہ ڈالا جائیگا اور جو اپنی اعمال سے کسی کی سبب
 اور دوسری اہلیت کے وجہ سے لانی بہت ہو گا وہ داخل بہت ہو گا اور ہر بار وہ حد تک
 مسلمانی شیعوں گناہ کو خود سنی خشو کی داخل بہت ہیں کہ وہ اسکی ہر فرد میں داخل
 اسل آہی علی من کسب سبتہ اعطاط بہ کفایتہ فاولاقت افعالہ انوار
 کھم فہا حال الدون ہمیشہ دوزخ میں اور بہت دالی معاسی حتی الذہاب صواو و صواو
 الشیئات و فہا افعالہ کفایتہ فہا حال الدون ہمیشہ بہت میں ہیں سب سے زیادہ ہر کسی

بڑا فاسق و منافق تھا یہی کہانی تکرار میں امامی کی قابل تہا جس حسرتی کہ نہ بدینی مناسبت کی فاسق تہا
 اور چھ بارہ دفعہ اور اس قابل ہوئی اس وجہ سے کہ اکثر جب کوئی مسئلہ مسلکی ہوتا تھا تو کل
 اشیا کی مدد سے حل کر داتی تھی اور عہدہ خلافت کے سر میں نفرنا کی کہتی تھی لو کہ اے ہلاک کن
 یعنی اگر تم کوئی مسئلہ پہلاک ہو تا میرا اکثر فرماتی تھی کہ اب اس تک کو نڈی بدینی کی ہستی نہیں پڑا
 تیری اس حسرت کی بھی سنا کی فرمائی ہوئی حدیثوں پر اور نامہ امامت جو تیرے خلیل خداوند علیہ السلام
 جاسم علیہ السلام کی تھی اور مسلمان اور ابو ذر اور قتادہ اور عمار وغیرہ اس سے لگا ہوتے ہوئے تھے
 اکثر فرمائی ناچار لینی چھ فرمایا کہ ای گروہ آدمیوں کی جو شری حاتا ہوں بہن نم بین فرما مجید
 کہ اے خدا اور اہل بیت کہ اس سے اہل بیت علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن و حسین اور امام حسین علیہ السلام
 اس نام میں ہیں جو سلوک بیکار اور ہم اس دو فوٹ کی سادہ کر دی وہ سب بھی میں
 اس سے پہلے ہم جو کچھ ہیں اے یہاں بھی سلوک اور حرکات الی بیکار اور عریضی صاف ظاہر ہے
 کہ اہل بیت علیہ السلام کے گرد نہ ہیں سنی بلکہ وہ کی ان کی اپنی بیعت کی واسطی طلب کیا اور پھر
 ذریعہ سبب فاطمہ کی پہلو پر گرا کی محسن کو شہید کیا اور جس گہر میں نیا ذن درشتی بھی تھی
 اور اس کے ذن و حول و اعلیٰ ہوئی اور اسی طرح دیا اور تین شہداء روز علی علیہ السلام میں
 اور فاطمہ کو سہرا لیکر ہر ایک مہاجر اور انصاری کی گہر پر پھری اور ایمان طاعت کرنا
 اپنی مسائل کی حد میں فرمائی ہوئی رسول مقبول کی سنائی پھر سو اسلمان وغیرہ کی ہمارے
 اور انصاری شریعت کی بلکہ بھی چاہے قبول سنی دیا کہ باہلی پہلی اپنی سیدھے ہیں کیوں نہ
 فرمایا یہاں اس علی علیہ السلام غسل کرے دفن اور نماز جنازہ جناح رسول خدا کو چھو کر رکھے
 پھر تین مرتبہ کلام حضرت کا قبول کرتی اور یہ بھی حدیث سے کی ہے کہ اکثر عرض میں جو لوگوں
 یہ خبر سے پوچھا یا حضرت بعد ازاں کچھ کیا کون ہی چھوڑے فرمایا جو میرا غسل و کفن کریگا
 اور باع حد کے مطابق رسول کا غصب کرنا اور ابی کر کا گواہی طلب کرے نا اور جناح فاطمہ علیہ السلام
 اور حسین کو گواہی کی لی لہذا نا اور پھر کی کہی گئی اسی کا نہ قبول کرنا اس پر بھی ابی کر کا سند نہ
 شریکی لکھ دیا اور ہر اتنا ہی راہ میں ہر کا سند نہ کو بہار و اہل بیت اور ابی کر کو حاکم طلب
 کرنا اور جناح فاطمہ کی حاسی پھر کا پیٹ پہننا سند نہ کی پہاڑی کی بدلی تو سب پر کا سب
 اور قرآن میں جو سلوک عثمان کیا کہ حاسی میر کی جمع کی ہوئی قرآن کو قبول کیا اور اکثر چھوڑا
 رسول فی حق قرآن جمع کی تھی اور نہیں چھوڑا لیکن جلادی نہیں ماجر ای جو ضلک شریک تیرا

[illegible]

سائت دو نوچ جناب ماری فی اونی گندہ گارون اور دشمنان اہلبیتناور کفاروں کے واسطی سدا گئی
 ہیں اور علی علیہ السلام بھی اسی فرمان برداروں اور دوستداران اہلبیت کی واسطی بنا
 رہی اور اس ایک پر ایک خولی میں نہادہ ہی حق تعالیٰ فرماتا ہے: **مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ**
وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ**
وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ** **وَلَمْ يَكُنْ لِحُجْرَةٍ**
 بہشت کی جسکا وعدہ ہر ہر گار و نسی ہی پھیرا ہے کہ اوس میں نہ ہیں اسی صاف پانی کی کہ تغیر ہو سکے
 نہ ہی ہو یا ہی اور اوس میں نہ ہیں اسی صاف دودھ کی کہ مزا اوسکا کبھی نہیں بدلتا ہی اور نہ ہی
 ہیں اسی پانی کی کہ اوس کے پانی والوں کی واسطی اوس میں لذت نہ ہی اور نہ ہی ہیں اوس میں شہد صفا
 کی اور اوس میں تمام طرح کی میوی ہیں اور اوس میں شش پروردگار ہی میوی اوس کے دنیا کی مسجون ہزاروں
 حصہ نہادہ مریکی اور ابدار ہیں پنی درخون کی نہر و سیرسی مادہ سبز اور ابدار ہیں اور جو سفید ہیں
 ہیں وہ مولیٰ سی سوا ابدار اور سفید ہیں اور جو سبز ہیں وہ لعل بدخانی اور یا قوت رتانی سی
 کہیں سبز اور ابدار ہیں اور جو زرد ہیں وہ یل قوت نرد یعنی کھراج سی بھی سوا نرد اور ابدار
 ہیں اور جو نیلی رنگ کی میوی ہیں وہ نعلی سی بھی سوا رنگین اور ابدار ہیں کھریں خواہ اسکے دودھ اور پانی
 اور شہد و شیر کی ہیں وہ کدوئی اور کلاب سی ہزاروں حصہ خواہ شہد میں ہیں اور میوی بہشت
 درخون سی شش کی قسم کم ہیں جو ہیں اور وہ ہمیشہ درخون ہیں پہلی سی ہی او کی نہ اپنی کوئی فصل
 خاص مقرر ہیں ہی اور شاخیں ہر حصے درخت کی ہوئی سی کہیں ہزاروں حصہ زیادہ مقرر ہیں اور
 زمین شہد کی ماحوئی شکار و رخنہ کی ہی اور کسی طرح کی تکلیف بہشت میں کبھی نہ ہوگی جس میں نہ ہو
 حی حیای گادہ میو اور امانس کھانیکا اور جس درخت سی میوہ کہا لی ہیں ایک اور زایہ قدرت خدا
 اوس میں اسکے عوض سیای پیدا ہو جائیگا اور جس کا ارادہ ہو گا وہ فوراً موجود ہو جائیگا اور اگر
 شراں بردار و کی خدمت کی واسطی جدائی جو زمین آفتاب و ماہ سی ماحوئی پیدا کی نہیں
 وہ ہمیشہ باکرہ رہے اور جس پر او کی نظر نہ کام کرے گی سارا جسم اوس کا آئینہ سی کہیں زیادہ صاف
 ہی اور جو شوشی او کی لعل بدخانی شرمندہ رہتا ہی اور ماری شرم کی مینر میں پوشیدہ رہتا ہے
 اور کل سبز او کی رنگ رخ کی سامنی فی رنگ اور داغ حسرت کا دل پر او ٹھائی رہتا ہی اور نہایت سی
 اوس کے اندام کی کلاب ہمیشہ افعال سفیدی میں رہتا ہی اور صندل سفید او کی اندام کی خوشبو
 اور صفا کی کی ہمیشہ پائیں رہتا ہی اگر کبھی او کی اگر خواہ خطا و غلطی دیکھتے تو ہم مایاں قبول کی او

[illegible]

السلام فرمائی ہیں کہ اسی جابر جو خدا سے رخصت اور نصیحت خدا سے ہمہ گری اور ہر ایک اپنا
 نہ اکو عقل میں لائی تو اللہ شہادت ہے کہ فائدہ کر کے درمیان خدا کی اور ہمارے یا کسی سیدہ
 کی جرات نہیں ہے کہ کوئی اعتقاد اور سبکری منہ بول خدا سے بدو ہی کہ جو خدا کا
 مطیع رہی اور عمل اوس کے اور گری اور جہان جہان قرآن میں آیہ شریفہ ان الذین امنوا و عملوا
 الصالحات لکن اب ہی وہاں ہر حال کو الصالحات سے مراد اصول قرآن و فروع دین و عمل کر کے ہی
 اور ہمارے دوستی سے ہی اگر کوئی امام حسین علیہ السلام پر صرف رومی سے بیہنجی کہ ہمارے سچا
 ہوگی اور نماز و روزہ وغیرہ کہہ کر ہی اعتقاد کرے ہی سید الشہداء پر تو وہ روزنا اوسکا اصرار اور پختا
 ہو مابقی اور جس سے آدمی مرنا ہی تو جب ہی فیما میں نکات کے زمانی کو عالم مرنے کی کہی ہیں عالم
 مرنے میں بھی گنہ گاروں پر ہر طرح کی عذاب ہو لگی جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام فرما
 ہیں کہ چھٹی ایسی شیعہ کی وسطی خوف عالم مرنے کا بہت ہی قیامت میں تو ہم ایسی شیعہ گنہ گاروں
 خدا سے نفاق حسد اور حسد کروائیکے اور یہ بھی اعتقاد کرے آدمی کہ جسطرحی فیما میں
 ایسی جسم سے اوٹھا ہو گا حسد سے اسکا کٹاؤں ہی طرحی جسم آدمی مرنا ہی تو پہلی دور خود قرآن
 کی مسک اور نگہ دو فرستی ہیں کہ وہ اعتقاد کی یونچنی کہ قبر میں آئی ہیں اور آدمی ایسی جسم اور روح سے
 رہدہ ہو تا ہی او کی حوالہ ہی کی وسطی قدر سے خدا سے اس مسک اور نگہ دو فرستی سے یونچنی
 کہ تیرا معبود او یہ میرا امام کون ہی اور عقیدہ تیرا کیا ہی اگر وہ مردہ بلا تہکت خیری حلال عذاب
 کی و حدایب اور حنائ سول خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیغمبری اور جناب علی ابن ابی طالب
 علیہ السلام اور گیارہوں اماموں اولاد امام حسین علیہ السلام کی امامت اور حشر و نشر و غیرہ کا
 اقرار کرنا ہی تو اوس کے قبر میں فرودارہ باغ بہشت کا کہول دیتی ہیں کہ وہ قبر میں بھی قیامت تک
 آرام سے رہتا ہی اور باغ خلد کی ہوا کہا یا کرتا ہی اور فرشتی اوس کے حال پر سے کواچی اپچی
 صورتیں ایسی سنا کی اوسکی جسمانی آئی ہیں ماکہ وہ خوف نہ نہو اور اگر مردہ ان امر و نہی سے
 ایک امر کا بھی اقرار نہیں کرتا ہی تو اوس کے قبر میں دروازہ دوزخ کا کہول دیتی ہیں کہ وہ وقت
 تک بھی دوزخ کی شعلوں سے قبر میں جلا کرتا ہی اور شکل جیسے اوس کے سامنی آگ کی گزشت
 دوزخ کی آگ کی عقاید کی اسکار کرتی وقت مارتی ہیں اور سناپ اور بچو عذاب کی اور ہزاروں
 طرح کی عذاب اسکی قبر میں بھر دیتی ہیں اور فرشتی شکل جیسے دوزخ کے قبر میں بھی آگ کی اوپر
 عذاب کہا کرتی ہیں اور پہلی عذاب فیما میں سے عذاب قبر ہی اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے

جسے اس پر بھی اور کہ مارے گی اور اس کا نام دادی لہ ہوسا گت سداں من میں ہی اور ہادی
 مان لکھتی کہ وقت فوقتاً اور درجہ میں واپس سے معلوم ہو رہا ہے کہ حالت سے سب رسول ہوا
 خاتمہ اور بہت معلوم علیہم السلام تھا کہ لائی ہیں اگر ان کی ساری سنی ہی پہنچاؤں اور ہستی کے
 اسی ہیں اور عورائیل کو حکم دینی ہیں کہ بہت آسانی سے روح اوس کے سکائی اور اگر سنی ماسا ہی کا کار
 وادوسی پھر دوسری کی دینی ہیں اور عورائیل کو حکم دینی ہیں کہ روح اوس کے دشواری اور ہی کی جالی
 درمستی گزراگ کی اوسی جبرین ماسی ہیں اور چھاندو کی ہستلا فی ہی اسی طرح عادی بلکہ خوشہ کا
 پڑہا جانگاہی کو فوسہ اور وحای بلعین کا پڑہا موروینا داہسا ہاندو کی مری اندر اور مدھیا
 نری کی اور ہتر دوسرے میں ماسی لائی ہی سب شہرہ کو عداں مریج ہی ہی حق تبارک و تعالیٰ کا جو خط
 یہ کہ عداں مریج کی دیکھ لے لے دیا سب عداں ہی کم نہیں ہیں ان عداں ہی لکھ لے لے
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہی سب میں ہی اور بی ان عداں کی اگر کوئی انسان ہی عداں
 ماسی اور ہر ماسی اور اس دنیوی موت اور حیات اور ہر ایک دمی اور و انکا
 و یہ مینوں اور اس کا خالی دینی اوس کے فزت سنی کوئی امر ماسی ہی اور جتنی ہی آدمی
 اتنے ہی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی وحی اور ان کو جو کتا بن خدائی دی ہیں وہ سب برحق ہیں اور
 ماسی اور علیہ السلام یہ دینی اور پھر آخر الزمان ہیں یہ اور انکی بارگاہ وحی اور امام علی ابن
 بیٹا علی ہی ماسی ہادی صاحب الزمان برحق ہیں اور ماسی امام فقہ اور شہ نو کی ماسی اور
 یہ سب کے مصطفیٰ خدا ہی غالب میں اور زندہ ہیں جی ہیں اور ملائکہ اوس کے سب حق ہیں اور جی
 ہی حق اور غار و روز حج و رکوع و ہاد و حیرہ کا واسطہ ہونا جی ہی اپنی شرائط کی ماسی
 و اور سب ملائکہ علیہم السلام فرماں خدا ہیں اور بھی ماندا ہی اور ان کے خدایا لہ اللہ کہدہ سنی سے
 جان نہیں ہی اکثر کا فر کی ہی ماسی لا الہ الا اللہ سکنا ہی اور سب میں ہی کہ ان عداں کا
 دنیا دل پر داسہ ہی اور افراہکان ہادی کرتا ہان ہر داسہ ہی اور ہر ایک داسہ ہی
 ماسی انسان کے ہر ایک حصہ بدن پر ہر داسہ ہی اور کس داسہ خدا کا اگر نہ کر ہی را
 ملائکہ خانی فرمان سنی ہر داسہ ہادی ماسی کہ کمالی گاسی اوس کی ہیں اور اگر کسی داسہ
 ماسی ترک کر لے وہ حلال بھی اوس کی کہ نہ کہ جانی دوسلانی ہی ماسی ہادی ہادی ہادی ہادی
 ملائکہ اصول میں کا کچھ بیان ہوا اب فروع میں کا ذکر تقسیم ہوتا ہے شرف فروع ہادی
 با سب پہلا بی فروع میں ماندا اور اس کے شعلات کی بیان میں ماندا ہی کہ ماسی ہادی

ہ جلا تابی اور اوس کی ہر نہ کائنات ہی اندر معبود ہر جن کی توانی انسان ہیں کہ اسما نو یکہ اوستی
 ہستون سید کسا ہی اور او نہیں چ کر سی اور ملائکہ اور ہشت دوزخ و غیرہ اور آفتا دیا ہا
 رسا ہونک و نہا کی کار و مار کی و علی و سید اور ہر کسا اور روز و شب سانا اور انشاء کا
 ناویر کسا اور زس کو بانی پر سید اگر کی چار و کی میر فرشتہ سی قائم کسا اور آئے ہوا اور ہر جم
 داکر کی روری و یتا ہی اور وشتا ایستار کی دعا و ہول و توانا ہی اور حب ہمار چوٹی ہیں
 ہی صحت عطا فرماتا ہی اور حیات اور حیات شفی رہ جو کی اوستیکے انشاء میں ہی اوستیکے
 با لکی و علی و اتنی علامتیں ظاہر ہیں اور ہر کسا اور اور کھلی ہزاروں علامتیں اور ہر نان ہیں کہ
 عروسی و ناسد کی اور کس سی پیدا نہیں ہو سکی ہزار ہا چیزیں پھر سر جس کی دیا ہستی سب ہوا
 ہست و پیا مانی ہی حق ہی انبی تبری کالاریہ سہ اور ہر ہی تعالیٰ کوئی ماسد داد و حق
 نیکی و شہادت کو ہی ہیں سچا کسا سی اور سیکر عبادت کر کی و شہادت و ماننا اور پیمانہ طاقی
 سی آسمان کوئی توں سید کسا ہی اور او کو آئنا ماسا ایہ ہر سحر لوسی میں کسا ہی اور
 ن کو بانی پر سید اگر کی اوستی پیا لہ کی ہر و سوسہ و سچا کسا ہی اور اسی مقام ہر سب و شہادت اور
 ت اور اسٹا و غیرہ سی انکو ہر ہی اور تمام آسمانوں اور زمینوں اور آت اور دیکھا ہر تمام
 ہی اور مانکی رحم میں صورت ہر سیکر و ہی ہر تابی اور پید اگر تابی اور روزی و سالی و رطلان
 سوب و تابی اور اوستیکے ہر سچا کسا اور امام نائبین ہیں اور اوستیکے داب تاک کی سب
 مات نوشہ اور سلسلہ حق ہیں و ہی مبد و اور سر اور متحدہ ہی اور وہی طاعل عبادت ہی اور
 دس او کی او کی فرمان کی موافق نماز اور روزہ و غیرہ ہی حدیث میں ہی کہ جسے من نماز من
 دل ہو تابی نو خدا سی تعالیٰ اوستیکے طرف موجد ہو تابی اور رحمت خدا کو کی اور نماز و حق
 ہر حدیث میں کہ ہر مومن کی چوٹی نماز و طاعت ہی جسے من مانہ پر کھڑا ہو تابی اور خدا کا و کلمہ
 سنا ہو تابی ہر صبر و دل خدا شہد انشاء مانی ہیں کہ دین و ایمان مانندہ ہر کسا اور
 ہر سب شہد کی اور انکوہ اور جس در درہ اور مانی عبادت میں مسلط اور ہر ہر جمہ کی ہیں
 ناویر کسا کی سب معبود ہو کی تو اوستیکے مانندہ ہونا اور شہد گری سی معبود ہر کسا اور ماننا
 یقین بھی اوستیکے تمام ایلیکے ہیں اگر نماز و سچ ہو و دین اور ایمان اور اعمال سی مانندہ ہی اور لگہ
 ہر گئی نو کوئی عمل کام نہ آئی گا اور ہر حدیث ہی کہ ایک نماز و احتیاج ترجیح سی ہر ہی اور ہر
 ہی شہد گری ہی کی ہر ہی ہر سبھی کہ او سکوراہ خدا جس طرح کری ہر اور حدیث میں ہی کہ اسلام

گاہ برانی سی پاک کرنا واجب ہے اور اس کی کوئی کشتی ہو اور اور مسند فاسد ہو یا ہر چیز جس کی پاک
کر نہ ہو بعد و درگاہ کی محاسبہ کی ایک بار جو پڑنا بانی قال کی اور یہ اور ایک بار نہ پڑے اور سا کافی ہی
اس بعد طرح کی پاک کر کے اگر دہتا تھا اس کے رنگ کا نہ پائی اور نہ خاستہ نہ ہی تو اس سے نہ
بڑی بانی ہو کر کئی اور سو کر چائی ہوئی برون کو پہلی خاک پاکیزہ سی و سکور گڑالی بعد اس کے
میں بار یا سب بار پاک بانی سی دہوئی تو پاک ہو جانا ہی اور منہمہ سی اگر خون چلی باور کوئی چیز
جو نہ ہو نکوش کسی دو بھی لازم ہی کہ منہمہ کی چائی بخش کو دہوئی تشریفاً یا غلطہ دیکر پاک کر دے
فصل دوم سمری پاک کر دالی چیزوں اور کوئیس کے پاک کر کے پیاب میں پس جانا جائی
کہ پاک کر کے دالی چیزیں نہیں سرج میں مطہرات کہی ہر شے مس کنی میں یا نہ ہیں یا نہیں
اور آفات اور پاک اور اس کے اندر انتقال اور اقلانہ و نقصان اور اسلام اور زوال غرض اور
مسطلک ہری اور تبعیت اور حکم اس کے علیہ علوہ و نقصان بل و در بہر میں پہلی احکام بانی کی
پاک کر دالی و الوست ہی سس بانی و طرح کا ہو یا ہی مات مطلق ہی جس کی سستی
انکاشی قطع مانی کہیں بات مضاعف ہی جس میں کوئی جہد لگی ہو جس کی کتاب یا اور سب عرق
اس میں مطلق ہی ہر طرح کی طہارت کر دالی جائی ہو اور اس مصناف سی کوئی طہارت کر دالی جائی ہو
ہی اور اس مطلق یا ساری ہی یا عیر جاری ہو اور غیر جاری کی یا سہین بین برابر کر کے جب کم
ہو جائی کسی بی بہر بھی تو محاسبہ سی میں ہو جائی گاہ پانی اگر پاک رہے گا تو اس سے
تشریف کی طہارت جائی ہوگی اور کم کسی وہ بھی ہر طرح کے مطلق سی میں ہو جائی گا اور زیادہ
کسی بہر بخش ہو گا جب تک کہ رنگ اور بو اور وہ اس کا محاسبہ سی بدلے گا اور کوئیس کا
یا بی اس مطلق یا سہ قسم ہو اہر آب جاری شریع میں اس میں کوئی کشتی ہیں کہ میں سے
جو س کو پاکی نکلی ہوای کہ میں کی پانی گی اور بہر اگر جہ کم کر سٹی ہو جب تک کہ ازما یا اس کا
اب کا نہ ہی جس تک کسی میں چیز سی میں ہو تا ہی اور آب بااں ہی یہ جس تک سینی
اس کا بھی حکم آب جاری کا ہی اگر پانی کستی وقت رہیں جس کے چہنٹ پر نہ ہو تو اس میں نہ ہی
اور جہان بانی برسی اگر وہ جگہ بھی میں ہو تو پاک ہو جاتی ہی بہر طیکہ پانی بارش کا اور
بہر جائی یاں مکان بخش کی ہر چہار کی سب سے اگر چہنٹ پر نہ ہو تو اس میں نہ ہی
میں ہو جائی کی اور عام کی اندکی حوض کی پانی کا بھی حکم آب جاری کا ہی جب تک کہ عام کی
ادنی کی حوض کی پانی کی دہار اوٹنی ملی رہی مگر مذہبی کا حوض کی برابر ہو یا

اگر کسی دوست یا پانی کو ملے گا نکالنا چاہی اور اگر یہ نہ مانی ہو اور مسلمان کا نکالنا مکمل ہو چکا ہو
 تو اس کو نکال دینا چاہی اور اگر یہ نہ مانی ہو اور مسلمان کا نکالنا مکمل ہو چکا ہو
 قیہ اسوۃ کی کہ ساری دکانی پانی کا اس میں ہو جائی اور جاری اگر کسی کو نقص ہو
 نہ کہ میں نہیں ہے اور کہوڑا اور کدیا اور کھجور اور پانی اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا
 نکالنا چاہی اور اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 و اما صاحبی اور کافر کی مرمانی عواہ کافر ہو اور مسلمان پوچھ رہا ہو کہ کدیا نکالنا
 نکالنا نہ تو ہر ایک کو نکال دینا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 ہیں اور کسی اور کسی کے گری میں حال میں نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 کہوڑا اور مرغی کی گری میں اگر یہ ہر ایک زمرہ ہر ایک نکال دینا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 نکالنا چاہی ہے اور اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 مارنے کے پانی کی سب سے کمین میں چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 ہلکی گری کو نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 چھوٹوں میں اور منی شتر مرغ کی مٹوں میں اور جو جانور ان کی حد و نکی برابر ہوں تو سب
 ڈول نکالنا چاہی کافی ہیں اور جو ہا اگر گری اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 اور اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 مائع کو بھی نہ چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 گری مر جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 نکالنا چاہی اور اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 چاہی اور وہ اگر کسی کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 فرم کی کہنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 ہر ایک کو نقص ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 مٹوں میں اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 خیر و نکی ہر طرف ہو جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی
 "کہا جائی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی اور کدیا نکالنا چاہی

اس صورت میں اگر جام کی آبر کا حصہ کسی ایک بھی ہو تو یہی طابہ اور مطہری اور اگر بہر ایک با
 و میں ہیں یا برش کا یا بھر ہو کسی چارہ پھر اس ہی تو اس کے ایک ایک است و اور آب گھر کوئی ہیں
 ان پانی کا یہی فرو بار نکالو جس تک کسی بجا است نہ دلی تو اگر چہ و نامہ ہیں ہو پاک اور پاک
 کر لی و الا یہی اور طویل اور حصہ اور حق کی بنیاد سی جو سنگہ پانی کی پھر نیکی سیار ہی تہی است
 لینی اور سامہی تہی بنالشتہ جو رسی اور سیار ہی تہی بنالشتہ گھر سی کسر فریب پیچیدہ لیس بالشت
 ہو خواہ حوض ہو تو اس قدر جاہیں سفدر آئی سمائی اور سیکو آتے تادہ اور آب گھر کوئی
 ہیں اور آب گھر سے پاک اور پاک کر سکتے و الاستہ اور امخان و زن آب گھر کا لکھ سکتے
 دلی سی پھر من ہوا اکیس سیہ ہو ایسے اگر آب کی مقدار کی موافق ہو چھ پاؤں کے صاف
 مسلمان کا ہوا اور اور مسلمان اس کو پاک مانی سی پھر اگر چہ دفعہ دفعہ کر لی پھر حیثیت
 حیض آب گھر نہ پاک پھر پانی سی پھر چائی کو جب تک فرو بار نکالو کسی بجا است اس کا نہ دلی
 جب تک پاک اور پاک کر لی و الا رہنا ہی اس سی بھی مثل آب جاری کی وضو اور غسل اور ہر ایک
 طہارت کر لی جائے نہ ہی اور ہر چیز کے بعد وور کر لی بجا است اس کے غوطہ سی پاک کر جائے نہ ہی
 اور جو چیزیں بخش آب کر لی مانی اور غوطہ سی پاک کی جائیں و انسی نماز پڑھ سکتی ہیں اور اگر حوض
 آب گھر کا کسی کا فر کی ماتہ کا یا بخش صاف کا بنا ہوا ہو تو وہ ہمیشہ حب کر سی کم ہو جائے نہ ہی
 اور جب غالی ہو یا کر سی کم ہو جائے تو بعد پھر پانی کی حب تک اور گھر پاک یا لی ایک باہر
 ایک طرف سی او میں ملایا جائے جب تک نہ ہی آب گھر پاک اور پاک کر لی و الا نہیں ہوتا ہی
 اور رنگ باہر و مار آب گھر کا کسی بجا است بدل جائے تو اس قدر پاک پانی ملایا جائے اور میں کہ
 اس پانی کی مانی سی بیون تغیر بر طرف ہو جائیں تو پاک اور پاک کر لی و الا ہوتا ہی اور کوئین کا
 پانی بھی واتی کی سستہ پاک اور پاک کر لی و الا ہی اور ختمات بھی ہی بعضی کہتی ہیں کہ جب تک
 کوئین کی پانی کا فرو بار نکالو بجا است نہ دلی جب تک میں نہیں ہو مانی اور بعضی عالم کہی
 ہیں کہ بخش ہو مانی ہر حصہ تغیر نہ ہی اور بعضی کہتی ہیں اگر کوئین کا مانی موافق کر کی یا زیادہ
 کر سی ہو تو بچا میں ہو مانی مگر تغیر سی اور اگر کم کر سی ہی بچا اگر چہ او میں تغیر نہ ہو اور جو چھتہ
 قابل بجا است ہیں و ان کی حکم کوئین کے طہار کے بہم ہیں بہر چیزیں جو پاک جائیں گے اگر
 زندہ یا فرو بار گزین کوئین میں تو اس طور سی کوئین کے پاک کرین شرب اور منی اور خون
 حیض اور سہم تھا وغیرہ فاس اور سور اور خون نہ دلی اور خون کا پھر اگر کوئین

السجدت قبلہ کی طرف نہ ہونا چاہی اور اگر مشرق اور مغرب ان دونوں طرف ہی چاہئے
 بظہر قبلہ کے مکان سے پہر ہی اور پیشاب نکری تو بہتر ہی اور واسطہ ہی کہ بغضاً بعد
 پیشاب کے یا ک پاہی سی کری اگر مقصد راز سی بہر ہی ہو اور اگر راز مقصد بہر پہلی
 خواہ اختیار ہی چاہی تو نین پاک لتونس مقعد کو پونچھ ڈالی چاہی تو نین پاک ڈیہلہ سے
 مقعد کو پونچھ ڈالی اور چاہی تو بانی سی دیوئی اور پانی سی ہونا افضل ہی اور سر اس سے
 مدبر کہ چھڑو نہ مقعد کا پونچھنا اور بول گاہ کا پاک کرنا مثل خاک پاک اور اوس کا غدی
 حسین جروفت و آن یا نام خدا اور انبیا اور ائمہ ہدای اوسپر لکھی ہوں اور روئی سی بلکہ
 ہن جزو کو اگر سبک چاہی آئی استجا کری نو کا فر جو چاہا ہوں اور سزاوار خدا علیہ السلام
 روئی سی کہ حضرت انسا از سیاہی سی آنور وہ ہو کی اونکی کفری سی پچ ایک سمت کہ چلی تو
 ملا اوس پر پار کا پٹاخ افی سی پر ہا کہ اوس پر اگر اچھ نہ بین یا راترو اسی کی روئی سی
 وہ درن و شو کو اسام رک ماننا نہا کاوندہ سی اسی کرنا تھا جب حضرت دانبا علی اوس کے
 اس محل کو دیکھا تو حضرت ہدو کا کی حضرت دھامی نہا بریں قسط سالی رہی اور عذاب کر کے
 من وہ قوم کی قوم بلکہ رہی بلکہ اگر مانگنا نہ بین یا اور کسی چاہی من بین پہر چہرین رہی
 دیکھی تو اونٹھا کی اور ک جی پاک برکہ دی تو بہت ملی عدو اب سچو تین اور اسی کسی سم کا
 اگر دیکھی اور اوس دیہ کی بعد فراغت کہہا کا تو ٹری ثواب لاحد ہیں اور جب یا خانہ بین کا
 توصیف ہی کہ پہلی مانس باون کو چو کی یا کہہ ہی پر کو اور یہ وہ چاہی نہ ہی اللہ
 وَاللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ مِنْ اَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ
 اور سننے ہی کہ جب در سنہ بیہ چکی تو یہ وہ چاہی نہ ہی الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ
 وَاللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرِ
 کہ نیک و اسلمی لڑ پھر وہ چاہی نہ ہی الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ
 اور جسے کہہ برات پر پڑی تو چھ وہ چاہی نہ ہی الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ
 اور آہہ لکھی با خانہ پہرلی وقت پر سکے ہیں اور کچھ نہیں برہ سکنی ہیں اور وہ سکنے
 آوارہ پد و کرافت بھی کرنا کہ ہی او بلی ضرورت کی ہا نہ کرنی کا بھی حکم نہیں ہی اور سکے
 نہ بھی یا خانہ میں نہ لکھا حکم نہیں سے فائدہ واجب ہو سکو کہ ہی ہن کہ جسکے کفر سے
 لائی عذاب پروردگار بدو کر فرائی ہی اور سنت اور تعبلا و سکو کہ ہی ہن کہ اگر اوسکو

جو فانی کی کو اور جبریت کی چیز کے ساتھ کہ جب بجا است ان چیزوں کی جلیبی کی سبب سے اور ہر
 نہ کہ کسی جاتی ہی تو یہ چیزیں پاک ہو جاتی ہیں تبصرہ کی کتاب ہی وہ پاک کر رہی اور ان کو
 چیزیں جس کو حکما اور ثناء و شوارہ پر منکر ہے اور در حقیقت ان کو اور کچھ چیزیں وغیرہ کو
 جب نہ کہادی اور اگر انی افساب پڑی ہو بہر پیریں سو کہہ جائیں تو پاک نہیں ہیں جب تک کہ
 ہر افساب سبکی کی وقت بعد دور کرنی بجا است کی ہر کچھ کیلئے کہ پاک یا ناپا پاک یا ناپا
 ہر افساب نہ انکو سو کہادی چیزیں کی گئی جب کی چیزیں جس کو حلال کی خاک کر دی تو وہ خاک
 پاک ہی اور شیخ طوسی علیہ السلام کے نزدیک برتن میں شیش کے اور ان میں بھی پاک کی کیفیت
 پاک ہو جاتی ہیں یا شیخ یونان اسحاقی یعنی صورت اور نام کی بدل جاتی ہی چیزیں
 پاک ہو جاتی ہی جب کسی گناہ میں لگے اور پاک ہو جائی یا کسی چیز کی گناہ ہو جائی
 تو پاک ہی چیزیں اس حال پاک کرنی والو کسی ہی چیزیں خود ہی کا جب کچھ پاک ہو جائی یا ناپا
 حالی تو پاک ہو جائی سبب سے اور افساب ہی میں شرباب جب سرکہ ہو جائی تو پاک ہے
 اور یونان نقصان ہی میں شرباب اگر کا جب جو شرباب یا ناپا تو شرباب ہو جائی اور صاف
 جگہ دور ہے کہ ہو جائی تو پاک ہو جائی تو سن اسلام ہی میں کافر جب مسلمان ہو جائی
 تو پاک ہو جائی بجا است کفر سے و شرباب نہ وال عین ہی میں شرباب کان اور منہ اور پاک
 اندر کی اور گھوڑے کی منہ کی جب بجا است ان چیزوں کی جاتی ہی تو یہ چیزیں خود بخود پاک ہو جاتی
 ہیں مگر باہر ان چیزوں کی اگر کچھ شرباب بجا است کا ظاہر ہو تو ظہارت ضرور کری گیارہ چیزیں
 مسلمان ہو جائی پاک کرنی والو کسی اور وہ اسبغاء و بھینچانی کی ہی جب پینچا کی جا کو سن
 پاک و بھینچانی باتیں پاک تو کسی پوچھنے والی تو حکم پینچا کی پاک ہو جاتی ہی بارہ چیزیں
 تبعیت ہی مثلاً اسکے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کی ارکان کو قید کرے وہ لڑکا بیعت مسلمان سے
 پاک ہو جائی اور مثل اسکی و سید انکو جب جو شرباب یا ناپا ہو جائی اور جب جگہ دور ہے
 کہ ہو جائی تو وہ بھی اور پاک اور پچھ اور لباس بدن پاکانی والی کچھ اور اسکے پاک ہو جائی
 تبعیت ہی پاک ہو جائی اصل تبصرہ کی پانچا نہ پھرنی اور احکام پانچا نہ پھرنی کے
 بیان میں پانچا نہ پھرنی وقت واجب ہی کہ عورتیں کو اپنی ہر نا محرم سے چھپانی
 ایسی جگہ پانچا نہ پھرنی کہ کوئی نا محرم ہی نہ دیکھی اور واجب ہی کہ قبلہ کے روبرو
 کر کے نہ بیٹھی نہ قبلہ کی طرف منہ اور پیشہ کر کے پانچا نہ پھرنی اور پیشاب کرنا حرام ہی بلکہ

[illegible]

سن بھی جبال غسل جہاں سے گریز ہو تو فی ہنس طاہر کاں اور ناگ اور وہیں کو بھی چہرہ
 اور اگر کاں باک میں ہو رخ ہو تو پہلی حد طاہر نامہ سر سراج میں سبک لی اور مالی و النی کہ
 اب سن ننگہ کو حشر کہ دلی کمالی سولان میں پہنچ جائی اور ہر باہمی کی بخشی و اولانی ہم
 جائی اور میں سرسی بائی و انما شروع کرے اور اگر مال سر کی گوند ہی چوی ہوں تو چہرہ کو مالو کہ
 کو لگی باوئی بھی پانی پہنچادی چوہر بھی واجب ہے کہ پہلی واپسی طرف کی اوہی مدگر سہ
 سی سرنگہ ہوئی اور زبرد فعل اور ساری ہی بدن مدیہ اور پھٹ اور مانت اور سرور
 سر سبک آگے اور بھی بائی کہ اس طور سے وان کرے کہ بائی کا ہنسا ثابت ہو جاوے سر سبک
 تک پہنچی تو لوگوں کو زبان سے ذرا سا اوچا کر کی بائی کو ہنسا دینی ست کہ ہر ہر کی ہو و سار
 ہو ہی پا چوہر ہنسا ہی طور سے ماہن طرف کی بھی اوہی بدن کو سنانی سی سر سبک ہو
 چوہر سبک بھی واجب ہے یعنی پہلی سہ اور گرد ناگہ ہوئی بعد اوسکے داہن سبک
 سانی سی یا ہن تک ہی اوسکے بائیں جانب کو سنانی سی تمام آہنی یا مکیو ہو و اوچا کر
 آگونی یا جہلہ پہنچی ہو تو اسی بلا کی اوسکے بھی بائی پہنچادی آہو ہوں و اوچا کر
 کہ غسل کرن والا خود بائی ساری بدن پر بائی ڈالی ہو ہن بائی ناگ ہو و ہن بائی ناگ
 ہو و ہن بائی ناگ یا خرد آہو اپا در یا یا جہل مالا مالا ہن کا ناگہ ہن اور ہو ہن
 و قفی کا ہو یا ہن شہر کا ہر آہو اوچا کر کی ملک کا ہو تو اوسکے احار سنی ہو یا ہن
 گیا ہو ہن مکان غسل کا بھی سراج ہو و ہن یا جہل کہ فی و الکی ملک ہو باو قفی
 ہو یا کسی فی اوسکو نہاں کا ہو تو وہ جہاں کر بائی احار سنی ہی یا جہل مالا مالا ہو
 اور اگر سبک ملک کے مکان میں غسل کرے اور اوسنی جہاں لگا ہو تو اوسکے احار سنی ہو یا
 شہر سنی یا نہ ہو ہن واجب ہے کہ جو نہ سبک سنان ہو ہی ہو مل تر ہن کو اوسنی ہو یا
 جبالائی او اگر باہن غسل کی ریح معلوم ہو تو غسل کی صحیح رہتہ کہ اوسکے احار سنی ہو یا
 غسل کی بعد وضو کی احتیاج نہوا و غسل صحیح رہتہ اور اگر فی اختیار سی رہتہ یا ہن
 کو ریح نکلیاے تو پھر سی غسل کرے بقول بعضی اور فقط وضو ہی ہو سکا ہی اور اسکو
 حویا ہن فی غسل تر قبی کتی ہن اور بعد ازاں کہ نجاست کی ایک عضو بدن پر نہ ہو کہ اگر کی اور نہ ہو
 بدن کو تار و کا کر کی غوطہ لگانی ہو غسل مارتا سی کتی ہن اور بھی بائی کی جانی آہن کی کتی
 سی بائی تمام بدن پر پونچا نا اور آگونی یا جہل کہ ہی بھی حرکت دیکھ بائی ہو یا ناگہ

[illegible]

مروت اور عقل بہن وہ ناقص ہی ہو گون لی و شمس کہ یا حضرت وصیت کیونکر کر دیں فرمایا کہ جب
 موت کا یقین حاصل ہو اور آدمی جمع ہوں تو کہو اللہم واطر الشہوات والارض والسموات
 کالسماء والارضین الرحیم ائی اعظم البک فی دارالدنیا ائی اتمہا لان لا اله الا
 انت وحدک لا شریک لک وان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبدک ورسولک
 وان الساعة انیہ لا ریب فیہا وانتک تبعث من فی القبر وان الحساب حق
 وان الجنة حق وما وعد اللہ فیہا من النعم من المناکل والمشریب والسیاح
 حق وان النار حق وان ایمان حق وان الذین کافروا ضلوا وان الاسلام کما
 شرعت وان القول کما قلت وان القرآن کما انزلت وانت انت اللہ العزیز
 کانت اعظم البک فی دارالدنیا ائی رحمتک بک دنا و بالاسلام دنا و محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنا وعلی امانا ووالقرآن کما نانا وان اهل بیت نبیک
 علیہم وعلیہم السلام ائمتی اللہم انت یعنی عند شدتی و در حاجتی عند
 کربتی وعدتی عند الامور الی قولین وانت ولی فی نعمتی وراحمی والہ کما بی
 فعل علی محمد وآلہ ولا یکلینی الی نفسی طرفة عین انک وارس فی قبری و شفی
 واجعل لی عندک عھدا یومر القائل مذکور بعد سے حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ یہ عہد اور پیمانیت کا ہی خدا ہی بعد اسکی جو وصیت چاہی کری بلکہ پیش
 میں کہ کوئی صحت میں بھی موت کو اپنی ہمیشہ یاد رکھی اور وصیت نامہ اپنا ہمیشہ اپنی سرافرازی کہ
 کہ سناید اجل ناگمان آجائی اور فرصت بابت کرنیکل بھیجی لی اور سے کہ بہار اپنی عقائد کا شہادت
 نامہ بھی اپنی روبرو درست کروار گئی اور خاک پاک سی لکھو ائی شیخ موسیٰ حمہ نقی مصباح میں
 لکھائی کہ علی بیمار ہو گونکی ساسی اسطرح سی کہی یشہو اللہ الرحیم اتمہا لان لا اله الا
 اللہ وحدک لا شریک لک وان محمد عبدک ورسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وان الجنة حق وان النار حق وان الساعة انیہ لا ریب فیہا وانت اللہ تبعث
 من فی القبر بعد سے او بہن ہو منو کی سامنی کاغذ یا کبری پر خاک پاک سی یہ کلمات لکے
 یشہو اللہ الرحیم اتمہا لان لا اله الا اللہ وحدک لا شریک لک وان محمد عبدک ورسولک
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنا وعلی امانا ووالقرآن کما نانا وان اهل بیت نبیک
 علیہم وعلیہم السلام ائمتی اللہم انت یعنی عند شدتی و در حاجتی عند
 کربتی وعدتی عند الامور الی قولین وانت ولی فی نعمتی وراحمی والہ کما بی
 فعل علی محمد وآلہ ولا یکلینی الی نفسی طرفة عین انک وارس فی قبری و شفی
 واجعل لی عندک عھدا یومر القائل مذکور بعد سے حضرت رسول خدا صلی اللہ

مرد خون پرست نیست ہی کہ جب سببین کہ کوئی برادر موسیٰ بنی اسرائیل کی عیادت کو پہنچ جائیں حدیث میں ہے
 کہ جس کو ہی موسیٰ کی عیادت کو پہنچ جائے وہ اس کی عیادت کو پہنچ جائے اور فرشتی اس کی ہر اچلتی ہون اور
 اس کی معصرت کو دعا کرتی ہیں اور اگر صبح کو عیادت کو پہنچ جائے تو شام تک ہی فرشتی اس کی اچلتی ہون
 معصرت کرتی ہیں اور اگر شام کو کوئی موسیٰ بنی اسرائیل کی عیادت کو پہنچ جائے تو صبح تک ہی فرشتی
 دعا کرتی ہیں اور اگر صبح کو کوئی موسیٰ بنی اسرائیل کی عیادت کو پہنچ جائے تو شام تک ہی فرشتی اس کی اچلتی ہون
 جب تک کہ عیادت کو پہنچ جائے اور اگر صبح کو کوئی موسیٰ بنی اسرائیل کی عیادت کو پہنچ جائے تو شام تک ہی فرشتی
 کہ عیادت کرتی والا ہفتہ بیکار کی اپنی ہاتھ پر رکھی اور سورہ مدثر ہی اگر چسکی تو شہر بار
 یا چالیس بار یا سات بار کم سی کم ایک بار ضرور پڑھی کہ سورہ مدثر بیکار کیو پہنچ جائے اور سبب
 کہ عیادت کرتی والا ہفتہ بیکار کی یا سبب بیٹھی مگر بیکار اگر اوس کی ہی رخصت سی و ہر یک ہفتہ ایسی
 فرشتی لکھی گئی تو کچھ مضائقہ نہیں ہی اور بیکار کے پہنچنے پر بیست و ہفتہ ہر ایک ہفتہ
 جاگنا سہار کا سال بہر کی عیادت سنتی کی برابر ہی اور جب تک بیکار رہتا ہی کوئی گناہ اوس کی نہ
 ہون لکھا نہیں جاتا اور جو عمل خیر کہ فرشتی اوس کی صحت میں لکھتی تھی وہی اوس کی ایام بیکار میں سے
 لکھی ہیں ہر چند بیکار لای اور شغل ہی کہ تپا یکے ات کی کفارہ موسیٰ کی گناہوں کے شہتہ اور گناہ
 ہی اور صحابہ مرض کو اپنی قبول کری اور حق تعالیٰ کی صحت پر راضی رہی تو ایک سال کی بیکار
 مدتی ساٹھ برس کی عیادت اوس کی نامہ عمل میں لکھی جاتی ہی اور موسیٰ کو چاہی کہ بیکار میں اپنی حکمت
 شکایت کہیں نہ مانا ہی لکھی کہ تو اب بیکار ہی محرومی ہوئی ہی اور شکایت یہ ہی کہ کوئی کہی کہ میں سے
 عیادت مرض میں گرفتار ہوں کہ کوئی گرفتار نہیں ہی اور کچھ شکایت نہیں ہی کہ اگر کوئی کہی کہ میں سے
 اس مرض کی سبب کچھ ہی نہ نہیں کہی یا بخار میرا بہت بڑا ہی اگرچہ بہتر یہ ہی کہ اس کو کچھ ہی اور بیکار
 اگر کسی کا قصدا ہو اور قصدا ہو اور اکا ہو تو بیکار میں ادا کر دی یا وصیت ادا کی اپنی وارث کو کر دیا
 اور جو حقوق واجب و غیرہ کی اوس کی ذمہ میں باقی ہوں تو ادا کر لی اور اگر کسی کی اپنی عیادت
 اپنی وارثوں اور عزیز و نکو وصیت کر دی اور اگر اوس کی کسی کی عیادت کی ہو تو اوس سے حق کروالی
 الحیثیت طالعہ پر کج روایت ہی کہ وصیت حق لازم ہی ہر سلطان پر اور ہر شخص جو کچھ وصیت کر ہی
 ظلم اور جفا اپنی وارثوں کی پہنچ جائے تو اس کی عیادت میں نصیب دیا ہی اور جس کی پاس مال ہو
 اور اپنی وارثوں عزیزوں کو پہنچ جائے کہ جنکو میراث میں کچھ حصہ نہیں ہی کچھ وصیت کی لکھا اوس کی گناہ پر
 تمام ہوں اور عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہے کہ جو اپنی عیادت کی وصیت نہ کرے

کہہ توں پر سوار ہو گی داخل ہشت ہون اور ملائکہ گروہ گروہ آئی ہر طرح کی خوشنویان بن پرست
 امیر و ملکی ہیں کہ میں حداس ہون چہرہ خصوصاً داخل ہشت ہون کا جو کہ صدقہ کسی سبکچسب کے
 لہجہ ہی اور مر جائی اور چکی یا چھٹکے و سہلی چکا اور مر جا اور جو راہ خدا میں چکا اور مر جا
 اور جو خدا حمد کی وسلی چکا اور مر جائی اور چھٹکے کی وسلی باہر نکلی اور مر جا اور جو ہر اہی چکا
 و سہلی باہر نکلی اور مر جا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو شخص کہ جو اس کی ساری
 کلمہ لا الہ الا اللہ کی یا ساتھ ایک دو کی یا تین کی یا سا تہ صدقہ دینی کی تمام ہو وہ داخل ہشت ہو
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائی ہیں جو کوئی مومن مسافر ہی میں کر اور جو رہیں اور چکا
 اس کی ہون ہو جو نہ ہون کیا اس کی اوپر روئین نوزہ جا کہ اوسے وہاں عبادت کی ہو گی اور دروازہ
 آسمانی چکا رہا اسی احوال اس کی جاتی تھی اور جو فرشتے کہ اس کی اوپر رہ رکھی وہ اس کی اپنی روئین اور
 پھر وہ حضرت فرمائی ہوں کہ مسافر ہی میں کسی کی موت آئی اور وہ داہنی اور بائیں طرف نگاہ کری
 او کیسے نہ کی کسی اس وقت سرا و پر اوٹھائی تو خداوند عالم فرمائی کہ سکھو جا ہتا ہی ہو کہ بہتر چھوٹی قسم
 ہی چھوٹی اپنی موت اور جلال کی کہ اگر اس شکل کی بچات دون تو دنیا میں اپنی اطاعت کہہ سہلی
 بچتی چھوٹی ہوں اور اگر تیری روح خض کرد ہوں تو اپنی سایہ تیرا میں تھی لہذا کن ہوں اور اپنی
 طاہر بن ہو ایت ہی کہ تعظیم میں ہے ہی کہ جلد اس کو دفن کریں اور انتظار طلع اور عود آج
 کا کر بن اور حدیث میں ہی کہ کسی مومن کی مردیکہ غسل دی اور جو چھپے سین کی بھی اور نہین چھا
 او کسی سے کہی تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کہ کہ یا نا کی پیٹ سی پیدا ہو اہی اور نہ زنا کو اس کی تو
 اگر اہی یہ تھا کہ اسی علی اور جو درج ہشت یا اس کی چھ سہلی بلند ہوں اور اگر عیب نہ کو اس کے
 نہ چھپائی اور اس کا باطل ہو اور اسی عیبوں سے دنیا اور آخرت میں نہ سوا ہو اب جانا چاہتی
 کہ تیرے غسل دینا ہو دیکھو احب ہیں جب تک یہ
 میں غسل دہ کیونہ ہی جائیں جو جو سنی سب پر اس کا غسل دینا واجب ہی اور جب کوئی غسل ہی
 تو سب ہی جو سب عاتار ہتا ہی اور مرد مرد کو غسل ہی اور جو رت جو رت کو غسل ہی اور مقد
 ہونی چاکر عاتار مرد کا اور کسی ہی غسل دلائی اور وہ مردوری مانگی تو وارث کو دینا چاہتی
 اگر اس کو لینا حرام ہی اور نہ کہ کی مردیکہ غسل نہ دینا چاہتی اور جو رت کی مردیکہ سہلی چھپ
 نہ لانی ہانی جو رت علی جب تک مرد ہی نہ پہنچا ہی اور اگر کچھ کم تین برس کی لڑکی کو مرد غسل سے
 تو چاہتی ہی اور اگر کوئی جو رت علی تو مرد اپنی ہر جو رت محرم کو غسل دی سکتا ہی اسی طرح

بیخی کہہ دینا چاہی اور جرمین تار کی لکڑی کی حسب تک بلین کھیں لکڑی کی نہ بنائیں جو سینہ
 از سینہ کہ حرمہ و نکی لکڑی جو ہری مانی رہتی ہی حرمہ پر عذاب نہیں ہو مانی اور اگر آنا اور
 اور خرمہ ملی تو در پستہ کی لکڑی چھیدی سنائی کہ وہی لکڑی ملی نہ رہی ہی لکڑی
 بنا کی گئی لکڑی کہہ دے اور روایت ہی کہ حسب مردیکو قبر میں کہہ کی آدمی متفرق ہوئی ہیں اور
 یروش اس حال اور عذاب قبر جو نا ہی اگر حرمہ ہی یہ مردیکی بایں حق ہیں تو باکل عذاب قبر
 نہیں ہو نا ہی اور چاہی کہ خرمہ کی ہوئی ہو ہی اور کسی لکڑی حرمہ ہی مانی حاکم ہی لکڑی
 یہ مردیکو تار اور اگر عذاب غسل اور کفن کی قبر میں کہہ ہی ہر مردیکی کوئی نجاست مانی اور
 نجس ہو تو لازم ہی کہ پاک کر لی نہ ہو قبر میں لکڑی اور اگر مردیکو کسی نجاست مردیکو
 کفن جس سے چاہے تو کفن کو اتنا کتر کی کفن کو ملی اوپر کردی کہ مردیکو یا بدن کہ لاری اور بعد غسل
 کفن کی بھی سبکی نزدیک لکڑی کہہ نجاست کا بدن ہی واجب ہو سکامو ہی یہ بھی ممکن ہوئی نہ رہے
 اور کوٹہ پانی کا کفر کی اندر ایچا کی مردیکی بدن نجس کو پاک کر لیا چاہی اور کفن واجب ہو سکامو
 او سکے اصل مانی ہی جا ہی دینا اور کفن کا دینا سب فرض ہو ہی مفہم ہی لکڑی جو بایں کفر
 ہیں اور جو روکا کفن او سکے سو ہر مردیکو واجب ہی ہر چند جو رو مال ہی ہو اور کفن غلام کا
 او سکے آقا پر واجب اور جو قدر کفن قہمی ہو فضل ہی کہ مردیکی رہنم ہی لکڑی ہی ہو
 شہر کو او کفن کا اور جس کفر ہی میت ہی اپنی زینت میں نماز پڑھی ہو یا ارگو کوئی عبادت
 او سکے چھین کی ہو او سکامو کفن ہو تو او کفر ہی بہتر ہی اور اگر کوئی ایسی حیوانہ لکڑی ہی
 کفن سنائی کہ کفری حرمہ سیر فلک پڑی ثواب ہو ہی کیا رہا جو بدن نماز جنازہ اور نماز
 پر بہرے بیان میں انکے ہر مردیکو روایت ہی کہ جو کسی میت پر نماز پڑھی ہو جو کفر ہی شہر
 ہزار فرشتہ لکڑی او سپر نماز پڑھی اور گناہ کوٹہ اور آئندہ او سکے کفر ہی لکڑی ہر ماکن اور
 جس کے واجب کفائی ہی لکڑی حرمہ کو ملی بہرے ہی نہ ہو سنی او سپر بہرے نماز پڑھی واجب نہ
 اور اگر ایک ہی لکڑی دس تو کفر نہ ہو ساقط ہو جاتی ہی اور چھ برس ہی دس من کم ہو تو او
 دہلی نماز جنازہ کی پڑھنی جائز نہ ہی نماز شہور اور اکثر کی بعد چھ برس کے وقت پڑھ
 نزدیک وضو لکڑی اور وضو کی نزدیک او صاحب ہی اسے اصلی احوط یہ ہی کہ بعد مدہر بہرے پڑھی اور
 او سکے نماز پڑھنا ہی سہی اور جو بالغ ہو او سکے دہلی نماز جنازہ کی پڑھنی واجب ہی اور اگر
 نماز نہ ہو گیا فضل اور ہی وضو بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر پانی نہ ملے پانی ہی چھ کہ تا ہو تو ضرر

ہنس دے اور سکے کر ہی ہی سی بھی کر ہی اور خلاف ہنس کو براہ جنازہ کی لی حکمرا جانی کہ
 ورتشی عد اسکے اوگی پتوئی کر لی ہیں اور ساز کی ہر ہی کر لی والو کو جا بی کہ سوامی د کو خدا
 اور ایہ ہر کی اور پوچی ذکر کر کے اور وار ہو کی ہر ہی حنائی کی عاہی کر یا اور جسے ہی ار کہ
 دیکھتی کہی اللہ انکر طیبک ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ اللہ
 رزنا انما نا و سئلہا اسئلہ اللہ الذی نعرز بالقدسہ و قہر العباد ما لک و ما لہ
 محضہ عاصیہ اسئلہ اللہ الذی لہ الشواہد الخضرہ اور جسے نہ ہم نہ خدا
 حایہ اسلام و مانی ہیں کہ حانوب کا الکیا یہ بڑی اوٹھائی نوٹھیں گاہ کہ واد سکے ہدا
 عھو مانی اور جو چاروں طرف ہی خار بکواوٹھائی نو حالہس ۱۰ کسہ اور یکے حرائیہ حم
 محسن مانی اور الکیا وایت ہیں کہ ایسا کسا ہو سی مار، دھاتا ہی کہ گومان کی ریٹ ہی چھو
 اور اسی چاروں طرف ہی اوٹھائی کو تیرے بیچ جنازہ کہی ہیں اور جسے نہ مائوس کی ہندہ
 اوٹھائی تو کہی سبی اللہ و باللہ و صلی اللہ علیہ وسلم و آلیہم اھلہم اھلہم اھلہم اھلہم
 و لک و قنات ہل شے و اہی ساندہ کو اسی و اہی ساندہ پراوٹھائی ہر مس کی خاوی مار، کو
 و اہی کہ ہی یہ اوٹھائی جنازہ کے ہر مائوس کی طرف آوی اور مسکے ہائوس کو اسی مائوس
 کدہ ہی پر ہر مائوس ساندہ کو اسی بائیں شانہ پراوٹھائی اور جب ہر جانے ترع کر ہی ہوا سی
 ترتیب کا لحاظ کر کہی اور حصی جگہ ہر قد سنس کی و سٹی کوئی نہ سنائی کہ حائے نہیں اور اور ہی
 جگہ ہو تو فی اسی کے اچار سنس کی فیر نہ جانی اسی ملک اور رر حرید جگہ پر وارن سنس ہر مسکے
 سانی بادھی جگہ ہر مائی اور واجب ہی کہ قبرین مرد و لکوا اسطوہ سی فوسیدہ کر دس کہ
 حالہ و مسک کو لہائی اور نہ بو بھی میسکے ستر ہی نہ پیدائی اور سنس ہی کہ مرد کی مسکے
 کہ دن لک کہ لک اہو و سی اور ہر مسکے ہی کہ ہیں ماتہ سی زیادہ کہ لک لکری اور بہتر ہی ہی کہ وک
 اندر لکد ہا کی مرد کیو کہی یہی طرف قبلہ کی بغل ہیں ہر کی اٹا کہ وین کہ مرد و او ہیں آہائی
 اور ایسی قبر کو سند ہیں قبر بغلی کہتی ہیں مس جب جنازہ قبر نکلی ہی تو پہلی مرد کی حار کیو کہ
 بانسہ اور عورت کی جنازہ کو فر کی برابر قبلہ و معرب کی طرف کہی ماو حسنت بہت کی قبر ہی کہ
 اور سنس ہر بہ ہی کہ الکیا جاکہ کہی بہ اوٹھائی دو مری جگہ نہ مائی کیو کہی اور نہ ہی ہر
 رکھی ہر اوٹھائی چوٹی باقرہ سن اوٹاری اور مرد کو سر کی طرف ہی بچا اور پاؤں کی جانب
 سنا و اٹھا و ماری اور جو رسا کو کہی بچا اوٹھا لکری ہلوئی فیرنی برابر اوٹاری اور جو داحل فر

[illegible]

اَللّٰهُمَّ وَكَذٰلِكَ رُفَعْنَا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ عَمَّا كُنَّا اَوْ رَاَدْنَا مِنْكَ بِرَأْسِكَ بِرَأْسِكَ مَا
 جَاءَ جَمْعُكَ كِي هُوَ كِي وَطَبَقِي هِيَ اَكْبَرُكَ مَسْجِدُكَ وَطَبَقِي تَرْتَبِي لَوْ مَرَدِي بِرَأْسِكَ كِي مَوْجِدِي
 عَوْرَتِي كِي وَطَبَقِي كِي جِهَانِ مَسْجِدِي هِيَ مَا نَحْنُ مَسْجِدِي اَوْ جِهَانِ مَسْجِدِي هِيَ مَا نَحْنُ مَسْجِدِي
 يَرْتَبِي اَوْ رَاَدْنَا اَكْبَرُكَ فَانْقَادِي بِرَأْسِي تَرْتَبِي اَوْ جِهَانِ مَسْجِدِي كِي مَرَدِي وَطَبَقِي مَسْجِدِي
 بِرَأْسِي عَوْرَتِي وَطَبَقِي تَرْتَبِي لَوْ هَا كِي صَمَدِي اَوْ رَاَدْنَا بِرَأْسِي تَرْتَبِي مَسْجِدِي مَسْجِدِي كِي كِي كِي كِي
 تَرْتَبِي اَوْ جِهَانِ اَنْتَ زَرْتَبِي هُوَ مَا نَحْنُ اَنْتَ زَرْتَبِي تَرْتَبِي اَوْ جِهَانِ عَمَّا كُنَّا اَوْ رَاَدْنَا
 زَرْتَبِي هُوَ مَا نَحْنُ اَنْتَ زَرْتَبِي تَرْتَبِي اَوْ جِهَانِ مَسْجِدِي كِي مَسْجِدِي اَوْ جِهَانِ مَسْجِدِي
 اَوْ جِهَانِ مَسْجِدِي تَرْتَبِي هُوَ مَا نَحْنُ مَسْجِدِي وَطَبَقِي تَرْتَبِي لَوْ هَا كِي كِي كِي تَرْتَبِي زَرْتَبِي اَوْ جِهَانِ
 مَسْجِدِي مَسْجِدِي كِي كِي كِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 عَمَّا كُنَّا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 كَاثِبِ اَصْلِي هِيَ اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 حُدَايَا رَسُولِ خَدَا بَا اَمَّا كِي طَرَفِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 سِي جَوْنِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 يَرْتَبِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 بَا تَبِي بِرَأْسِكَ كِي كِي كِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 كِي اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 لَوْ اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 دَعَا اَللّٰهُمَّ حَاجِبِ اَللّٰهُمَّ كُو اَخْرَجْ اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا اَوْ رَاَدْنَا
 نَسَكَ اَللّٰهُمَّ كِي هِيَ بِرَأْسِكَ كَالْاَنِي وَالْاَنِي سِي مَابَرَقِي كِي بِرَأْسِكَ سِي مَابَرَقِي
 جَو اَخْلِي اَنَا اَللّٰهُمَّ اَنَا اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا
 كُو اَخْلِي اَنَا اَللّٰهُمَّ اَنَا اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا
 اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا
 اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا
 اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا وَاَعْلِي اَللّٰهُمَّ رَا جَعْلُوْنَا

مومن ہی پر وار ہیں اور انکی سادگی مدطر رہتی ہوں خصوصاً ساکراتا نماز میں اپنے نماز واجہ
 میں اور نماز چہرہ میں بہت صبح و شام ہی اور مان بائیک کی اسطی اور دانسی بناد و دعا کری اور
 اعلیٰ چہرہ میں بہت کبریٰ کہ حدیث میں ہے اکثر فرزند کہ مان بائیک چھتا ہیں اپنی بدکرداری سے اور
 عاف ہوں اور بعد مرئی مان بائیک ایسی علی چہرہ کہ بن اپنی مان بائیک علی کہ بکسا اور چہرہ بد حالین
 اور بہت فرزند ہی ہوں کہ مان بائیک کی حیات میں نیکی ہے اور بعد مرئی مان بائیک کی عاقبت
 ہو جائے گی انکی علی چہرہ کہ کم کرنی سی اور بہتر سی بہتر خزانہ بہت ہی کہ اپنی مان بائیک و چہرہ
 قرین سی و اگر ہیں اور خدا کی اور خدا کی معافی سے کر دی نماز اور درہ اور حج اور زکوٰۃ اور
 وغیرہ جو جو دانسی فوت ہو گیا ہو خواہ خود تیر جا جاہ اور کسبکہ اجارہ دہ کی عمل میں لگے ہو اور
 کہ حصہ خدا و علیہ السلام بہر شرب کو اپنی فرزند کی و سہلی اور بہر روز اپنی پاپ اور انکی سادگی
 و در کہ نماز پڑھتی تھی شکی رکعت میں سورہ انشا اللہ بعد سر کی و سری میں سورہ انشا
 انشاء اللہ الکوثر بعد حمد کی پڑھتی تھی چاہے ہی کہ جس کہ اپنی مان بائیک یا نہ نایا اور
 سوزناور نہ نایا و آئیں تو وہ بیچہ نماز پڑھ کی تو اسکا اوہین عشی تو اوہین میں بھی لگا و یہ
 نماز میں دوست کو بھی شریک کرنا چاہتے ہی اور بہت اتفاق ہوتا ہی کہ سینہ پر قبر میں عذاب
 ہوتا ہی اور یکایک موقوف ہو جاتا ہی اور فرشتہ اوسی ہوتی ہی تو فرشتہ کہی ہیں کہ یہ قبر
 بچی فلان پر اور مومن کی نماز بہی کی سب سے ہوئی ہی یہ جہہ سے ہو گیا کہ ایک نماز میں
 دو ہیٹ کو شریک کرنا چاہے ہی فرمایا مان اور فرمایا کہ جو دعا اور نہ خفا کہ دیکھی لگی ہو کہانی
 پر جو جہہ نہ بد بہر شریک ہو مان ہی مردہ کو نہاد ہوتا ہی اور فرشتہ یا مان ہی در نماز کہ نماز اور
 اور حج اور تصدق اور منام عمل خیر اور دساحم دہ کی لگی کری سب سے پہلی قبر میں داخل ہوتی ہیں اور
 قرآن وس عمل کا علی کہ لی والی کو اور مردیکو ملتا ہی اور بہر ایک واسطے کہ جس وقت اوئی مرد کی
 نیت کسی طرح کا حدیث تہ تہری دینا ہی حق تعالیٰ کی طرح سے جہہ پہلے سر ہر فرشتہ ہی و چہرہ
 فوہین منہ حدائی طبق یکا کی ہیں اور بہر ایک فرشتہ کہ بنا ہی کہ اللہ اعلم الحمد
 میہ بہر فلان زمین کا ہی تہری اسطی پس قراونیک روشن ہو جائی اور حق تعالیٰ اور بہر ایک
 اور سکو عسایت فرمانا ہی ہر ہزار سورہ کو اسے کہ نہ کہ نا ہی اور ہزار ملکہ اسکو فرمانا ہی اور
 ہزار جاہدین سے کہ و اگر تا ہی بہر ہزار تہری معول کہی ہو بہر ایک چہرہ جہرین دیکھتے ہی ہیں
 پہلی فرزند جہا کہ دعا موقوفہ اسطی علی کری و سہری قرآن ماکوئی اسطی علم و حق سے

پر نہیں آتی ہے اور حسباً متوجہ کر کے یعنی اندر سے کسی تو پہلی سہل کر کے کہ اس صبر کی بعد اگر قیود کو
 آئی تو دوبارہ وضو کر لیکن اصلاح نہیں ہے اور وہ ہونے کی بھی کچھ اصلاح نہیں ہے اور اس صبر کی بعد
 گاہاں آداسہ پیشا نکلا اس پر چکا ہے اور وہ اسما یا خندہ فول گاہ اور برادر گاہ ہر گاہ کی اور وہ
 بھی رفع اصرار ہے اور اگر رفع اصرار ہو تو رفع اصرار ہو اور وہ اسما یا خندہ فول گاہ اور برادر گاہ ہر گاہ کی اور وہ
 طہارت بہت کر دے کہ درازی عمر ہو لیکن اگر وہ سب کی کوئی اور اس کے نزدیک طہارت ہو لیکن اگر وہ سب کی کوئی اور اس کے
 فوضو نہ کرے گا یہاں تک کہ وضو کرے تو پیشہ گذار کہی کہ اسام بدوں تاک ہو چکا کہ گونا گوں
 اور وہ وضو دوسری وضو تک کفارہ گناہوں کا ہونا ہے اور اگر نہ کہی تو وہی عضو جس پر پانچواں
 ناک و تابی پہلی سہل کا ہے کہ باخندہ ہونے پر پانی ڈالی اور پیشہ گذار کوئی نو یا ہونے کی گناہ اور اس کے
 چہ جائے کہ اس میں طہارت ہو تو پانی اور چھپ چکی کر کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 کہ تابی اور ناک میں پانی ڈالنی سے کتنی دیر کی گناہ اور اس کے معلوم ہو کہ اور نہ ہو تو پانی کی گناہ اور اس کے
 اس کے چہ جائے کہ اس میں طہارت ہو تو پانی اور چھپ چکی کر کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 وادی اور بائیں جانب سے گناہ ہو تو پانی اور نہ پانچویں وضو کی گناہ اور اس کے معلوم ہو کہ اور نہ ہو تو پانی کی گناہ اور اس کے
 سر کی سطح سے چھپ چکی کر کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 کہ نہ نایل حراط کا اس کے لئے آسان ہو جائے کہ پانچویں وضو کی گناہ اور اس کے معلوم ہو کہ اور نہ ہو تو پانی کی گناہ اور اس کے
 رات بہر کی چھپ چکی کر کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 اور اگر وضو ہو اور اس کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 کرنا ہے اور وضو کر کے ہی اور اس کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 کہ وضو کی پانی کو اگر وہ تالی ہی پانچویں وضو کی گناہ اور اس کے معلوم ہو کہ اور نہ ہو تو پانی کی گناہ اور اس کے
 اس معلوم ہے کہ سوای نماز جنائت کی وضو کوئی نماز واجب اور سنت نہیں ہے اور اس کے وضو نکالی اور اس کے
 اس بھی وضو کرنا درست نہیں ہے اور اس کے وضو نکالی اور اس کے دل زمان کہ حکایت ہو
 اور بعد از غل جاتی وقت نماز واجب کے وقت سنت سے پہلے اس وقت نماز کی وضو کر کے نماز واجب
 پڑھا درست نہیں ہے اور اگر کسی فضائیت کی پہلی وضو کر کے اور نماز واجب پڑھا
 آئی تو اس وقت وضو نماز حاضرہ کو بھی پڑھا جائے اور اگر کسی سنتی نماز کی پہلی وضو کر کے
 اور اس وقت وضو نماز واجب کو بھی پڑھا جائے اور اگر کسی سنتی نماز کی پہلی وضو کر کے
 اور وقت نماز ظہر کی پہلی وضو کر کے اور اس وقت وضو نماز واجب کو بھی پڑھا جائے

[illegible]

شیخ رنگ اور در و توفخ رنگ کمر نماز شریفی مکروہ ہی اور سیاہ کپڑی اور بھبھک سدر ہی نماز
 ہی اور بہتر ہے کہ مرد پانچا مرد مالشی اور کمری اور عام اور مرد ای نماز شریفی اور عورت
 ناخامہ اور کمری شئی سکی آئین یا غصہ کی کمری اور کمری اور مرد مال سرین مائندہ کی بالہ کو
 سر کی بیباکی نماز شریفی اور اگر کسی کو جو رتن کی بھی جیبا نیکو کپڑا نہ ہو تو اندر بیسی نماز شریفی
 اور خنوکہ کی بنوائی جو رتیں کو جیبا کی نماز شریفی اور جس کپڑے میں جانور کی صورت بنی ہوئی
 تو اور جس کپڑے میں نماز شریفی مکروہ ہی اور قبر و کمری پرچ میں اور قبر و کمری سامنی اور اوپر اوپر چرخ
 اور لوہا کمری بنی آگ اور تصویر کی سامنی بھی کار شریفی مکروہ ہی خصوصاً سایہ دار تصویر
 جو حسب نگاہی پوشیدہ نگاہی اور سامنی نماز شریفی منع ہی اور زمین نماگ اور زوار
 پر اور ایہ کمری پرچ میں اور سامنی بھی نماز شریفی مکروہ ہی اور جس کپڑے میں سامنی شرب کپڑی
 یا طہور اور ہند اور ٹاہلہ وغیرہ ہر طرح کا باچار کہا ہو وہ مان بھی نماز شریفی مکروہ ہی اور
 عورت اور مرد کو ایک مکان میں ملی حاصلہ دس مائندہ کی برابر نماز شریفی ہر نماز شریفی
 کسی چیز کو حاصل کر لینا اچھا ہی اور راہ کی سامنی شریفی جہان کی سامنی کوئی چیز نیکو اور
 رو مال وغیرہ کی آگے رکھ لینا مستحب بلکہ جس جگہ ہی کچھ آگے جاننا کی رکھ لینا سبک و ترجیح
 میں بہتر کہنی میں پھر اگر کوئی سامنی ہی گہری تو مصلحت یہ ہیں ہی اور جب تک ممکن ہو
 کوئی طرح میں ہو تو مرد کو بیسی میں نماز شریفی سماعت مکروہ ہی حدیث میں ہی کہ نماز شریفی
 جامع کی سوزنا کی برابر ہی اور محلہ کی مسجد کی ایک نماز پچیس نماز و کمری برابر ہی اور باران کی
 مسجد کی ایک نماز گہری بارہ نماز و کمری برابر ہی اور جو نماز شریفی کو کوئی گہری مسجد میں چاہے
 تو ہر قدم پر نواب بی حساب ہوتا ہی اور جو آواز مسجد میں اذان کی سننے اور بنی نماز شریفی باہر
 جائی اور ارادہ و حج کا نگرہ تو وہ منافق ہی اور عورت کی لمبی مسجد سی بہتر نماز شریفی کو گاہی
 اور کوٹھی ہی صحن مکان افضل ہی اور صحن مکان سی بہتر مکان کی جو اندر مکان ہی وہ
 بہتر ہی اور ثواب مسجد کا ہی اور جب چاہی کہ داخل مسجد ہو تو یا ٹنگو دیکھنی کہ نجاست اور کثرت
 کوئی پاؤ نہیں بہری بیچہ اور دہشتی پاؤ ٹنگو پہلی مسجد میں کوئی اور مسجد میں بیٹھنی کی قصد ہی جا
 قوی طہارت نہ چینی اور مسجد میں شعر نہ پڑھی اور جو پڑھی تو اوسکو کوئی نقص اللہ تعالیٰ یعنی
 خدا ایشالی حیرتی منہ کو توڑی اور مسجد میں تہو کنا گناہ ہی کفارہ اوسکا پیہ ہی کہ تہو کہ
 دفن کردی اور اگر وہ مسجد کا خیال کر کی آپ وہاں اور و باغ کو ٹنگو چاہے تو خدا تعالیٰ

اور خاک پاک امام حسین علیہ السلام کا بہت آداب کری کہ یہی سبک جان کی کوئی سی گویا ادبی
 کری تو کافر ہو جاتا ہی اور فی امار کی بوجی کا خذ پر بھی سجدہ کرنا درست ہی اور تقیہ میں
 سجدہ کی خوف سے کبھی پر بھی سجدہ کری تو جائز ہی **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا کہ
 وقت کی صاف فی اور پچاس کی سبائیں اس معلوم ہو کہ دریافت کرنا قبلہ کا جس طرح حسنی تو
 فقہہ کی ہی اور ہر دور سی ہم ایسی لوگوں کو پہچاننا دشوار ہی ہمارے ہی اسطی میں جو سجدہ کی
 مسلمانوں کی قبروں کی دیکھ لی ناقبہ کا اور قباب نما و خروسی قبلہ کو معلوم کر لیتا تھا نہ چھٹی
 او سطلی کافی ہی اور بہر ہست انسان اور نماز کا جو قبلہ پر چڑھنا واجب ہی تو اس وقت
 کا بھی نماز میں ہی کیو اسطی دریافت کرنا واجب اور عین خانہ کہ معتبر زادہ و قدر ہا اور
 اوس کے سمت کو قبلہ کہنی ہر اور وہ انک مکان ہی شہر کہہ میں کہ پہلی اوس ہی حضرت آدم علیہ
 عبادت خدا کی واسطی سایا وجہ او کی بد قوس حالی پڑا ہا اور کفار وہاں اپنی سجدہ کر کہہ
 بت پرستی کیا کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام جب بنی اور بادشاہ جمع انس اور ہوا
 ہر جوان چرند اور پرند کی ہوئی اور شیاطین بھی سب او کی تاف و زبان ہوئی تو انہوں نے
 سر زمین شام میں ایک عبادت خانہ پتھر کا بہت زینت اور تعلقہ سی اپنی اور بنی اسرائیل
 عبادت کیو اسطی جنوں اور شیاطین نے **ایا اور تام** اوس کا بہت المقدس کہا تو اول ہی
 زمانی پر کعبہ شریفہ اوس ہی طور سی رہا ہر جانب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کی اس
 زمانی میں عبادت خدا کی واسطی اوس ہی درست کیا اور کافر و کج بت و مانسی نکالی بعد او
 ہر کفار نے وہاں غلبہ کر کے بت پرستی اختیار کی اور نری بری جلات و مناظر غری اور ہوا
 وغیرہ جب کافران شریف میں ذکر ہی بہت آراستہ سی وہاں رکھی پر حجر ہمارے ہی
 رحمت ابشرت النبیین اور خاتم المرسلین **محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** واکہ پیغمبر ہوئی اور انکو سے
 بیت المقدس کے جانب کو سجدہ کر نیکا حکم ہوا تو یہ دو اور صارا آپس میں طوع کے راہ سی کہنی لاک کر دنیا
 ہمارا رحمت ہی محمد بھی ہماری قبلہ کی جانب سجدہ کرتا ہی جب یہ ہم خدہ حضرت رسول خدا اکبر
 او حضرت کو بہت ملال رہی لگا جناب بار بگو ملائی حضرت کا اور طعنہ نہ فی ہوا اور بعد ازیں
 ناگوار ہوئی ایک روز حضرت نماز میں المقدس کے جانب پرہ رہی تھی کہ ماہیں نماز کی حضرت نے
 وحی ہوئی کہ اپنی دوست حضرت آدم کی بنائی ہوئی عبادت خانی کی جانب یہی خانہ کعبہ
 جانب سجدہ کر تو حضرت فی اور جناہ امیر فی حضرت کی اطاعت سی ماہیں نماز کے پس جانب

[illegible]

[illegible]

نماز کہ جس کے بانی نماز کو نام کیا اس سے حساب سر کو ذوالسلسلہ تیرہ کہانی ہیں جس اوسے روز میں نماز
 کی حالت کو چھد کر ماسک پر واجب ہوا اور اس کی حضرت رسول رحمتی نے حکم فرمایا ہے کہ
 کہ یہ شریعت کی حساب میر کیا ہے بتانوں پر پھر ان کی توڑی اور چھادو، درانی و آملی بہر اوسے
 کیا اور خانہ کعبہ شریف کی اندر اور باہر اور گرد بھی چاروں طرف نماز پڑھی و مسجد ہی اور جس کو
 مسلمان کہیں کہ اس جانب کو قبلہ ہی و مسلم کو کی گواہی سی بھی اوس رخ کی طرف نماز پڑھی جائے
 اور جس کو مسلمانوں کو نماز پڑھتی و بکلی تو اس طرف بھی نماز پڑھنی جائے اور اگر کسی کی دیوار یا
 چوٹی قبلہ کی کسی اور طرف کو رخ کر کی نماز پڑھی تو نماز اس کے مائل ہی اور اگر توڑی کسی مسجد یا
 قبلہ کی دایہ یا بائیں جانب کو ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے اور اگر کسی اس ملک میں نہ ہو بلکہ
 یہ سب کے طرف مہر کر کی نماز پڑھی تو بھی نماز اس کے مائل ہی جس بعد در یافت ہوئی قبلہ کے
 پھر نماز پڑھی ہوا وقت اوسے ہمار کا باقی ہو خواہ نہ باقی ہو وقت کی باقی ہوئی ہو تو قصد
 اعمالی اور نیت ادا سی نماز پڑھی اور وقت پڑھی تو سنت قضاسی اوسے نماز کو پڑھی اور اگر
 کوئی اور زیادہ پڑھ کے پھر نماز پڑھی وقت ہو تو بعد در یافت کر لی قبلہ کی پھر نماز کا احادیث کر
 اور بعد وقت نہ ہوئی کی بھی احتیاط یہ ہے کہ قصا پڑھی اور جنگل یا صحرا میں کسی کو قبلہ معلوم نہ ہو
 تو نماز چاروں طرف پڑھی اور بھی حال ہی نماز کی وقت ہو جائے کہ جس طرح کسی کا وہ زمین ہی و طرفہ
 دریافت سوا احوال کی اور کسی کو اوس میں روش سی دریافت ہونا مشکل ہی بلکہ اوس طریقہ سے جو
 سہل ہیں و بیاضین آتی ہیں اہل بیت طاہرین میں و اہیت ہی ہر نماز کی دو وقت ہیں اول
 دو سہرے ہی افضل ہی جس طور سے آخرت و دنیا سی افضل ہی ہو کر کے و پہلی فرزند اور مال سی اور پہلا
 وقت رمضان ہی خدا کا ہی اور دوسرا عفو خدا کا ہی اور عفو نہیں ہوتا ہی مگر گناہ سی ایسی چیزیں
 کہ پہلی وقت میں عذر تاخیر کری تو اوسنی گناہ کیا پس اگر آخر وقت پڑھی تو وہ گناہ چھوڑ
 اور کسی کو حکم نہیں ہے کہ بی ضرورت کی نماز میں تاخیر کری کہ سبب غصب خدا کا ہو اور گناہ
 جس قدر جلد ہو خدا کو پسند ہوتا ہی اور ہر نماز کی وقت دروازے آسمان کی بند و کل احوال
 داخل ہونے کی پہلی ایام فرمائی ہیں کہ نہیں چاہتا ہوں کہ کسی کا عمل پہلی میری چل سی
 اور پہلا اور کا نام پہلی میری نام ہی لکھا جائے اور نہ لکھ کی وقت و درواری آسمان کی پہلی
 اور دعا قبول ہوتی ہی جس کا خوب ہی وہ شخص کہ اوس وقت اس کا عمل نیک اور چاہی
 اور نہ کچھ کا پہلا وہ وقت ہی کہ خوشی رات کی آسمان پر جاتی ہیں اور وہی خوشی نہیں پر آتی

وقت پہنچی تو انھیں ہی اور ارہو دو انتظار سام کی وقت کو پاسداری کی سام کی وقت کا نہیں
 تب نماز مغرب کو پہنچی کہ پہلی وقت کی داخل چلی ہی کسی نماز کا پڑھا اور سب نہیں ہی اور وقت نماز
 میں ہی اس قری کا کھانا تھا ہی کہ طہ کی قصا کو جہ سے پہلی اور مغرب کی قصا کو عیسیٰ پہلی پر
 ستر ہو چکا اور اقامت کی میاں اور میں اداں اور اقامت کے فضیلت میں حجاز ایہ با
 اس قدر فرمائی ہیں کہ اوکا حد نہیں ہو سکتا ہی حد میں کیاں میں کے حالی ہیں حد میں سام
 حضرت ادم علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو اداں اور اقامت وہ نوشی نماز پڑھا ہی تو وہ جس
 فرشتہ کی مسرت سے میرے کس کی از سبب ہی نماز رہی اس اور اگر وہ طاعت سے ہی تر باوی
 خدا ایک صفت ہوتی ہی یہ کہ میں آیا ہی نہ جس صوفی صاف مندی پر دروگاہ کی ملت
 ایک نماز پھر اداں سے پہنچی وہی اداں سے آگاہ گد شیعہ اوسکی محراب و نما ہی اور سارے عہد کما
 اگر سکی توفیق عطا فرماتا ہی اور سہد رکی رسی بسبب ہی ایسی ہی ماسک رہا ہی پھر حد میں
 کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جس اداں وہی واد کی گناہ ہفتادہ مرتباً
 کہ کسی کے نظر میں نہ ساسکن اور جب مودن اداں نہ پڑھا ہو تو جو وہ کہ ماسی اوسکے گواہی پر
 تو خشک دینی ہی اسی وسطی حکم ہی کہ مرحلاً اقامت کی اداں کہ پڑھ کر کی آواز مادی ہی کہ
 آواز اوسکے ہر مشک ترک ہے کہ اوسکے وسطی گواہی اس اور جب خدا اداں ملے کہ آواز
 خدا گناہ اوسکے عہد میں پڑھ نہ ہی کہ حوق طہ صاعی خدا کی وسطی اداں کی پڑھ نہ ہی
 جالیس ہزار صدیق کا فواید اوسے خطا کرن اور جالیس ہزار گناہ کہ اوسکے عیسیٰ عیسیٰ
 ہشت چہرہ داخل کری اور جب مودن اداں کا (اللہ اعلم) کہ ماسی واد کی گناہ ہفتادہ مرتباً
 ویکے لئی واد اور سہد مار کرتی ہیں اور نماز میں جب تک کہ اسے ویکے یوگا وہ ماس
 دست چہا میں ہی بیگا اور جب مودن اداں کے (اللہ اعلم) کہ ماسی واد کی گناہ ہفتادہ مرتباً
 رشتی اوشی لکھی ہیں اور جو مودن کی اداں کے گناہ پڑھ نہ ہی واد کی مودن کو میں
 ویکے نماز سے نواس عیسیٰ فرمائی اور نماز پڑھ ہی والکی بھی تو اداں کو نماز کہ ماسی واد کی
 ویکے اداں اور اقامت خط نماز بیگا ہر نماز اداں اور قصا کی لئی ہر دور سے کہ ماسی واد کی گناہ
 لیکن قصا نماز میں ایک جلسہ میں ایک اداں اور اقامت سے بہت شیعہ ہی فوجی حجاز ہی اور سارے عہد
 میں مودن کی اداں سے بہت شیعہ کی میں آ پا اداں کہیں اور اقامت بھی ہر ایک کے ہر ایک
 ان اور اقامت کافی ہی مگر جسے نہ آ خدا مہربان الصلوٰۃ کی مودن ماسی واد کی گناہ ہفتادہ مرتباً

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

[illegible]

مومن کی مالور کوئی انسان نہیں کہ اور باہر کر لی ہو یا مطلقاً الہی تبارک و تعالیٰ عا دہ آج
 یہ طویل کابھی کا مدعا ہے ہر جہاں اور اگر صرف کسرامی ہی ہمارے روح کا نام ہے تو
 کہہ دے کہ اگر اس کی سمجھ ہی کہ مدعو ہے کہ زمین و آسمان و سمجھ کے لئے خدا کا نام ہے اور
 وَالْأَرْضَ عَالِمِ الْعَالَمِ السَّمَاءِ عَلَى قَوْلِهِ إِذَا هُمْ قَدْ نَزَّلُوا صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَالْآلِہِ وَصَلَّى بِأَسْمَاءِ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَدَقَ مَا أَنَا بِهِ الْمَلِکُ الْمَلِکُ
 اِنْ صَلَّوْا بِیْ کَسْبُکُمْ وَفَعَلَا وَفَعَلَا وَفَعَلَا وَفَعَلَا وَفَعَلَا وَفَعَلَا وَفَعَلَا
 اَوْفُوا وَکَانَ مِنْ اِمْتِلَافٍ اور حاصل معنی ہے کہ یہ ہیں کہ جسم کی مشیت اعلیٰ ہر
 لسان ہی ایسی جگہ ہے کہ سب اکری والہی آسمان اور زمین کا اور جانی والہی ہر دور
 ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
 حال ہیں کہ میں اذیر دس خدا پرستوں میں حضرت ابراہیم اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور طریق علی علیہ السلام کے ہونے اور اصول دین اور فروع دین میں تمام کام اور
 حاکم ہونے اور تمام ہونے اور دس شریک ہی سزا ہونے اور سب مطلق مدعو ہونے
 جو جس کی طرف اور میں حق حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدای کی طرف ہوں اور ہر جگہ
 رہ کر علی ہی ہوں۔ بت ستر کی اور ستر کی خیر ریاستی اور اطاعت اور دینی سوا ہی نہیں ہوا اور
 نماز سری اور قربانی میری اور حج میرا اور عبادت سری اور موت میری اور زکات میری اور
 سب حالتیں خدا کی پہلی کہ پیدا کر لی والا جہان اور ہر جگہ سب چیزوں کا ہی اور عبادت
 ان اوس کی کہ ایک شریک ہیں کہ تاہون اور پہلے کا حکم ہوا ہی چھوڑا اور دینی مسلمان ہونے ہر
 سورہ ہر شروع کری اور چاہی تو یہ ہمہ جہاں ہی ہے بعد تکسیر اسم ہی کی سورہ علی
 ملاوت شروع کری اور سورہ حمد کی تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ سورہ حمد ہر نماز کی پہلی اور سورہ
 رکعت ہر شریک ضرور ہی نماز ہی اور سورہ حمد کی انہیں دو وزن پر کہ دون میں ان کا
 سورہ اور جو چاہی پڑھی قربت کی نیت ہی تو احوط ہی اور وضو کی نردب واجب اور
 حنا ستہ العلماء معذور سورہ کا بھی اس امر میں بھی فتویٰ کہ حدیث کی پہلی کہ حدیث میں مدعو
 سورہ ہر کی سورہ انا انزلناہ کی پڑھی کی پڑھی فضیلت بھی اس طرح سنی و سری کہ پڑھی کا
 سورہ قل ہر ائمہ کی فضیلت ہی اور ہر بار بین فصیح اور جہاں کی ہر کتاب و حدیث میں
 کتاب ہی ایسی ہی ہر باتیں رحمتہ الصلوٰۃ کی ہر مکرر ترجمہ ہندوین سیاست کے جاتی ہوں اس جگہ

و کرد و گنجی معمول بین ماں ہوئی ہیں اور وہ مسیحی کعبہ کی ساری اسباب اور در و در و در و در
 دورہ قلہ جو اللہ کی مصلحت اور اس کی کعبہ کی حلقہ کرد و کا ساں ہو گا نہ ہم اور اللہ جو اللہ کی مصلحت
 یعنی روح کو باہر مکن ساہبہ نام اللہ کی کہ لائق ہر گئی کی ہیں اور سب سے ہمارے کمال ہے اس
 و سب سے ثابت ہیں اور ہمیں عام ہی یعنی اللہ بہت رحم کرتی والا ہی و اس سے سب سے ہمارے
 رحم ہی اپنی جاصل ہونے کی ساہبہ مومنوں کی و سب سے ہمارے آخرت میں ہمارے کمال ہے اس
 یعنی تمام مومنوں کی جاصل ہونے کی سب سے ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور
 روزی و دنی والا ساری جاصل ہونے کی سب سے ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 اور رحیم و نہا اور آخرت کا ہی اور آخرت میں ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 بخشی گا اور داخل ہونے کر گا اور انواع اور اقسام میں ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 یعنی ایسا خدا کہ خدا و سب والا اور خدا کا اور ما و سناہ و در ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 ما و سناہ ہی اور آدمی ما و سناہ کو با ساسی اپنی خدا کی کڑا ہی اور اس کے در بارہ ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 اور اس کے سامنے اور کرتا ہی اِنَّا لَکُمْ لَعْنَتٌ یعنی میری خدا و سناہ کرتی ہیں ہم اور ہمیں رحم کرتی والا
 کی حکم میں جو نکہا و اس سب سے ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 کہ لائق ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ
 لغا فرمایا و اِنَّا لَکُمْ لَعْنَتٌ یعنی میری خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ
 ال کرتی ہیں اور سوا میری یعنی کسی کام ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 ساری خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ
 حق تعالیٰ کی تعلیم سے کہ دعا کا بہت بڑا مرتبہ ہی اِنَّا لَکُمْ لَعْنَتٌ یعنی میری خدا و سناہ کرتی ہیں ہم کو نہ ہم کو نہ ہم کو نہ
 رہنمائی کرے ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 سب سے ہمیشہ ہیں جاکا یعنی او سناہ میں ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 اور نقصان نہیں ہی ہی اس سب سے ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا
 ہمارے کہ لائق ہیں والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا اور ہمیں رحم کرتی والا

[illegible]

[illegible]

اور پہنچی پہنچا ہوا نالہ گہا نسل اور درحو کی بیون کی جو کہانی اور پستی مہنوں اور سپر بار زمین کا
مٹانی رکھہ کی سجدہ کری اور زمین ہو تو زیادہ تر ہو اور جسکی مٹانی پر خدہ کری سیک جاہ
اور عیا پر ڈرا ہو نو والی کی موافق سجدہ گاہ میں گرٹا کر کی اور والی کو اوس گڑھی میں بیٹھ کر
سجدہ سجالاتی اور کسے سے نہو سکی تو مٹانی کی پہلو کو زمین پر رکھہ کی سجدہ کری اور
جب سجدہ گاہ پر مٹانی کو اور باقی اعضاؤں کو اپنی اپنی جگہ پر رکھہ لی نو دکر سجدہ بکا کرنا مٹانی
ذکر کو جسکی طور سےی اجبے اور ذکر جو وہن خواہ ہن بار مٹانی کی اللہ خواہ انکار مٹانی کی
ذکر کی اکٹھی کر کے لکھا کہ وہ مدو اسبے کی اور مٹانی کی پہلے ہن کہ پاک اور ہا کہہ جاننا ہو
ایسی پروردگار کو کہ بہت باندہ ہن وہی مٹہر کی اوس چیز سی کہ لایہ باندہی اور روضہ کی
نہیں سی اور مٹنا ہو مٹنے کے مٹنے اور نہا میں کہ تو فین بخش ہی چھی کہ تر ہا اوس کے
علائقہ فین گاہی سجدہ میں جائی ہوئی پہلی سی ذکر سجدہ بکا کر کی اور سجدہ ہی میں ذکر سجدہ
نامہ کی اور تین اور پانچ اور سات بار بار اور زیادہ ذکر سجدہ بکا سجدہ میں کرنا مستحب ہی
حدیث میں ہی کہ جو کوئی سجدہ میں طوں دینا ہی تو شہطان فریاد کرتا ہی اور کہنا ہی ای
وای سنی ڈا اذاعت خدا کی اور مٹنی مافرتا کی اور سنی سجدہ کیا اور مٹنی سرکشی کی اور
خاک ماکہ کر بائی امام حسین علیہ السلام پر سجدہ کرنا مستحب ہی اور خاک پاک پر سجدہ کر کے
درمیان بندی کی اور خدا کی کوئی پروردہ نہیں رہا ہی اور سا تو بن زمین تک نورانی ہو جا
ہی اور دوسری ذکر یعنی مٹنا کر کے لکھا کہ گاہ سجدہ میں کہنا بہن ہی سجدہ
اسکی سر کو سجدہ ہی اٹھائی اور دایہ باؤں کی پیشہ کو بائیں پاؤں کی پیشہ پر رکھہ کی دست
دو زانو ہو کی پہلی اور کس سے دست کو نور کر کہی ہن اور عورت ایسی تلو کو زانو زمین پر رکھہ
اور گہٹنو تلو اوٹھا کی جہاں سی ملا کی سے کس سے قصد سست بہن ہی اگر زانو زمین سے
نہ اوٹھائی اور سست مٹنا ہی ملا کی دوزانو ہی پٹہ ہی مٹنا تلو نہیں ہی اور جب
پیشہ ہو تو مٹنا تلو اسی طرح کا ٹونک اونک اوٹھا کی مٹنا کر کہی بعد کے پہن کی ہی
حال میں کہی اٹھ کر زانو اٹھ کر زانو کے رخ خش چاہتا ہو مٹنا ہی پروردگار
اور توبہ کرتا ہو اوس کے درگاہ میں پہر اوسی طور سی نکیر کی اور بعد تکیر کے دوسرے پرورد
ہی سجالاتی اور ہر سجدہ میں جسے کہ سجدہ کو تمام کری تو خلاصت تمام کی دلی آخر ذکر کی
ہی گو جہنم سی پڑھی جیسار کو جہنم میں ہوا ہر سر کو سجدہ مٹنی اوٹھا کی مٹنا تلو سجدہ

[illegible]

پڑھنے کی پھر اسی طور سی چھوٹی لکھنا و قریب اَقْرَبُ و کَرِیْبُ کا کہنا ہوا اسی طرح
 اور پڑھی اور پھر انہیں قرآن میں لکھا ہوئی قصہ و اسبب خواہ ایک بار سورہ مدثر اور اسبب
 اربعہ پڑھی اور تین بار تسبیحات اربعہ کا پڑھنا احوط اور افضل ہی اور ہر نماز کی تسبیح اور
 چوتھی رکعت میں مثل پہلی اور دوسری رکعت کی دوسری پڑھا جائے نہیں ہی پڑھی گئی
 ہر نماز کی تسبیح اور چوتھی رکعت کا ہی اور تسبیحات اربعہ پڑھی **سُبْحَانَ اللَّهِ وَاعْلَازِلَهُ**
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور جب تسبیح رکعت یا چوتھی رکعت کی قیام میں
 سورہ حمد خواہ تسبیحات اربعہ کی پڑھنی ہی و صحت ہو تو رکوع کی جاہکی و پہلی پھر پہلی رکعت
 یا کسی طور سی بگیر کہہ کر رکوع میں چلا اور اوپر پڑھنے سے رابطہ و اسبب اور سنو نہ ہی کہیں اور
 ذکر رکوع بجا لائی اور بعد ادا کر کے رکوع کی اور نہیں شرطوں سی پھر تسبیح رکعت کی دو تہی
 سجدہ بجا لائی اور جب سجدوں سی فرصت ہو اور نماز تہہ کی ہو تو پڑھ کر رکعت کی تسبیح
 جس طرحی تشہد میں بیان ہو سیکاہی پڑھ کر دوسری رکعت کی طریق سی پھر تسبیح رکعت کی
 بعد بھی تشہد پڑھی اور سلام کہہ کر فراغت نمازی کر لی اور اگر غشا یا ظہر یا عصر کی چار رکعت
 نماز پڑھنا ہو تو پھر تسبیح رکعت کی دونوں سجدہ تک بعد تشہد اور سلام کہہ کر پڑھی
 وہی ذکر اوٹھنی کا کہنا ہوا پہلی رکعت کی اوٹھنی کی طرف ہی و پھر اوٹھنی شرطوں سی
 اگر پڑھ کر خواہ سورہ حمد ایک بار خواہ تسبیحات اربعہ ایک بار بیت و جو سی تسبیح رکعت کے
 طور سی پڑھی اور تین بار تسبیحات اربعہ پڑھی قصہ قرآن سی پڑھی اور جب حمد یا تسبیح
 اربعہ کی پڑھنی ہی فرصت ہو تو پھر اوٹھنی شرطوں سی رکوع اور ذکر رکوع چوتھی رکعت کا ہی
 بجا لائی اور جب فرصت رکوع سی ہو تو پھر چوتھی رکعت کی بھی دونوں سجدہ سی و نہیں سبب
 شرائط و جو ہو اور سورہ سی بجا لائی بعد ادا کر کے دونوں سجدہ کی پھر تشہد کی تسبیح کی
 طور سی پڑھی اور تشہد پہلی تہہ کی پھر سلام پڑھی اور ہر نماز کی رکعتوں کی تمام پڑھنی بعد پہلی سجدہ
 پڑھنا واجب ہی پھر سلام پڑھنا واجب ہی اور سلام تین بین **سُبْحَانَ اللَّهِ وَاعْلَازِلَهُ**
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہی اسی قصہ قرآن سی پڑھی اور پھر سلام ہر نماز کی
 تمام ہو سکی تشہد میں داخل تشہد سی اور سجدوں ہی **وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاعْلَازِلَهُ** **وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہی اور پھر **سُبْحَانَ اللَّهِ وَاعْلَازِلَهُ** **وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** ہی اور ان دونوں
 جسی یہاں نمازی یا ہر دو تکبیرت سی پڑھی تو نماز سی ناہر ہو جائے ہی مگر احوط یہہ ہی سبب

[illegible]

سورہ شروع کردی تو نصف یک پڑھا پھر نوادسی چہڑکی پھر قل هو اللہ اعظم پڑھی اور ان کے
 نصف سی پڑھ چکا پھر اور نادانی کو بخود ہی اور ادسی سورہ پڑھی کہ کتب کو نام کرے اور ہی کو
 سورہ قل نا اکتفیکم الاکفار و قل کو کئی چہڑکی دوسرا اور سورہ بہر ہی فصل و تیسرے
 تعقیبہ کار اور بعد سکرا اور بعد ہر کار کی حضرت رسول خدا اور حضرت امام حسین علیہما السلام
 والسلام کی راجع اور دوسرا نام کی سامان البیست طاب من می روایت ہے تعقیب
 پڑھنا بعد ہر کار کی سب سے حصہ و ضائع نہ کیجے کی امانت کی اندر ہوئی تاکہ کسان کی طرف
 کو اسطی بہت بہتر ہی سافر ہی اور بخار نہ کر لی سی ماوصفان کی کہ حدیب میں آیا ہی کہ
 نو حصہ رون کی بخار نہ میں ہیں اور ایک حصہ خیر بخار نہ کی ہوا میں ہی اور تعقیبہ ہر
 بعد ہر کار کی ناکہ کی مانس پڑھی سی پیر ہی اور بعد نماز واجبہ کی دوسری طار کی قیام
 مشغول تعقیبہ ہی تو وہ جہاں جہاں جہاں اور سر اور ہی خدا کہ کہ اچھی جہاں کی جہاں نوادسی
 اور روایت ہے کہ حق تعالیٰ دیتا ہی کہ اسی ضرر مد آدم باد کر چھی بعد صبح کی ایک ساعت اور
 بعد عصر کی ایک ساعت مانس سر ہر گیس آسان کیوں اور جو بعد نماز صبح کی حاکمانہ پیر شہر کے
 طلوع آفتاب تک تعقیبہ پڑھی تو خدا تعالیٰ اوس کی آتش و درجہ سی پیر ہی اور گناہ گری
 ہوئی اوس کے سبب عفو فرمائی اور جیسی او سنی بزارت حضرت پیغمبر خدا کی اور تعقیبہ من
 منہ قلم کی طرف رکھی اور بات لکری کہ حق امر و منی نار میں ضرر ہوتا ہی اور منس سی کار کی
 تعقیبہ میں بھی ضرر ہوتا ہی مان اگر کوئی ضرر نہ ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ اور جب تک باوجود
 داخل تعقیبہ لکھا جاتا ہی اور سب سے دعاؤں اور کردنی بیع جنات طالعہ پیر صلوات
 علیہا کی بہر ہی حد سنچ بن آتا ہی کہ بیع جنات طالعہ صلوات اللہ علیہا کی پڑھی تو رانو
 بدلتی ہی کہ گناہ گری ہوئی اوس کے سبب منی مان اور دوسرے حدیب میں ہی کہ کوئی
 عبادت بعد نماز واجبہ بہتر ہی بیع جنات طالعہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی خدا کی درگاہ
 نہیں ہی اور اگر کوئی چیز اور بہتر حیات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کی مروت ہو تو اوس
 سات عالمہ علیہا السلام کو دیتی اور جو کہ ہمسہ اسکا پڑھنی کی عبادت رکھی تو وہ بھی نہیں ہوتا
 اور حدیب میں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع جنات طالعہ صلوات اللہ علیہا کی بعد ہر کار
 چہڑکی پڑھ کر رکعت نہایت ہی بہتر ہی اور بیع جنات طالعہ صلوات اللہ علیہا کی بعد ہر کار
 بیع جنات طالعہ صلوات اللہ علیہا کی بہتر ہی اور بیع جنات طالعہ صلوات اللہ علیہا کی بعد ہر کار

خروج الاسلام علیک در حجتہ اندر و سرکاتہ پر گری اور ان دونوں سلاموں کی واجب اور سنت
 میں اختلاف بہت مگر رک نگرہ اور ان سلاموں کو اسی ترتیب سے کہی اور پہلی سلام میں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سلام کا قصد کری اور الاسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 کی معنی بھی ہیں کہ سلام سرا اور رحمت خدا کی ہے بہر اسی تنفیہ دعا کی اور دوسری
 سلام میں اپنی اور اور سب بیوں اور امانوں کی اور سلام کر نیکا قصد کری اور السلام
 علیکم اوعلیٰ علیکم اللہ الصلوات کی معنی بھی ہیں کہ سلام خدا اور رحمت خدا ہے
 ہماری اور اس کے سناستہ مندوں پر اور بندہ سناستہ اور کے سناستہ اور نماز میں
 بعد اونی اور جو سناستہ ہوں مثل عالموں کی کہ وہ بھی سناستہ بندوں میں اور کسی داخل ہیں
 ٹیکسری سلام میں سب فرسوں اور سب مومنوں اور عورتوں و مومنہ کی سلام کا قصد
 کری اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی معنی بھی ہیں کہ سلام اور رحمت
 اور برکت اللہ کی ہو اور پر لہجہ ایسی مومنہ اور اور پرتھاری ایسی جو راسہ مومنہ اور سلام
 تک ہر فعل بار کو صلہ بخ و خالائی اور کوئی لفظ کم اور زیادہ اپنی طرف سے ہوتی پائی اور
 نسبت نمازی سلام تک حکم نماز میں ہی اور کوئی امر منافی نماز کا مکہ ہی اور جس نماز کی
 یہ کہی دوسری نماز کا او سہل نماز کی سلام تک خیال رکھی کہ کچھ نماز ظہر کی ہی یا عصر کی یا
 مغرب کی یا عشا کی یا صبح کی اور اگر ماہن نماز کی حسب رسوخ کی امام مبارک کے چھصلی بعد
 علمہ واکہ کوئی تو دودھ اگر تہی تو بہتر ہی اور کوئی اگر نماز کو ماہن مانگی سلام کہی تو
 اگر وہ السلام علیک کہی تو بہ بھی السلام علیک کہی اور اگر وہ السلام علیک کہی
 کہی تو کچھ ہی السلام علیک کہی یعنی جس صفحہ سے سلام کری بھیہ ہی اوسے صفحہ کو جوا
 میں کہی کوئی اور صفحہ نہ بدلی اور جس سور کی ملا وہ صفحہ نہ بدلی کہ پہلی رکعت مالدوسر
 رکعت میں کری اوسکا و لہیں پہلی سے خیال کر لی اوسو پہلی کہ اگر کوئی بسم اللہ شروع کری
 سورہ قیل ہو اذان کی پڑھی کی سہی اور بسم اللہ کی بعد اذان اذان مفرح کری تو بہ
 جائز نہیں ہی ہاں اگر کسی سور کی بسم اللہ ہی اور وہ اس کے کوئی سورہ شروع کری
 تو بہر چین ہی کو نماز و مستحبی را اگر پہلی رکعت میں بعد حمد کی تا اذان لگانا کی مدلی سورہ
 ظل و اللہ عبادہ ہی شروع کر دی تو اگر لفظ لہجہ ہی سہی یا کسی تو بہ اسے شروع کرے
 رہا کہ کون سے سورہ اور اگر دوسری رکعت میں سورہ قیل ہو اذان کہی کوئی دوسرا

لا اله الا الله ہی اور جاہلی کہ اس گنہی کی اور نہ پڑھی اور اگر سہی را وہ ہو گا تو
 منہا ائمہ ہیں ہی اگرچہ بہتر ہے کہ پڑھی اور جاہلی کہ اس تسبیح کی سہی بہتر ہے استوار کا
 بھی اسکی خیال رکھی کہ اس کے تو اس میں ہو اور قرآن میں تو اذکرہ والہ کہ اگرچہ
 آیا ہی اور تصنیف کے ہیں کہ ذکر ائمہ کا ہے کہ وہ تم تفسیر و تفسیر اور جو تفسیر طابہ ہو مابھی
 وہ کہ گنہی اور تسبیح حاتمہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہی ہی اور سونی وصف بھی اگر اس تسبیح کو پڑھی
 تو نہایت بھروسہ خدا میں رہنا ہی اور خاک پاک امام حسن علیہ السلام کا تسبیح یعنی گنہی انک
 روا ہے ہی تو چنانچہ دانی کا اور ایک دانت ہی چھینش دانی کا مومن کو ایسی پاس کہنا
 سہی اور تو اس بھی ہو ہی اگر تسبیح خدا اور سر شہی نو ایک ذکر کا شروع کر کے برابر تو
 ہوتا ہی اور اگر پڑھی تو جسے کہ تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام کی تسبیح پڑھی کی بھی مابھی
 رہتی ہے نہ اس کا کہ میں رہتی ہی جو تسبیح خدا کی ہی اور تو اس تسبیح کی مابھی
 کیونکہ دانتیکہ ہو مابھی اور اگر سہی بھی ہو ہی تسبیح کو حرکت دی تو مابھی میں اسکی
 تسبیح کا ادب لکھا مابھی اور اگر حرکت دی تسبیح خدا کی تو نہ اس ایک حرکت کا چاہی
 تسبیح کی برابر ہو مابھی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جسکے پاس خاک
 قبا امام حسن علیہ السلام کی تسبیح رہی تو حق تعالیٰ اسکے مابھی میں چار سو ہجلی لکھا ہی اور
 چار سو گناہ اور سین سہی مٹا دیا ہی اور چار سو حاجتیں اسکے مٹا دیا ہی اور چار سو درمی
 اسکی ملک کر مابھی اور ایک دانت ہی کہ تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام تسبیح اور
 پڑھی تو نہ دانی کی بہرہ میں برابر سکی لکھی حاتی ہی اور ہر گناہ مٹا دی حاتی ہیں اور ہر
 درجہ اسکی بلکہ حاتی ہیں اور ہر آدمی کی شفاعت کا اصرار ہو مابھی اور روا ہے کہ
 تسبیح ہمارے دور یا مابھی کا اور آگاہی اور مسواک اور تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام
 ضرور پاس کہیں اور تسبیح کہ دور تسبیح کا آئی رہے گا ہوا اور کھٹے تسبیح نہ مابھی حاتمہ
 علیہا صلوٰۃ و السلام ہی شروع ہوا ہی اسلام میں جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 چنانچہ سیدہ فی انکی خاک کی تسبیح بنائی اور وہ حضرت بعد ہر نماز کی اسکی تسبیح پڑھی خدا
 پڑھ ہی نہیں اور اگر تسبیح کی دانی تسبیح حاتمہ علیہا صلوٰۃ و السلام ہم حد ہوں تو
 بہرہ ہی اور اگر مابھی تسبیح امام حسن علیہ السلام خالی بھی ہی نہ اس کے میں ہی ہونی ہی
 مابھی خدا کی محنت خدا ہی نہیں ہوتا ہی اور اگرچہ حاتمہ صلوٰۃ و السلام میں رہے

[illegible]

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کسکے وہاں ہی رہے۔ یہ ہیں رہتی ہی اور قبول کرو شکاس دعا اسکے کہ یہ بڑا کلمہ ہے۔
 مہر کی دعا اسکے دہرہ ہو۔ تاک کہ مطلقہ وہ روکاری میری گہر میں داخل رہو اور جب اس کے
 کار میں رہی ہیں اور شہد کہ ماہوں بنی اسرائیل میں کسی کی میں برس میں دعا کی اور قبول ہو
 آخر کو دعا کی اور: عا میں عرض کی کہ خدا ماہوں چھپی دور ہوں کہ میری اور نہ نہیں چھپی ہی
 یا نہ دیکھ ہی چھپی اور قبول ہیں کہ ماہی خدا تعالیٰ کسی کو پیچ کی ارشاد کیا کہ تو رانہ فحاش
 اور دلدارہ نہ کرے اور سب حاسد سی دعا کر ماہی ارشاد ہے کہ میری دعا قبول ہیں چھپی
 اسی کلمہ سے روایت ہی کہ یہ ہنگامی اور بنکی سی اس قدر دعا کا کافی ہے۔ تاک کہ کہانی ہیں اور
 جب ہر نماز واجب سی فرصت دو سو سندہ شکر یا کھنسی سے نہ ہو کہ وہ ہیں تاک کہ چھپی
 لی کو میں ہی کہ اسی طاہت دعا کی اور عقیدہ کہ سندہ شکر سی مام کی دعا ہے کہ
 بعد ہر نماز کی فرصت سے صراحت خدا کا ہی اور دعا کا کہ یہ ہے یا بعد ہی در سجدہ دعا ہی
 در سال اسکے اور در شتو کی پردہ باقی نہیں رہتا ہی خدا کی اور حق تعالیٰ فرشتہ سی
 کہانی کہ دیکھو ہم میری سند کہ کہ جو اب میری چالا ما اس سے کہ نہا ہی ہیں تاک کہ شکر کا کافی
 توفیق اسی عطا کی میں جہاں اسکے کیا ہی ملائکہ عرض کر لی ہیں کہ خدا یا یہی رحمت ہو اسیر
 بہر فرمائا ہی اور کہانی عرض کر لی ہیں بہشت پھر فرمائا ہی اور کہ اسو ص کت بن فرشتی کہ عطا
 اسکے سے برائے ہی طرحی خداوند رحیم و ستوسی اس دعا فرمائا ہی اور فرشتی جواب میں
 اسی طرحی شہادت ہی حاتی ہیں کھانک کہ کوئی چرمافی رہی میں پھر خدا سوال کر تا ہی اور قبول
 فرشتی عرض کر لی ہیں کہ خداوند اب ہمارے دشت میں تو کچھ باقی نہیں ہی بس خداوند رحیم
 فرمائا کہ میں ہم شکر اسکا کروں گا جسے ہم شکر کر ماہی اور اپنی فعلی تو چھپ کے طوط کہ چھپی
 اول حال ایسا ہی کہ چھپی اور وہ ابست ہی کہ حساب دینی علی بسا و آلہ و علیہ السلام کو وحی ہو
 خداوند رحیم کی جاسوسی اور فرمائا کہ امی دوسی جاسا ہی تو کہ کس جہر سی چھپی میں کلام
 فرمائا ہو اور چھپی ایسی ہی کلام سی سرور ان کہانی حضرت موسیٰ کی عرض کی کہ خدا و انجی
 بعد اسر بن طوطا یہاں دعا فرمائا کہ نام اسی دعا کو دیکھا اور امتحان کیا مٹی کسی کو چھپی
 حرف میں دعا دعا امانی طرحی کہ دعا چھپی چھپی ہی تو دعا ہی میں کی دونوں حساب کو دعا
 دوسی سی دعا چھپی اور سجدہ شکر چھپی دونوں دعا کو آگے سی بلایا کی جہاں کو میں ہی دعا اور
 وہ دونوں دعا ہو تاک کہ بیوقوف سمجھ نہ میں یہ کہ کسی سعید اور سب کو زس سی ملا کی باقی کو تپ

بیاورے جسے کہنا ہے کہ خدا اور کشتن میں کون کی بات ہے کہ میں نے یہی اور عا کر ہی باوجود خدا کے فرمایا ہے
 میں نے راہ کر سنبھال اور تحصیل کی پوری وہی کوئی بی راہ میں اور کشتن کر تو پھر ہی صاحب راہ
 کر و کشتن و سب سے وہی کہ خداوند رحیم مال اور سی ہی اور وہ بہرہ اور مال ملک ہے پر خرچ کر دانی
 اور وہ جا کر ہی جو حق تعالیٰ فرمائی کہ یعنی رد رہی پوری بھی ہی اور تو ہی اور سی مصالح کہ اب دعا
 میری مستجاب نہیں ہے تیرے وہی کہ وہ اپنی لوٹتی غلام ماحور و ماحسبہ پر اپنی پھر کر ہی
 حق تعالیٰ فرمانا ہی راہ آسان یعنی دیکھا ہی ہی جو رو کو طلاق دی لوٹتی غلام کو اپنی بیخ
 ڈال اور عیسائی کی محلہ سی او ٹھہ جائے ہی وہ شخص ہی کہ جو لی کو او کو یک خفہ کسک کر قرض دی اور
 وہ ایک کار کرجا ہی اور یہ دعا کر ہی تو حق تعالیٰ فرمانا ہی پھر یا پھر ہی تھا کہ اپنی فرض کو کو او
 رو در دلا ہر غلام ہر دن تو مال نیز مصالح ہونا اب دعا یہی بول نہو گی یا پھر تو وہ شخص کہ
 کرتی ہو دیوار کی بھی سی جلد نہ سکل جا یا کسی تھکے سی جتنا تاکہ ہی اور دعا کر ہی حق تعالیٰ
 فرمانا ہی کہ آگاہ کر دیا تھا یعنی کہ وہ ہر تھکے سی پر ہر کر ہلاک نہو اور لوئی آس اپنی سنس کا
 من ڈالا اب تیرے دعا قبول نہیں ہے چاہی وہ شخص کہ دعا کسی امر محال کی نہی کر ہی
 مثلاً اسکے کہ کسی کہ او سٹ سوی کی تاکہ سی سکل مائی یا آسمان انہیں سما کا تو امر محال کے
 لئی دعا درل نہیں ہوتی ہی کسی کی کسی ائمہ ہادی سی عرص کی کہ یابن رسول اللہ عبد اعلیٰ
 فرمانا ہی کہ دعا کر دے کہ میں قبول کروں اور میں دعا کر ماہون اور قبول بہن ہوتی ہی حضرت
 فرمانا کہ دل مبارک ہی جس چیر سی مرد وہن دعویٰ خدا سے کا کرتی ہو اور اطاعت اور اس کے
 نہیں کرتی ہو اور دعویٰ محبت رسول کا کرتی ہو اور انکی اولاد سی عداوت کرتی ہو اور فرما
 یہ لی ہو اور اس کے حکموں پہ عمل نہیں کرتی ہو اور دعویٰ عداوت سے بھٹان کا کرتی ہو اور
 یہ وہی اور کے کہ ہو اور دعویٰ شہادت کا کرتی ہو اور اس کے حاصل ہو سکی ہی کو
 پہن کر ہی ہر اور دعویٰ خوف و ہرج کا کرتی ہو اور آہ ہی اپنی نہیں اور میں ڈالتی ہو اور
 اور دلی عیسے یکہ ہی ہو اور اپنی جید ہنسی ہی لکھ بہد کر لینی ہو اور دعویٰ نفرت و سہا کا کرتی ہو
 او یا کہ اپنا اور ستر پہن کیج ہی ہو اور افرار موت کا کرتی ہو اور سامان اس سے کا نہیں ہو
 اور وہ دو کو دین کر لی ہو اور خود حضرت نہیں کرتی ہو ان سے ہنسی دعا مبارک ہی قبول نہیں ہو
 ہی اور یہ ستر روایت ہی کہ اپنی کسی کو جلال کر دے کہ دعا قہار ہی قبول ہو کہ اگر کوئی ایک لفظ حرام کا
 کہانی جو حال بہر نہ نکال دے کہ دعا قبول ہو حق تعالیٰ فرمانا ہی کہ سوامی ائمہ حرام کہانی و ایک اور

[illegible]

مار کو نام پڑی اور سست ہی کہ ہمارے کی قصر کی جو جس پر تھیں مارے ہیں اور بعد میں مارے
 مسافر پڑی اور چھینا و کٹہہ اور درمیان مشہور اور مسجد جامع کو دیکھ کر مارے کے ملا علی
 میں بھی تو وہ عمارتیں جو وہ دیکھ کر شہر میں زیادہ حصہ معام کو دیکھ کر مارے کے کاتھوچی مارے
 نماز کو قصہ شہر بھی جی چاہی کامل شہر کی قصر تکراری اسے ملا ہے ہوا کہ درہم مبارک کا نام ہے
 علیہ السلام کی گرد کی بکھر رہی ہے کو حائر کہنی ہیں اور حائر ہو سٹی کہنی ہیں اور حائر ہو سٹی کہنی ہیں
 ملحقہ عدو سہی درمکان کی پانی حضرت کی قبر شریف کی بہا دہی کو لانا اٹھا کر نہ لانا
 فی حضرت کی قبر مطہر کی برکت کی سبب پانی کو قبر تک جانے نہ پا اور مانی اٹھا کر نہ لانا
 طرح حیدر ان ہو کر کہہ مارے جو ہاسی مانی حیران ہو کر کا اوسف روزیہ کر ملائی معلی کو حائر
 لہجہ ہیں اور کسر الشرف مثل بالیج اور حاصد اور حوسہ کی سبب دیکھ کر روزیہ ہیں اپنی تر
 وہ مارے کو قصر تکراری اور درہم صمان المبارک کی نگاہی اور کنارہ کی نوکری ہیں بھی اگر وہ
 اونکی اونکی کسی محل حرام کی بھی ہے میں نماز کو قصر تکراری اور روزیہ بھی نگاہی اور نوکری ہیں
 ملا علی کی میں ہیں اونکی اعانت ہو حرام ہی اور سبب پیشہ کی نوکری ہیں اپنی تر
 نگاہی کی اگر کسی سیما ہی ہو کر کسی کافر یا کسی مسلمان کا گھر میں ایسی آئی یا اور کسی کام کو کسی گھر
 جائی دوسرے میں نماز کو قصر تکراری اور روزیہ بھی کہانی کہ اپنی نگاہ اور زبان کی پالی بنا
 سفر سفر میں ہی گو نوکری حرام ہی اور اگر کوئی گرامی وغیرہ پر جانا مارے کو قصر تکراری
 اور روزیہ بھی نگاہی اور اگر کوئی کسی کے نوکریں مدد فعل حرام پر اوسے آیا ہو وہ اپنے
 نوکری کا کچھ مصالحت نہیں ہی اور جو کوئی کسی کے نوکریں فی فعل حرام کی حالانکہ وہ پہلی مرتبہ
 نوکری نماز کو قصر اور روزیہ کا اظہار تکراری اور اگر کوئی کسی کے نوکریں فی فعل حرام کی حالانکہ وہ پہلی مرتبہ
 واسطہ راکر والی کا ہو کی سفر تکراری یا حرام اور سنہ کی چیر و کلی سودا کی پہلی سفر کی
 نہ طرح سفر حرام ہیں امن نماز کا قصر اور افطار روزیہ کا ہائز نہایت اور سفر اور
 رمارت صناع حالیات ائمہ ہذا اور سفر اپنی گھر کی طاقی آنکا اسی اہل مسافر بھی
 وسطی اور سفر علم و کسب تحصیل گویا وسطی اور سفر اشتیاء حلال کی سحار نہ ہو چلی ہو نہ ہو
 سفر نواح ہی ہیں ان سفر وہیں نماز کو قصر تکراری اور روزیہ ہر معام کی شود ہی کہانی اور روزیہ
 سفر و نواح میں قصر نماز اور افطار کر مارے وہ مارے مصالحت مسافر پر نہ ہو ہیں اسباب ہاں
 لونی امسی سفر و نواح حلال ہیں روزیہ مارے رمضان کی نہ کہی اور نماز چار رکعتیہ مارے اور قصر

اور اوں حرام زادوں کی طہار باطل اور یزید بلکہ طہار باطل کے بارے میں اس کی نام حسانی ہے اور
 مار فوول ہو۔ بعد از قتل تہا کے لئے لاچار ہو کی بہت سہولت اور تہا کی طہار کے لئے اور
 اس میں مافی مادہ کو اسی طرح واپس کھڑا کر کے مار کو خوف کی طرح حاکم سے دیا جائے اور
 مگر وہ اصحاب کے کیا سمجھا۔ کسی کہ حضرت کی حفاظت کو مطلق چاہیے۔ حضرت مار شہابی کی تقریب سے
 جو وہ نہ شہر کیا مگر اس کی طرف کو نہ تھی جس سے حضرت شہید اور ملام شہر کی مار میں طہار ہو
 ہو وہ اصحاب شہادہ بھی اسی جموں کی کٹر شہسی گریزی اور سہید ہو اور حضرت بھی تار قصر
 و ہند ہند ہوئی تو اوں اصحاب اوسے ایک اصحاب کو بنی لاشوں کی بیچ مار چھری پڑی تھی
 حملہ ہوں فی لشکر عدو میں غامکہ قتل کے میں کاسا اور نہوں کی کہا کہ کس کام کی اوسے
 جو بعد چھری کے ہو میں اوں کی پاؤں کی ایک ویر میں چھری بھی اوسے نکال کی اسی میں چھری کا
 یہ کہ کہی کہ میں چھری کا تو کسی صورت سے بھی اسی نہ تو اوسے بہت اس کے رہا کہ چھری کا
 قتل اس کے کہوں بڑی چھری کا کہ چھری کی بیچ اور چھری اور چھری کا کہوں مارا کی اس سے
 دہائی کی کسی حاملے ہو آدمی شہرت میں یا اذیت میں شہرت میں تو مسلمان بننے کے طور پر
 اوس میں اپنی پینسر برحق کی تو اسی کی مار پڑی کی طرف نظر کر کے مار کو حنی الاسکان کہوں
 قضا مگر اگر زیاد ہو تو بیٹی بیٹی قتل ہو و بیٹی میں قیام بیٹی کو تصور کری اور اوس میں
 قوت سورہ حد وغیرہ کی کری اور کو کچھ کہوں یہ ہا بعد کہی کچھ کہی کی اور اسی اور قوت
 بعد کی طرح حسی مار کر اور اگر مٹھا نہ تھی تو دہائی یا مار کر گروٹ سی لپٹی لپٹی قتل ہو کر
 ہو کر لپٹی لپٹی ہو کر مار کر اور کو کچھ اور چھری اشارہ ہی بحال لپٹی ہو کر
 صحت اور بیماری کسی حاملے نماز کا کر کہ ما عا بن نہیں ہی بہا شک کہ اگر دوتا ہو تو بھی
 اس میں بی نماز نہ لی جو تہا رہی صورت کی جو کارہ شہابی تو اوسے تار کے انصاف کہہ
 سکری ہیں اگر کسی میں وجہ یا وجہ یا کسی چھری یا بی بیوس ہو جائے یا اور وجہ کی
 وقت کی کہ بی مار یا کچھ دھونکی مار قضا ہو جائے تو اوں مار و مکیا یا در کہی کہ قضا نماز کا
 بھی ترتیب سے پڑھنا و آخرت میں اگر ترتیب قضا مار و مکیا معلوم ہو تو راجح ہے کہ جب
 بڑی اور ہنس از مکی ترتیب سے پڑھی اور وقت زیاد ہو تو پہلی مار قضا نماز کے نماز
 اور پڑھی اور قضا میں بھی نماز قضا کو قصر کی طرح حسی اور نماز قصر کو قصر کی طرح حسی پڑھا اور نماز
 قضا کو کئی وقت نہیں ہی صورت چاہی پڑھی لیکن ترتیب سے پڑھی اور اگر نماز پڑھی

ایک دفعہ پڑھی کہ کسی طرح سے یہیں سفر میں کئی کام پڑی ہو رہے ہوں اور نماز و سبکی باطل ہے
 رہے تھی، دوسری سفر میں کہانی تو کہیں بھیجی کی بعد اگر صحت ہو تو جلد اس سفر سے واپس
 جانا کی نیت تھی کہ کہیں کی کہیں سفر کی کہانی پڑی ہو روز کی عرض مقرر دوسری کہنا و اجنب
 و رہبر یہ بھی کہ تھوڑے روز میں المبارکہ کابلی ضرورت کی کوئی سفر ملاح بھی کر لی اور
 یہ بھی معلوم ہو کہ سنی روزی نہ سفر میں کہنا کر دھوئیں اور رد کابلی بھونک کی حرام ہیں
 دریا چلی کہ مار و احمد جو مسہ پنجگانہ کو سفر اور حضر اور عشرت اور عشرت میں کوئی قصا کر لی
 سیرت کی کہانی تو حضرت سلمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عیسائیوں نے کہا تھا اور سب حق اور پری
 و رو اور آدمی اور سامویر چند پرند حکم خدا و مد عالم سی و کئی فرماں بردار تھی مگر کہی اور کئی
 سی حال بنی مضاہیں ہوئی اور عشرت اور ادیت اور ہم اور خوف جو ہماوی بیہرہ حق
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور فرزند امام حسین علیہ السلام کو دھت کر ملائی معلیٰ میں
 اور انکا ویسا ہی کیو سطلی آدم علیہ السلام کو وقت سی قیامت تک ہوا ہی اور یہوگا کہ
 روز عاشور کو سو الاکہ سو اور پیاد و بلی برعی میں تین روز کی ہو کئی سیاسی صحابہ
 پہنچی ہی بچوں اور سب عیروں کی گہری ہوئی اور ہنسی ہوئی تھی اور بہت عویر
 اور یہ حق شہید ہو چکے تھی اور حضرت کی نظر کی سامی کوئی تلوار سی کوئی سر کو ساسی را
 ٹا ہوا تھا اور کل پانچ سات اصحاب باقی تھے وہ بھی اکبر و جمی تھی اور یہ حضرت تھی غرور تھی
 اس ہو کہہ اور ساس اور اس ہر کے گرمی ہیں اور اس محب اور سبقت ہیں کہ ہر ایک اپنی
 رفیق اور عزیز کو میدان کارزار میں پہنچا سیکو جانا اور ہر ایک کی لاس کو اپنی تو تھیں
 قصہ خدا سی لاتا اور کہی جیمہ حرم میں غلغلہ اور فوجہ حرم اور رومابھی ہی بچو کا ہو
 اور یہ سب کے سب سیکے او کی تسلی کی وسطی خیمہ میں جانا باہر ہمار کا لساہرہ ہی
 اور اپنی احسن کہ او سوقت میں بھی حسرت کا وقت آنا تو پہلی ان ملعونوں کی مہلت مار
 پڑی کیو سطلی مانگی مگر اوں سنگاروں کی مہلت مدی اور جواب میں کہا کہ اسی حب میں
 فاطمہ تو امام زمان پرید پید اور او کے سعت اور اطاعت و محبت ہی تھی نماز کب قبول
 در گاہ الہی ہی اور اب فاطمہ کی حضرت کو اوں ملعونوں کی اوسو و کہی کی بیہ و بہرہ ہی کہ سو ہیں
 حب سیکو را کہی ہیں تو اوسکو او کے مانگی انیس سی ہکار لی ہیں میں بھی حضرت کی رحمت کی ہو
 اوں ملعونوں کی شکلی نہیں شہکان اللہ بیہرہ حسکا کل ہو ہیں اوسکے نواسی کی تو ہمار قبول ہو

باد آئی کہ کوئی غار میں پہلی قضا ہو گئی ہے تو اگر وصیت سب کی برائی کا لکڑ لکھا ہو تو یہ سب کو
 بدل دے مثل اسکی کہ نماز ظہر کی پڑھنا ہو اور یا وہ آئی کہ صبح کی نماز تھانہ ہو تو اگر میرے
 رکعت کی رکعت میں بجا چکا ہو تو قصد کری کہ پھر نماز صبح کی بھی گذر دے سہری رکعت میں
 اور سلام وہ دن بڑھ کی مار کہ تمام کری تو وہ صبح کی قضا میں داخل چکی بعد اسکی ظہر کے
 پڑھی اور اگر کوئی دن تیسری رکعت کی جا چکا ہو تو اوسے نماز ظہر کو تمام کری بعد اسکی صبح
 پڑھی تو پھر پھر پھر ہی کہ بعد صبح کی پڑھنی کی پھر احتیاطاً ظہر کی پڑھنی اور اگر نماز کی ترتیب
 نہ یاد ہو تو بھی احوال یہ ہے کہ سب اہل نماز پڑھنی اور نین بھی رعایت ترتیب کی کوئی تسلا نظر تو
 حصہ کی قوت ہوئی ہے اور بجائی کہ کوئی ایسی سی پہلی قضا ہوئی ہے تو تین نمازیں یعنی ظہر
 اور عصر اور پھر ظہر اور عصر اور ظہر اور عصر پڑھنی اور اگر انکی ساتھ مغرب کی بھی قضا ہو گئی ہو
 اور ترتیب معلوم نہ ہو تو ان تینوں کو پڑھنی بعد اسکے پھر مغرب کی پڑھنی اور پھر اون تینوں کو پڑھنی
 اور اگر انکی ساتھ عصر بھی قضا ہو گئی ہو تو یہ سات نمازیں پڑھنی اور پھر عصر پڑھنی اور پھر
 بھی سات نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ صبح کی بھی پڑھنا ہو گئی ہو تو یہ سب سات نمازیں
 پڑھنی اور صبح کی پھر پڑھنی بعد اسکے پھر وہی نذرہ نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ
 چاروں نمازیں ترتیب سے پڑھنی اور بعد اسکے اگر نماز صبح کی پڑھنی تو بھی کافی ہے
 عند اور شکل میں ترتیب کار نہیں ہے اور یہ ہے کہ اگر نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 نمازین چھپسی قضا ہوئی ہیں اور ترتیباً دو نمازیں دو نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ
 اور اگر ترتیب عام ہو تو اوسے ترتیب سے پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 صبح کی پڑھنی جب ظہر کی قضا کو پڑھنی اور پھر عصر پڑھنی اور پھر عصر پڑھنی اور پھر
 حال نہ کہی اور اگر کوئی حذر ہو یا وقت نہ ہو تو پہلی نماز اور اگر بہت نمازیں
 قضا ہوئی ہوں اور انہیں پڑھنی تو پہلی ترتیب سے پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 کل کی اور پھر سبکی نماز قضا ہوئی ہے اور چار نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 ایک دو یا ایک وقت کی نماز قضا ہو گئی ہو تو پہلی ترتیب سے پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 اوسکے کل اور پھر سبکی نماز قضا ہو گئی ہے اور چار نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 عصر کی اور پھر سبکی نماز قضا ہو گئی ہے اور چار نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی
 عصر کی پڑھنی اور اگر ایک دو نمازیں پڑھنی اور اگر انکی ساتھ نماز صبح کی پڑھنی ہو تو پہلی

یاد دانی کہ کوئی شکار چھوٹی پہلی قضا ہو گئی ہی تو اگر وقت نیت کی بدای کا لگدہ لگیا ہو تو نہایت
 بدل دی ہو چکی ہو اس کی نماز لکھ کر پڑھنا ہو اور یاد آئی کہ صبح کی نماز قضا ہوئی ہی تو اگر تیسرے
 رکعت کی رکوع میں بجا چکا ہو تو دوسرا رکوع کی پہلی رکعت کی پہلی رکوع دو سو سو رکعت میں
 اور سلام دونوں پر یہ کی نماز کو تمام کر دی تو وہ صبح کی قضا میں داخل ہوئی بعد اس کی پہلی رکعت
 پڑھی اور اگر رکوع میں تیسری رکعت کی بجا چکا ہو تو دوسری نماز لکھ کر تمام کر دی بعد اس کی پہلی رکعت
 پڑھی اور پھر چھوٹی پہلی قضا صبح کی تیسری کی پھر احتیاطاً طہر کی پڑھی اور اگر نماز کی پہلی
 یہ یاد ہو تو بھی احتیاطاً یہ ہی کہ جس وقت نہایت پڑھی اور نہیں بھی رعایت ترتیب کی کر دی مثلاً نماز
 صبح کی پڑھی ہوئی ہی اور بجائی کہ کوئی تیسری انہیں ہی پہلی قضا ہوئی ہی تو ان نماز میں بھی طہر
 اور چھوٹی اور پھر پڑھا اور پھر پڑھا اور پھر پڑھا اور اگر انکی نماز پڑھی کی پھر قضا ہو گئی
 اور ترتیب معلوم نہ ہو تو ان میں سے پہلی پڑھی بعد اس کے پہلے چھوٹی کی پڑھی اور پھر اون تینوں کو
 اور اگر انکی ساتھ چھوٹی قضا ہو گئی ہو تو پہلے نماز پڑھی اور پھر چھوٹی پڑھی اور پھر
 بھی سات نمازین پڑھی اور اگر انکی ساتھ صبح کی نماز قضا ہو گئی ہو تو پھر دوسرا نمازین
 پڑھی اور صبح کی پہلی پڑھی بعد اس کے پھر دوسری پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 چاروں کی نماز برابر ترتیب سے پڑھی اور بعد اس کے ایک نماز صبح کی پڑھی تو بھی کافی ہی
 نماز اور مشکل میں ترتیب کا نہیں ہے اور چھوٹی کی پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 نماز پڑھی قضا ہوئی ہیں اور ترتیب دینی کافی ہے اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 اور اگر ترتیب نماز ہو تو دوسری ترتیب سے پڑھا کر دیکھنا کہ پہلی قضا کی پڑھی اور پھر
 نماز کی پڑھی کی صبح لکھ کر قضا کو شکر و سپاس پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 حال رکھی اور اگر کوئی حد ہو باوجود نماز پڑھی باز اور نہیں اور انکی نماز
 قضا ہوئی ہوں اور انہیں یہ بھی دوسری ترتیب سے پڑھا کر دیکھنا کہ پہلی قضا کی پڑھی اور پھر
 کل کی اور پھر دوسری نماز قضا ہوئی ہی اور چاروں نمازوں کی نماز پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 ایک اور ایک وقت کی نماز قضا ہو گئی ہو تو چاروں نمازوں کی نماز پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 اس کے کل اور پھر دوسری نماز کو پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر دوسری پڑھی اور پھر
 صبح کی اور پڑھی ہی اور پھر دوسری نماز کی اس طرح میں چاروں نمازوں کی پہلی قضا کی پڑھی اور پھر
 قضا کی پڑھی اور اگر ایک روز کی پانچوں نمازوں میں قضا ہوئی ہو تو اگر دوسری نماز

کو پہلی رکعت میں بھی اگر کوئی سی پیل پیچ کر بھی اگر سب کر لی تو امریکہ یوحانی اور
 رکوع امام کی ساتھ کھلائی تو نماز اوسکے صحیح ہی بلکہ اگر رکوع میں بھی اگر سب کر لی
 امام کی رکوع میں نہ رہا ہو سکے تو بھی نماز صحیح ہی اگرچہ موصوفہ نہ پڑھی اور اگر دوسرے
 بھی رکعت میں ایسی طرح شریک ہو سکے امام کے پیام خواہ رکوع میں تو نماز اوسکے صحیح ہی
 مگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہونی والی وہ پہلی رکعت میں کی ہو جائی کہ دوسرے
 رکعت میں انم کی سہارا اور سلام کی وقت اوٹھنی کی طریقی بات تہ این دونوں میں یہ
 ٹیک کی اتنی چوڑی ہو کہ اوٹھنا کی بیلی اور نہ ہند اور سلام امام کی ساتھ ٹیک کی بیلی
 شریک ان اللہ آجسہ کہی جائے کہ امام شہید اور سلام پڑھی اور اگر سب شہید
 سلام کی پڑھی نہ مضائقہ نہیں ہی اور حسب امام سلام پڑھی کی فوجیہ اور ہی اور ہی
 نماز کی دوسری رکعت کو سہارا کی بیلی پڑھی اور تلاوت دونوں دونوں کی کر لی اور
 ذکر رکوع اور سجدہ کی ادا کر لی اور نماز کو اپنی قشید اور سلام سی تمام کر لی اور ہی واپس
 نماز جماعت سی فصل حداسی شروع نہ رہا اور بعد اسکے نماز تک کو ہر ایک جدا جدا
 سہارا اور قشید قریب سی پڑھی احتیاطاً خدمت امام کی سبب اور سبب امام
 جماعت کو پہلی رکعت میں کہ امام مومن اتنا عسری اور عادل ہو اور سہارا سلام پڑھی
 کہ حدالت ملکہ نفوی اور مرد نہ ہی یعنی ایسی حالت ہو اوس میں کہ وہ حالت اوسکے
 نفس میں ایسی مضبوط ہو کہ وہ ہی بازرگانی اوسکو گناہوں کیہ سی اور اصرار کر لی صفیہ
 سی اور مرد نہ سی کچھ مراد ہی کہ ابی کام اوس سے جدا نہ ہوں کہ دلالت اوسکی حشہ
 نفس اور رکات کن عقل پر کر س مثل اسکے کہ بار بار و نہیں پڑھی اور کچھ بار بار دغس کہا
 پڑھی یا اس سبب کہ پڑھی اور ہی مثل ان باتوں کی اور فکر کی عبادت کی کہ گناہ ماہ
 ہوں تو حکم اوسکے حدالت ہر نہیں ہو سکتا ہی جب تک کہ کچھ حال نہ ہو کہ وہ
 سان پڑھی پھر اوسکی حاصل پڑھی اور خانہ ان اور کھا اوسکے حدالت نہ ہو کہ وہ
 ہمارے سبب مشہور کی یا کچھ کہ کئی بار اوس سے صحبت کر لی ان میں نہ ہا کہ وہ
 کر مانی اور اصرار صفیہ گناہوں پر بھی نہیں کرتا ہی اور خلاف مروت کی ہی کوئی اس پر
 اس سی ہوتا ہی یا کچھ کہ دیکھی کہ دو عادل اوسکے پیروی کرتی ہیں یا دیکھی بہت لوگوں کو کہ
 پیروی اوسکی کرتی ہیں اور بعض کہتی ہیں کہ کچھ کچھ معرفت اوسکے حدالت سی سکھ پڑھی

و اگر کسی نے پہلے نماز کی اور پھر اس غسل کی دوسری جماعت میں پہلے ہی
 گناہ ہو گیا ہے تو پھر نماز کا جو بھرتا تھا اس کو بدل کر غسل کی اور اگر وہ جمعہ کو پہلے
 غسل کی نماز جمعہ پڑھی تو استغفار پڑھی اور پھر ایسا کرے اور غسل کی وضاحت بالاطالی اور
 اگر وقت نماز کا مافی ہوں نماز کا ادا کرے اور اگر نماز کا غسل کر لے گا تو نماز کا
 اور غسل کی نماز ہی اور اگر نماز کو بدل کر جمعہ نہ ہو سکے تو ہفتہ کو وضاحت اور غسل کی بالاطالی اور وہ
 جمعہ کے ہر ایک نماز کا ایسا کرے اور ہر طرح کی پاکیزگی کرنا اور غسل لگانا سنت ہے
 پس جب آفتاب بلند ہو تو اس وقت غسل جمعہ کرے بعد اسکے مسجد جامع میں پہلے وقت
 نماز کی پہلی حاضر ہو لباس پاکر پہنے اور غسل لگا کر مسجد میں پہنچے اور وہ
 خطی یعنی امام جمعہ کی سی کہ خطوں کی سی کی بھی بہت تاکید نہ رفت بلند ہی اور شہر کے
 جس شہر میں مسجد میں نماز عیدین اور جمعہ اور دیگر گناہوں میں جو سخت سی پڑھی جاتی ہوں اور
 مسجد جامع کو جاتی ہیں پس مسجد امام میں بھی نماز نیت قربت سی مسجد کی بھی جماعت ہے
 پڑھی جاتی ہیں اور نماز جمعہ جماعت سی پڑھی ہی تنہا پڑھے اس نماز کا درست نہیں ہے
 پس جب امام بیٹھا نماز کر چکی ہو پھر ایک شخص سے اسنی اسنی اسطر حسی کرے کہ دو رکعت
 نماز جمعہ کی چھی اس پیش نماز کی پڑھتا ہو نہیں اور اگر بعد الی افتد اور یکبارہ سلام کہی تمام
 کی تکبیر سلام کہہ چکی کی اور پڑھنا امام کا سنی آگ و رعب حمد اور سورہ کی تکبیر کہ نماز
 بعد جمعہ پڑھی پڑھتی جاتی ہی اور پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پڑھنی کی سورہ جمعہ
 پڑھا جاتا ہی اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد کی سورہ منافقون پڑھا جاتا ہی
 اور امام اور ماموم ہر ایک کو پہلی رکعت میں بعد سورہ کی پڑھنی کی رکوع سی پہلی یا
 آسمانی طرف اشارہ کیا کی اس وقت قنوت کا پڑھنا سنت ہے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ**
وَعَلِّمْهُمْ الْقُرْآنَ یا **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ** یا **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ**
 اچھا ہے اور دوسری رکعت میں بعد رکوع کی قنوت پڑھنا بہتر ہے سو وہ رکوع کی
 اور کھڑکھٹنا چاہی اور سب ذکر رکوع اور سجد کی اور تشهد اور سلام و حمد امام
 چھی ہر ایک ماموم کی پڑھی اور سب کی ایک نماز پڑھنے کہ جب امام سورہ حمد کی پڑھنی کو
 تمام کرے تو سب ماموم یعنی امام کی پڑھی یا پڑھنی والی **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ**
 آپس میں کہیں اور اگر کسی نے پڑھنی میں نا حیر ہو جائی اور نہ پست ہو جائی ہو اور نماز شروع ہو

کہ مارہیں ہوں اسکے لئے مسجد میں مسلمانوں کی ساری ساری جائیدادیں کے لئے
 امام جماعت کی واسطی کی توفیق اور مال زیادہ اور آمد ہو عام ہو اور حدود کی
 مجمع سے اولیٰ کیا ہو اور رابع ہو اور گوشت کا ہو اور لکھی ہو اور احاطہ یکہ ہی کہ سرحد اور
 محدد و محمی امام ہو اور امام فی خدمہ کیا ہوا بھی ہو جس میں کھانا پینا اور عیادت ہو
 بعدی یکہ جو سب آگاہ کہ تفصیل اور گئی سنی لکھی گئی ہیں اولیٰ حساب کیا ہو اور عیادت
 اصرار کیا ہو نوادہ کے بھی مارچ اور تیرگاہ یہ میرہ محاسب تیرہ ہی درجہ ہی اور اگر عالم
 اور جتہ ہو نوادہ کی بیٹی مارچ ہستی شہناہ ہست ہستی کہ مارچ جگہ عالم عادل کے
 بیٹی بیٹی ایک مارچ کا اب ہر مارچ بی بی مارچ کے بیٹی کی راسخہ بی بی اور مارچ کے
 جماعت میں بیٹی کی حدیو مکن تری مارچ ہی اور جو جماعت کو راسخہ کی ترک کر بی بی
 واسطی آخرت میں خدا بہت ہیں اور رہا اس واسطی کے مارچ کی درست ہی اور عالم عادل کے
 بیٹی جماعت میں ایک مارچ کا اب لکھ مارچ کی راسخہ بی بی اور جو عالم کی بیٹی بیٹی
 یعنی مضمون عادل کی بیٹی بیٹی توفیق اور ہر مارچ کا اب ہونا ہی ان جب مارچ کے
 واسطی کہہ ہو نوامام کو معلوم کر لی سنت کر لی کیواسطی اور صفو کو بھی حال کر لی کہ نہیں
 سیکہ دل رخ ہوں اور دو ہاتھ سے زیادہ صفت کے صفت کا حاصل ہو اور پہلی صفت میں
 صاحبان علم دس ہوں اور صفت میں اور سب ہوں اور ہر ناموم جب امام نیت کر چکی اور
 نکتہ احرام کہہ چکی توفیق اپنی اس عمارت کر لی کہ نماز واجب ملہا عصر یا مغرب یا عشاء
 یا صبح کی پڑھنا ہو مکن جماعت سے بیٹی ان میں نماز کی ادا قرینہ الی اللہ جب پہلی صفت میں
 کوئی نیت کر چکی تو پھر دوسری صفت الی اور پھر تیسری صفت الی اسی طرح ہر ایک اسی صفت
 میں نیت کر لی اور نکتہ احرام کہی سرک جماعت ہو اور جو نماز چہ ہوں اور مکن جو ناموم
 سورہ وکی ملاوت یعنی بیٹی کو سنی آیت سورہ بیٹی اور جو بیٹی رکعت میں اور مکن
 امام کی بیٹی سورہ حمد کی صفت سبحانات اور بعد کو بیٹی جب تک امام سورہ فاتحہ میں
 اور بعد بیٹی اور جو مارچ احفات ہوں اور مکن جب تک امام سورہ وکی تلامذہ کر لی بیٹی اور
 کہتہ میں ہر نماز کی ناموم صفت آیت آیت سبحان اللہ سبحان اللہ کہا کر لی اور کو
 بیٹی امام کی ساتھ جامع اور جب تک امام رکوع اور بیٹی میں بیٹی بیٹی امام کی ساتھ
 اور بیٹی جو صفت ہر رکوع اور بیٹی میں اور در رکوع اور بعد بیٹی کی ساتھ اور بیٹی

پیرانہ کی صحت کر تکی وقت شربک ہونا اور مدحت دس ہیں کر یا جی اپنی طرف سے جسے
 کو بی نیا ایجاد کرنا مثل تراویح و غیرہ کی کہ بھیا ایجاد محمد نبی اور اہل مدحت کی یا س نہیں اور
 حرام چیزوں کا کہنا اور نماز و نین سرور بہہ بھر ما اور اسی باتیں کرنا مارا میں کہہ سکتی
 اور مصر حدیث میں بیکہ بھی ہے کہ حضرت صہدف علیہ السلام سے کسی لی عوض کی کہ ماحضرت
 مسلمانوں میں کس چیز سے عدالت اس کے معلوم ہو کہ گواہی اوسکی نفع اور ضرر مسلمانوں
 واسطی قہول کی جاتی حضرت فی فرمانا کہ جسکی گناہ پوشندہ ہوں اور عصمت شکم اور اس کے
 صرح کی معلوم ہو اور اپنی ہاتھ اور نہ بان کو نرمی کا مون اور باقوتی وہ محفوظ رہا ہو اور بیکہ
 باتیں جاتی جاتی ہیں یہ ہمہ کرنی گناہوں کبیرہ سے کہ حق تعالیٰ فی وعدہ آگ کا اون گناہوں کے
 واسطی کیا ہو اور گناہ پیدا شراب کا اور راکر یا اور سود کہنا اور عاف ہونا باب بیکہ اور
 ہاگنا ہاوسی اور واسکی اور دلیل ان سے بیکہ ہی کہ چہ پالی والا تمام ایسی عیدوں کا جو حرام
 مسلمانوں پر عیت کرنی اوسکی اور اسکی بدی کی نفیست کرنا حاصل بیکہ ہی کہ اوس سے کوئی بدی
 نہ بیکہ لی میں آئی اس صورت میں واجب مسلمانوں پر کہ اوسکی خوبی بیان کریں اور اس کے
 عدالت کا دمیو میں اظہار کریں اور جگانہ مانہ کی واسطی مدامت کرنا ہو جماعت سے مسجدیں
 یزینی کی اور مختلف نگر سے جماعت مسلمانوں سے اور اہل کی مسجد سے کسی عذر کی میں جہاں ہوں
 اہل محلہ کی اوسکی حال کو پوچھیں اگر وہ کہیں کہ جہنمی سواخونی کی اور کوئی مات نرمی اوسکی میں
 دیکھی ہے تو اسکو عادل جانیں اور یہی عادت نہ کہ ہا ہو کہ مانہ و نکو او کی وقوف پر پڑی ہو اور بیکہ
 مانس ہیں اس کے لائق کہ گواہی اوس کے اور عدالت اوسکی ہر امر میں واسطی کہ نماز پر اور
 کفارہ گناہوں کی ہی اور جو مسلمانوں میں حاضر نہ ہو اور جماعت سے کہی مانہ یزینی تو اس کے
 گواہی مانہ نہیں ہی اور اسی جہ سے جماعت اور اجتماع مانہ کی واسطی مقرر کیا ہی تا نماز گزار اور
 حیران گزار معلوم ہو اور معلوم ہو کہ کون محافظت کار کی وقوف کی کرنا ہی اور جب تک کہ
 باتیں یہ معلوم ہوں گواہی دینا اوس کے صلاحت کی بہن در سنت ہی اس واسطی کہ جو مانہ یزینی
 اوسکو صلاحت نہیں ہی و کی واسطی اس علیہ اکر فی ارادہ کیا کہ ایک گروہ کو معذرت کی اور
 جلا دون ترک کرنی کار جماعت سے سبب اسیر کہ بعضی اور نہیں سی اپنی اپنی گہر و من غازی ہوتا
 عقی گہر کی مانہ سے کہ اولیٰ قبول نکلیا پس کہ نہ کر قبول کریں عدالت اون شخص کی جنگی واسطی
 حکم خدا اور نہ ولی کا ہوا ہو کہ انکو معذرت کی گہر کی آگ میں جلا دواور رسوئی رانی یہ بھی فرمایا

یعنی امام متابعہ نہ ہو کہ وہ صحت میں نہ ہو اور جو بھی ہر ایک شہید اور سالار شہید ہی اور امام کی ساری
 اپنی شہید اور سلام کہ تمام کری اور اگر کوئی پہلی امام سی رکوع اور رکوع کو سالانہ گناہ تو گناہ
 ہو گا اور نماز اسکے ماطل ہو جائیگی بعضی حال کی اول سی اور بعضی حال میں مانی ہو گا اگر کوئی
 امام سی رکوع مانتے ہیں جیلا حائی تو اسی حال رکوع مانتے ہیں شہر ابھی جب کہ امام رکوع مانتے
 پہلا لایا ہے اگر کوئی پہلی سی امام سی پہلی رکوع یا سجد میں جیلا حائی اور یہ جانی کہ امام رکوع
 مانتے ہیں نہ ہی کیا ہی ہے رکوع یا سجد سی ایسی اوٹھنے کی یہ امام کی ساتھ رکوع یا سجدہ کا لایا
 دو مضامین ہیں ہی کچھ صورت حال ہی بلکہ اس صورت میں بھی کرنا چاہیے اور قنوت اگر
 ہو گا اور بعد رکوع کہ پہلی یاد آئی تو پھر سجدہ یا ہو کی پڑھ لی مگر پھر رکوع مگر ہی اور امام کے
 ساتھ سی میں سر رک ہو جائی اور پہلی دو رکوع میں تسبیحات اربعہ امام کی ساتھ رکوع
 شہر ابھی اگر پہلی رکعت میں کوئی امام کی رکوع کر لی سی پہلی باز رکوع کی پچھان بھی اور یہ بھی پتہ
 کہ کی جو رکوع امام بن سر رک ہو کی تو نماز اسکے درست ہی اور دوسری نماز اسی بنی گی اور اگر
 نہ شریک ہو سکے پہلے جس پہلی رکعت ہا فوج توقف کرے دوسری رکعت میں امام کی سب کر کی
 تہ یک ہو گا اور اگر تیسری رکعت میں یا چوتھی رکعت میں بھی رکوع سی پہلی بھی تو بھی نہ ہو
 سر پہلی اور شریک فرصت دوسری بھی پڑھ لی مگر امام کی ساتھ رکوع اور سجدہ میں شریک
 ہی اگر چہ سو رہے چاہے امام نہ ہو چکا ہو اور اس طرح خود دوسری رکعت میں امام کی ساتھ
 سر باقیہ ابو ذاری دوسری رکعت میں کہ امام کی تیسری ہو گی سو رہے کو پڑھنے کی صورت پہلی
 شہر ابھی اور امام کی ساتھ رکوع اور حد میں شریک نہ ہی اور جب ناموم امام کی دوسری رکعت
 میں سر رک ہو گا تو اس کی وہ رکعت پہلی ہو گی چاہیے کہ جب امام اس کی دوسری رکعت کا شہید
 شہر ابھی تو یہ اوٹھنے کی تہ تک دو دن ہا نہ رہیں ہر شک کی جو ترکو اوٹھنے کی طور سی
 اوٹھنے میں سی کہ امام کی شہید کی تہ سی کی حوصلہ تک بیٹہ ہا رہی اور شریک ان
 شریک ان اللہ ہا کر ہی چکی چکی جب شہید امام کا عام ہو تو یہ بھی فوراً اوٹھنے کی ایسی
 دو سر ہی رکعت کی سو رہے کو پڑھ ہی حساب کہ اندر بھی بیان ہو چکا ہی اور قنوت پڑھنے کی
 امام کی رکوع اور سجد میں شریک ہو گا جس حسب اس کی وہ دوسری رکعت ہو چکی تو یہ پڑھ لیا
 رہی اگر جب امام پڑھتا ہو پھر اس شہید پڑھنے کی پھر امام کی قیام میں شریک ہو گا اور جب
 امام کی چوتھی رکعت ہو گی تو اس کی پھر تیسری رکعت بھی جائیگی کہ پھر امام کی شہید اور

اس کے لئے کہ اس کی کہیں اور ماموم سے منع اللہ میں چھٹا کہی اور اگر ماموم کا کسی ماموم
 سے جو تو تکبیر اچانک کہہ کر یا اہل کار ہو کر سانس امام کی کمری میں حال میں کہ امام ہو تو کوع
 امام کی ساتھ ہائی تو رکعت کا حساب کری اور اگر بعد رکوع کی امام سجدی یا مشہد میں اس کے
 اور ماموم اس سے قبل کہ امام کی ساتھ جالائی یا اگر بعد آخر یا نہ ہند اس کے ماز کا ہو تو کسی
 افضل خدا سے قبل جاح کا اوسے ملکا کر اوس سے قبل کو رکعت میں شمار کری اور وہ عمل
 بہادہ ماز میں ضرر مکرنگا اور حساب امام سلام پہیری ہو وہ سلام پہیری اور پانچویں چوٹا
 کہ اوس کے ماز سے مانی یا ہو اوسے کام کری اور اگر سہو سے سلام پہیرے ہو ضرر نہیں ہوتی اور
 اگر ماموم کے سامنے کہے جو سلام سہو سے ہو یا ہی ضرر اوس سے نہیں ہوتا اور بعد ماموم
 عذر سہو کری اور جسے امام تسبیہ پہیری ہو ماموم بھی تسبیہ نہیں اگرچہ عذر اوس کے تسبیہ
 نماز میں نہ ہو کہ تسبیہ رکعت ہی لیکن اس صورت میں اونٹنی کی طور سے پیشی یا ہو مکرنگی
 حساب کہ اور بیان ہوا ماکو کی چو کی پہل سے رکعت ہو کی ماز کی پیشی کی طور سے رکعت
 پیشی اور اس کے مشہد کی پیشی کا عمل آئی ہو پیشی کی امام مشہد پرہ اور بلند تہ
 کی امام سے مل جائے اور اگر دوسری رکعت میں امام کی تسبیہ ہو امام کی ساتھ ہوتی ہو
 یہ فی کہ وہی تہوب جائے ہو گا اور قیوم اسانہ پیشی اور اگر تہری اور خوشی کہ امام
 ماموم کی پہلی اور دوسری ہو تو اگر امام تسبیہ اور بعد پیشی ہو ماموم کچھ اور سورہ ہرے اور
 اگر امام رکوع میں چکا اور اسی رکعت درمیان میں پیشی کی ہو تو فقط اٹھ کر جائے ہو اور اگر
 امام کہہ رہے ہو یہ فقط سورہ ہرے اور بعد امام امام کی بلند کہی سے امام کی سلام
 ہو سامانی اور اگر کہی دور سے پہلی اور دیکھی کہ امام رکوع میں ہی بار رکوع میں چکا
 اور دوسری کہ صف میں جب تک میں ہی ہو گا امام رکوع ہی سے اٹھا لے گا جو جس جا ہو
 اور ہی چنگیز رکوع کری اور اگر چاہی ہو سجدی بھی کر لی بعد اس کے اونٹنی کی صف میں
 تاج چاہے اگر صف والی کہہ ہی ہوں تو صف ہی کہہ ہی اور اگر کہی ہوں تو صف ہی
 پیشہ عانی اور اگر چاہی ہو تو اسی طور سے رکوع ہی میں چلا جائے صف میں مل جائے اور اگر
 نوئی امام کی ساتھ رکوع کری اور اگر امام کی سجدی کر لی جہاں تک کہ امام
 دوسری رکعت میں داخل ہو تو اسی چاہی کہ امام کی ساتھ رکوع کری اور ہائی رکعت
 لی نیست ہی حدی امام کی ساتھ کری کہ رکوع ان کی ماموم کی سلام

اور اگر ایام دوم ایام کی دایہ ہمارے کی طرف کہ ایام اور ماہ میں ہمارے کی پہلی دو رات ہوتی ہے
 دو سر پہلی کوئی آئی ہو یا ایام آگے کوڑا جا یا یا وہ ماہ دوم بھی پہلی ماہ کی اور پہلی رات کو
 دو رات کی سرکاب ہو تو یہ ایام آگے کوڑا ہی اور یہ ماہ دوم بھی پہلی ماہ کی ہوتی ہے
 ایام کی ماہ کوڑا ہی اور ایام میں اور پہلی نصف میں اس طرح سی پہلی نصف اور دوسرے نصف
 میں خاصہ راتہ سے جدا کر سکی جاسی ہو ورنہ ایسا ہی کہ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو وہ ایام
 ماہ کوئی ہے ایام ہو اور پہلے نصف کی لوگ سنانی سی شانہ ملا کی کڑی ہی ہوں نصف میں اگر
 نہیں ہی ہوئی نہ کڑی ہوں اور نصف کی پچ میں حصہ خالی نہ ہو کہ سلطان پانچ اپنی حکم
 کہ ایسی اور اگر کہ نصف میں کوئی خاص خالی دیکھی تو وہاں جا کی کڑا ہو جائے اگرچہ ماہ میں
 کہی تو وہاں سے زیادہ ہی مگر ماہ میں کی جیسی کی نصف میں جا اور سب میں ہی مگر اوٹ
 کہ حکم نہ لگی کہ سی دو اسو سو آگے اور بھی بہانہ سعت سو جا کی کڑا ہو جائے اور اگر نہ ہو
 خاصہ نہ دیکھی تو اس صورت میں سہا کڑا ہو تو وہ ایسی لکھن تہا صاحب کڑا ہو تو ایام کے
 نسبت کی سہ کی سہ کی سہ کڑا ہو اور اگر ایام بھی خاصہ کڑا ہو اور ماہ دوم ملندہ جا پڑا ہو
 حلال اسکی جائے ہیں مگر یہ کہ در میں سہ سہ یعنی ڈھائی ہو تو اسو سو میں اگر ایام
 ہوم سی و فی حکم نہ ہو تو کچھ صاحب میں ہی اور اگر سو سی سوں سی کہ ایام اور ماہ
 میں برہمی ماہ پور کا فاصلہ ہو تو نماز ماہ دوم کی سمجھ نہ ہو گی اور اگر ایام دوری پڑی تو
 ماہ دوم کہ سو سی پڑا جائے ہیں روانہ ہی کہ اگر کوئی کسی ایام کی رات ہی ہو اور سہ
 اور سکی جیسی پڑا ہو اگر وہ دوری پڑی ہو وہ مری تو سلام میں اسکا نہ ہو اگر نہ
 جہی ہو اور آوے ایام کہ سنی اگرچہ جھٹلا جھٹلا ہو اور کھلا سہا ہو اور اگر کار بھری ہو
 اور ماہ دوم ملک ایام کا چھبہ بھی نہ ہو بھی دو فصل کتبہ ہی کہ ماہ دوم بھی کہ نہ دوری پڑی ہو
 اگر ایام ہی کی تیرہ ہی رات کھاکری ہو بھی جا پڑی سار جوں ہی تیرہ ہی تیرہ ہی کی اور تمام ذکر اور
 افعال نماز کھالائی مگر ماہ دوم معذور بھی اور نہ ہی میں اور نہ ہی وہ نہ ہو دینا
 ایام کا جی جیسا کہ اوپر بھی سہا ہو ہی اور اگر ماہ دوم کو کوئی نہ ہو ہو اور ایام نہ ہیں
 لول دی تو در سہ ہی کہ ایام سی پہلی سلام بھیہ کی حاجی اور ماہ کو دینا ہی کہ دینا اور سہ
 دیکھنا کی ایسا نہ کر نہ ایام کا لایجی میں اور جس ایام سورہ حمد کی پڑھی ہو
 نہ جائے ہو اور اس طرح نہ بعد نوح کی حسب العلم سبحان الله میں حمد کہی تو ماہ دوم

قصہ بابائے مہربان اور ضروری شکایات ہمارے پروردگار کی یہ نہیں چاہیے کہ ہم
 آدمی بہت حدیٰ اپنی کہہ کر ان کے ساتھ اور سب سے ہم میں نہ آتی ہو اور طمانہ نہ ہو
 وچو شو کو اندر دامن گہر کر لی نہ ہی کہ یہ یہ بلوں ہشتہ می دشمن برہر گار ونگاہی اور
 دوسرے مدکار ونگاہی حد۔ اگر ماحول اسکا قرآن اور حدیث کی معنی سے ظاہر ہو تو
 یہ بلوں پیدا ہوا حققت میں تو نہ ہوں عبادت خدا کی سر کی اور برہر گار
 اسی اسکی عبادت کی حد سے داخل و سنت میں کیا مگر رو رہر گار جو اسکی حد سے نہ ہو
 ملائکہ پر بھی اسکی خدمت نفسی کی ظاہر کر سکی وسطی حسب پروردگار کی حضرت آدم کو لاری
 قدرت کا طوسی صرت اور ہشتا ہر کی ترکیب سی ملی ماں باپ کے پیدا کیا اور سب ملائکہ
 اور اسکو بھی حضرت آدم کے وسطی سجود کی غلطی کہ نیکیا حکم دیا تو سب فرشتے حکم خدا آقا
 اور اسنی اپنی طبیعت نفسی کی جو نہ سی اس میں مایوسی خدا کی اور حد۔ اے
 پروردگار سی حضرت آدم کو بلکہ اسراہ کی تپاس نہ کہ ہر ایک سی پیدا ہوا اور
 ہشتی سی ماں ماری ہو گیا ہے اس کے اجہا ہوں اور یہ کہ اسکی خلقت مٹی سی
 اس کے جسم سی یہ مجوسی ہے اسی بلکہ بلوں ماں اپنی عبادت کی سب سے چلی تو کہ قرآن
 ملائکہ میں داخل ہوا تھا آخر کو اس نے فرامانی سی کہ وہ ملائکہ سی اور ہشتہ حد سے نہ ہو
 جو سی اسنی قسم کہا ہی ہی کہ جیسا کہ مجوسی ہو سکی گا اولاد آدم کی در علانی میں وہ
 نہ ہو شکار و حق تعالیٰ فی فرمایا کہ میں بھی سبک اور بد کام اولاد آدم کو شہرہ کا طوسی کہ
 ایسی عیبرت کی وسیلہ سی بنادہ گا اگر اس پر بھی ضروری و علانی میں ملائکہ کے تو
 اونکی ہی ہر اوس شخص کی در گاہ انہی میں کہ فوجی بھی اپنی قریا اور گروہ ملائکہ
 دور اولوں کیا فقط ایک فرما سی کہ میں نے حضرت آدم کو سجود کی غلطی کیا اور خدا نے
 نوح اول میں اس سے عبادت کا بھی عوض دی حق تعالیٰ فرما کیا حاجت تو اوتی
 کہ مجھی اختیار دی اولاد آدم کے جسم میں اس طرح کسی حدیٰ چون اکی بد نہیں پوری اور
 طور سی میں کئی بیرون انکی جسم کی دل اور میری میں حق تعالیٰ فرمایا اجہا ہوں
 اوتی پہرے کہ اگر اولاد آدم میں ایک پیدا ہو تو میری نطفہ سی پیدا ہوں حق تعالیٰ
 دیا ایسا پیراوستی جو نہ کی کہ مجھی اور میری اولاد و اجہا ہوں جیسا کہ اس کی ہشت
 حق تعالیٰ فی فرمایا اجہا ہوں ہی مجھی ہی محط فرمایا جیسی اس ماحول پر قرآن مطلق ہی

یہاں پر
 یہاں پر
 یہاں پر

نماز کا اعادہ بھی کہی اور اگر قلمہ سی مخرف ہو گیا ہو تو نماز کو توڑ کر پھر ابتدا اسی پڑھی
 دو ستر ہی جا کی قلمہ کی طرف مٹھ کر دنا ہی ملکہ سہو سی بھی بہت قلمہ کہ بطور مٹھ کر دینا ہے
 بار مائل ہو جاتی ہے اور سلسلہ سی اسی بابائیں طرف جا کی رخ پھر کی سی ہی نماز باطل ہو کر
 اور حال سہو با سہا ہ ہیں جب نماز کا وقت باقی ہو تو نماز کو دوبارہ پڑھی قلمہ ستر ہی
 حب ماد آئی کہ وجہ یا غسل یا یم ناقص کیا ہی ناقص وضو کوئی عمل میں آ گیا ہی نہیں
 مائل ہوئی ہی چوتھی حب نماز پڑھنی میں بھائی کہ پہلی رکعت نماز کی پڑھ رہا ہو نہ نماز
 رکعت باطل کی پڑھا ہو یا جھڑکی تو اس سنگ سی بھی نماز باطل ہوئی ہی اور حب ستر کی
 رکعتوں میں یا کسی و یا رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک ہو اور بھائی کہ کی رکعت نماز کی پڑھ رہا ہو
 ہیں تو اس سنگ سی بھی نماز باطل ہوئی ہی پانچویں رکعت کی سوا اور کم کر لی سی بھی نماز
 اور ہو لیسی نماز باطل ہوئی ہی قلمہ ہو تو دوبارہ اسی نماز کو پڑھی اور وقت نہ ہو تو
 اوسکی پڑھی چوتھی کسی فعل کنیر کا سطح سی نماز پڑھنی میں عمل ہیں لانا کہ نماز پڑھنی
 کوئی اوس نماز پڑھنی والا لکھی اور ایک ضرب سی پڑھ یا سا بٹ مار نا نماز پڑھنی میں اپنے
 دفعہ ضرر کہو سطحی فعل کثر نہیں ہی اور فعل کثر سطح سی اللہ ہو جائیگا مثلاً کوئی کسکے
 مارنی ہیں انسانا دیر تک مشغول ہو کہ فیام اور افعال نماز اور روح قلمہ کا کچھ دہانج ہی
 پا اور کسی امر میں بھی سطح سی مشغول ہو جائیگا سوا قلمہ میں نماز میں بہت ساکت ہو جائی
 بھی نماز باطل ہوئی ہی اٹھو پڑھ ایک رکعت یا کچھ سادہ کی بھول جاتی جھڑکی بعد فعل
 کثر مائیت قلمہ کی طرف ہو سکی ماد آئی تو ہی نماز باطل ہوئی ہی فو پڑھ ایک رکعت ہو کر
 زیادہ ہو جائی ہی بھی نماز باطل ہوئی ہی اگر قلمہ کی پڑھی کی وجہ بہرہ مٹھا ہو اور قلمہ
 معصے عالم کی مددیک معبر ہی یعنی اگر قلمہ کی پڑھی کی انداز بہرہ مٹھا ہو تو نماز اوسکے کچھ
 بہرہ کہ الفاظ قلمہ کی پڑھی ہوں لیکن فتویٰ حساب سید العلماء دام ظلہ کا یہ ہے کہ
 اگر قلمہ کی زمانی بہرہ مٹھا ہو تو بھی نماز باطل ہوئی ہی و شو ہیں اگر تمام نماز پہلی وقت سے
 سہو اما مال کی کو ہی پڑھی تو ہی نماز باطل ہوئی ہی اور اگر کچھ نماز پہلی وقت سے ہو اور کچھ قلمہ
 و بعض عالم کی مددیک مٹھ ہی گیا کہ ہو ہیں مکان اور کیری اور قرع حسن عصی سی
 نماز باطل ہوئی ہی یا نہ ہو ہیں حسن کٹر و سی جا کی اگر کوئی نماز پڑھی ہی نماز باطل ہوئی ہی
 سہو ہیں وقت پراس صورت میں اعادہ ہی اور فی وقت اعادہ ہیں ہی اور احتیاط اسی

اس ملعون فی بنی آدم کی درغلانی کی قسم کہا ہے اور جناب بارہائی فی فرما با کہ من ہذا
 سی آدم کی کرونگا شرع کی ہوسنی ہوسی اور ذکر اگر کہا ہے اس ملعون کی پہلی تو حضرت آدم اور
 حضرت حوی کو وسوسہ دلا کی دونوں کو ہنسب کی شجرہ منہس کی پہل یعنی کہ ہون کہلائی
 حضرت آدم بھی مصیحت الہی بنی بن برائی اور اور بھی پیچیدہ اور اولبار اللہ کو حسنی ہوسنی
 دلائی پہنچے بھی قرآن اور احادیث نبوی سی طاہرین آدمی کو چاہے ہے کہ اس ملعون کو
 ایسا دشمن ایچائی بھی ہے اور شیطان کی وسوسہ ہونی اپنی شکر تا بقدر بہت سچائی بھی
 اور جب تک یقین نہ ہو کسی طرح کی شک اور شبہہ کا اعتبار نہ کری جس شک شرع میں اعتنا
 ہو اوسکا حکم بھی شرع کی روسی عبادت اور عیہ عبادت سب امر و نہی دلسی بحالائی اور
 عبادت من کو زیادہ تر خیال چاہیے کہ کوئی امر خلاف شرع کی اپنی طبیعت سے ہوتی پائے
 کہ عبادت باطل ہوتی ہی اور سو عبادت کی جو اور کسی امر میں معاذ اللہ نافرانی خدا کی
 ہو چائی تو گنہ گار اور نافران ردائے اپنی خالق کا ہوتا ہی پس یہاں عبادت کے خصوصاً
 اشرف عبادت نماز پنجگانہ کی شک اور شبہہ نہ بیان ہوتا ہی اس معلوم ہو کہ جس امر
 کم یا زیادہ کہ شک یقین جانی تو اوسی سہو کہتی ہیں اور دو چیزوں کی کرنی اور نکر کرنی میں اگر
 دل کو سطر حسنی تر ہو کہ تو کرنی کو ترجیح ہو اور نکر نیکو ترجیح ہو تو اوسی شک کہتی ہیں
 اور دو باتوں میں جس ایک پر ترجیح ہو اور اوسپر گمان نہ بادہ ہو لیکن یقین نہ ہو تو اوسی گمان
 کہتی ہیں اور یہاں جو تمام حکم نہیں ذکر کیا جائیگا اوسکا حکم یقین کا ہو گا جب اس حملہ کو جانا
 تو یہ بھی جانی کہ جب تک کسی امر کی باطل ہوتی یا کرنی نکر کرنی کا یقین نہ ہو موافق شرع کی عبادت
 صحیح جانی اور اوسی سچا کہ اور جس امر کی سہو یا نہ ہونی پر اوسکی قسم کہا سکی اور ایک طرح سے
 سو او دوسری طرح کا قتال نہ ہو تو اوسکو یقین کہتی ہیں اور یہ بھی جانی کہ جب تک یقین نہ ہو
 تو قطع ہر شک شبہہ سی نماز باطل نہیں ہوتی ہی جس کسی امر کا جب تک یقین دلسی نہ ہو یا حکم
 شرع کسی شک سی کسی عبادت کی باطل ہوتی کا نہ ہو تو اکثر شک وسوسہ بہ سیطانی ہوتی ہی
 ہیں اب جانا چاہیے کہ حکم سرعی سی باطل کرنی والی نماز کی کشمیں چیزیں ہیں چنانچہ او میں
 حدیث کا آنا ہی نماز پڑھنے میں خواہ اعتبار سی خواہ فی اختیار سی خواہ سہو سی مگر نماز
 شریفی یعنی اگر فی اختیار سی بھی حدیث آجائے تو اگر ہو سکی تو فعلہ سی منجھ نہ ہو کہ وضو پیر
 رک کی نماز کو جہاں حدیث کی آئی سنی خود بد وضو کو سطر چھوڑا ہو تمام کرسی اور بیدار سکے

کہ، قدرت بھلی حافی وقت کی بھی دھاؤں کے پڑی اور حساب ان کے ہند اور فوٹی اور ہر چیز
 نامہ کی جس سے طے ہو رہا ہے ہر کسی ہمارے میں معاف ہی تیرے ہر ہر شے کی طرح سے ہر
 اگر کہ میں ہاقتہ بارہ کی نماز پڑھی تو بھی ہمارے ہر کسی ہاقتہ ہی چھوڑ دیا ہوں **عبداللہ بن مسعود** سے
 کہہ کیا ہی مانجھ جیسا ہی تو بھی ہمارے ہاقتہ ہوں ہی ہی پندرہ ہوں دو حرف ہمارے بارہ عہد ہوا
 شے کی لفظ دعا کی سہ سہ سات کرنی ہی ہمارے ہاقتہ ہوں ہی اور سہ سہ ایک حرف ہفتہ طلبہ سے
 اگر سہو سے چھوٹا نماز ہاقتہ ہوں ہی ہی و سہری سہو کی کر لی اور حصر رسو لحد اصل ہاقتہ اگر
 ہم ہمارے سہو کے در دو پچھنی سے نماز ہاقتہ ہوں ہی ہی سہو لہو ہاقتہ عہد ہمارے ہی سے
 نماز ہاقتہ ہوں ہی ہی اگر جہ لی اختیار ہی ہو سہو ہوں اور دنیا کی و سہری ہوں ہی ہی جسے ہمارے
 رونکی سہری نماز ہاقتہ ہی ہی ہمارے خوف الہی سے ہی گناہوں کی طرف حلال کر کے ہوں ہی ہاقتہ
 تو اس میں اٹھ ہمارے ہوں عہد ہر ایک واحساب نماز کی ترک کو ہی سے بھی ہمارے ہاقتہ ہوں ہی سہو
 اور سہو ہوں عہد کسی واحساب نماز کی زیادہ کر لی سے بھی ہمارے ہاقتہ ہوں ہی ہی ہاقتہ ہوں عہد ہاقتہ
 کی کہوں ہی ہی سے بھی نماز ہاقتہ ہوں ہی ہی الہی سہو ہوں مرہ کو سہو جوڑا مانندہ کی نماز پڑھی سے بھی نماز
 ہاقتہ ہوں ہی ہی ہاقتہ سہو ہوں سہو سے بھی ارکان نماز میں مل ہو ہی سے نماز ہاقتہ ہی ہی شل
 اس کے لی سہری ہاقتہ ہی ہو سہری کوئی شے کر ہی ہاقتہ کی ہوئی نگہ احرام ہوں ہاقتہ ہاقتہ ہوں
 حلال کر ہی ہاقتہ میں مل کر ہی سہری حافی شے ہاقتہ میان شل کر کے ہاقتہ و سہری ہاقتہ کی ہاقتہ
 خالانی ہی ہی نماز ہاقتہ ہوں ہی ہی لیکن اگر ہی ہاقتہ کی ہوئی کوئی ہی ہاقتہ ہوں ہاقتہ ہی ہاقتہ ہوں
 سہری ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی لائی اور ہاقتہ ہاقتہ کا عہد کر ہی احتیاط میں واسے ہی اور اگر
 اسی سے کوئی رکن زیادہ ہو جا ہی مسل نگہ احرام کی کہ دو دفعہ کہی تو یہاں ہی کہ اگر کہی نہ کہی
 عہد کی اور کر لی من تو احتیاط میں ہی ہاقتہ کو کوئی مان اور کسی مانگی حواسی الی الی الی ہاقتہ
 لی لہو اس کے دو سہری نگہ احرام کہی ہاقتہ ہی اور اگر کوئی سورہ حم کا پڑھا ہوں ہاقتہ
 و دو سورہ سورہ پڑھی لگی تو چاہی کہ سہرے ہاقتہ ہی اور سورہ سورہ پڑھی کی ہاقتہ ہاقتہ
 و ہاقتہ ہاقتہ میں ہاقتہ ہی اگر کسی یا احتیاط کی ہاقتہ ہاقتہ یا عہد ہاقتہ ہاقتہ
 اگر کہی نہ کہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہاقتہ ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی
 ہاقتہ ہاقتہ ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی
 عہد ہاقتہ ہاقتہ کی دو سہری سہری اگر کہی نہ کہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی ہاقتہ ہی

سنہ ۱۲۰۵ء میں لکھا گیا ہے کہ حکم نماز احادیث کا یہی حکم نماز ہے لیکن ہر ایک کے لئے
 میں نے سلام پڑھنے کے بعد نماز کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد
 رکعت کا ایک ایک رکعت نماز احادیث کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد
 واحسن ہے یعنی اعلیٰ رضائی خدا کی جس کے لئے انصاف ہے کی دلیل ہے کہ کسی کو اس کے لئے
 صراط و سید ہے دوسرا سید ہے کہ نماز کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد
 اور رکعت کا ایک ایک رکعت نماز احادیث کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد
 شہ کی ماکہ تمام کریں اور چاہیں کہ چاہیں نماز کی باطل ہے سبکی میں میں نماز میں اس کے بعد
 احادیث کے ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 مساجد نماز کی ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 اور اگر میں میں اصل اور نماز احادیث کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد
 کی ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 اور احادیث کے ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 شک کی ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 کہ ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 دل سے ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 حاکم کی ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 نماز کے تمام کریں اور ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 فوساتیں ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 اور ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 نصیحتیں ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 کہ ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 نماز کی تمام ہو لیکن نماز ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے
 دوسری ہر نماز چار رکعت کی ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک کا ذکر کیا ہے

روزگار و روزگار کہ حکم خدا ہی کیو سہلی کوئی رکبتی خدا روزہ ایک سہلی روز و نکی سرار ہی
اور جو کوئی اپنی روز کو نکستی اور بوسہ بہ رکبتی جو خدا تعالیٰ فرمائی کہ اسی ملاکہ سہل
یہہ انگسی چشم کی سادہ ڈھونڈنا ہی اسکو یاہ دو اور ملاکہ سی فرمائی کہ روز و نکی سرار ہی
و عا کرد اور و ششوی دعا اللہ تعالیٰ فرمائی در حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائی ہیں
کہ جو ایک روزہ بھی الص صرہ صارا ہی کیو سہلی کبی اور گرمی اور گرم ہوا کی سہل یا سہو
نوحی تعالیٰ ہر روز فرسی او کی اعظم کنو سہلی بیعتا ہی کہ وہ فرسی او کی مصداقہ کرتی ہیں
مہربانی سی اور قنارت الہی کی اور جو تھری بہتیب کی او کی او طار کی وقت حد اکثر ہے
اوسی سی ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ کہائی کہ اسی سہلی کی سہلی کو کہ ہیں آئی ہی سہلی سہلی
و جہہ سی ہی فرشتہ میری نگاہ رہا کہ سب گناہ سہلی کی مینی بخشی اور صہ ملک کسی دوسرے روزہ
عید مکر کی اگرچہ دن بھر سوئی بعد کمالی عبادت و احیہ کی عبادت او کی نامہ بل ہیں ہی
حالی ہی اور باب روایت میں ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بی روز و نکی سرار ہی
تو ایک روز ہی تعالیٰ بی بچا کہ اسی مینی ڈاٹے جاگوں نہیں مانگتا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام
کہ روز نکی ساعت سی سری ہمد میں دانی سی اس جہہ سی عا مانگنی ہوئی تھری حساب میں ہی
شترم آئی ہی حق تعالیٰ فرمایا کہ اسی موسیٰ دعا مانگنا چھوڑ بھی اپنی روزہ دار کی سہلی سہلی
اور عہد کی پس بھی معلوم ہوئی ہی **فصل تیسری** چکار و رہہ کہنا صحیح ہو کی دور
قسم کی بیا ہیں اہم معلوم ہو کہ روزی ماہ مبارک رمضان ہی ہر روز اور جو عورت مانع اور عاف
اور نہ در سن اور عہد بھی جوابی گہر ہیں رہا ہو اور جہہ حکم تقیم کا ہوش ملح اور فائدہ
اور جو تو نہیں جو حالی اور یا کہ ہیں اور عاف ہو ان سب پر واجب ہیں اور ہر روز کی جائے
قسم ہیں واجب در صنف اور مکروہ اور حرام واجبے رتی اور روزی ماہ مبارک رمضان ہی
ادا اور قصا بدین اور نہ در اور عہد اور قسم اور کھار و نکی بھی احب ہیں اور کھار ماہ سہلی
بیشی پر بھی واجبے ہیں بھی جو یا کہ اور پر روزی باقی ہوں مرض موت کے اور دوسرے
یو اوس کے حوصلے کے ہی بیشی کی اور یہ قصار کہنا او نکا واجب ہوتا ہی اور احتکاف کی ہی
روز نکی احب ہوئی ہیں بل سہلی دوری نہ بہت ہیں تمام ماہ رحلتہ تمام ماہ رمضان کے
اور ہر معلوم روز و ملاوہ کی اور ہر ماہ حداسی ہر معلوم کے ہر ایک خوشی کی ہر کمال
حضرت سہلی ہی ہوں اور سہلی او کی اور عید فطالہ اور سہلی سورہ ہل اتی تہ کے

بیان روزہ و نکی

وہو پلاطون جہاں ان کی رضا

مارچ کا اوپر روزہ خدعہ رکھا اور لوہاں پر صبح الاول کا روزہ قبل عمر کی خوشی کا اور درخت
 پہلی اور تیسرے کا پہلی کا نو طلب اولاد کی اور علی کہ حضرت نے کر مانی کہ کیا تھا اور تیسرے کا حاجت
 رانی کی وہ پہلی کہ حضرت یوسف فدحانہ سی و سی مارچ پہوئی تھی اور پھر مہینہ میں پہلی کی تیرہ
 سبیل ہیں کہ اونٹن کا سان پھر مہینہ کی اعمال میں انشاء اللہ ہوگا اور حرام روزہ و فوج عید
 عید فطر اور عید قربان کی ہیں اور جو مہینہ میں ہیں تو اوکو گناہ ہوں مارچ میں اور تیسرے میں
 بچہ کی بہوشی رکھنا اور مارچ کا روزہ اور نوم التک کا روزہ سب وجوب سی اور روزہ
 ندر گناہ بہت حرام ہیں اور روزہ حانور کی روزہ کی حرام یا مکروہ ہونی میں اختلاف ہی
 اور بعض لوگ کہ حرام حرام ہے اور مکروہ مہینہ روزہ کی عورت کی من فی اجازت ہے
 شہرہ و منی اور کھیل سی غلام اور لونڈ جو منی روزہ سیستی لی امارت آفا کی اور روزہ
 سنٹی ہشتی کی لی امارت باہیہ بان کی اور مہینہ روزہ مہینہ سیستی لی امارت مہینہ روزہ
 اور مہینہ روزہ کی اجازت مہینہ کی فصل جو تھی تحقیقت روزہ میں اور جو کچھ کہ روزہ میں
 مہینہ روزہ کے بیان میں ہیں روزہ کیا ہی کہ روکنا ہی اپنی نین حکم خدا سی گنتی چوتھی
 صبح صادق کی نوادہ ہونی سی خوب آفا کے نقیب ہونی تک میں چاہی کہ روزہ دار
 اور جیرو کو جان کہ نیت روزہ کی کر سکی او میں سی پہلی اور و شہری کہانی اور مہینہ کے
 ہر ایک چیز ہی اور کہانی اور مہینہ کی چیرن اگر روزہ دار کہانی یا ہی تو اور کی قصا کہنا
 اور کفارہ بھی دینا بہ و و لون مار روزہ دار یہ لازم ہوتی ہیں اور جو جہیں کہانی اور
 مہینہ کی عادت میں نہیں ہیں اولسی بھی پر پیر کرنا واجب ہی مثل کہ اس اور مہینہ اور چہا
 وغیرہ کی اگر ان چیزوں کو بھی کوئی کہانی یا مہینہ کی استعمال میں لائی تو احوط یہم سی کہنا
 اور کفارہ بھی عمل میں لائی پیشتر ہی حرام اور لو اٹھ کر عورت اور مہینہ کو مطلقاً
 خود مرل ہو خواہ نہو فعل میں لانا ہی اسکا سبب قصا اور کفارہ و و لون کی چوتھی
 صبح تک جنس ہونی سی اور عورت تنہا کا غسل واجب کے عائد لائی سی یا عورت حاجت
 اور یہاں الی کا بعد پاک ہو سکی حیض اور نفاس صبح تک باقی رہی سی یعنی نہ پاک ہو
 سی نہ پاک صبح صادق تک گناہ پیش نہائی ہو اور جو بہت سی یا عید قصا اور کفارہ کا
 اور احوط یہم ہی کہ اگر عورت صبح ہوئی سی پہلی حیض یا نفاس پاک ہو جائی یعنی نہ
 سند ہو جائی تو عید نہائی اور اگر نہ نہائی تو احوط یہم ہی کہ بعد منی کی غسل کر ہی اور

بیان تحقیق روزہ

کہ تو علی متطالع کہو نہ کہو ای کی ہوں تو بہتر یہی کہ او کی ساتھ اٹھا کر ہی اور ہم نہ کرنا چاہو
 تو بعد اظہار کی نماز حرب کی پہلی سحر کی معرکہ کی مالی سی تری اور ہر معرکہ ہو
 او بہت ہی منظر و مکی گری اور آپ بھی اگر صبر کر سکتے ہو بہر یہی کہ او ار کر کی کارہنہ
 ہو اور سخت ہی کہ وہ موی کی روز می کہلو ای کی اسکے جواب ہے ہاں اہل بیت ۱۰
 کہ جو کوئی کسی وزہ دار کا روزہ کہلائی تو اسی ہی مثل اسی وہ ۱۰۰ کی جواب ہے
 اور جو عبادت او سس کہا نیکی طافت سی وہ کہ گنا تو یہی کی اسکے جواب ہے ۱۰
 اور گرم پانی یا چوبارہ سی یا ملک سی و زینکا اظہار کرنا ۱۰ سی اور ان ۱۰ چہرہ ۱۰
 کہ کسی خواب بھی بہت ہیں اور خصوصاً گرم پانی سی افطار کر سکی حدیث ۱۰
 ہیں اور افطار کر سکی وقت سست کہ یہ وہ عایدی اکلہ کلاک صلاہ علی لیلہ کرنا
 قسملہ منا انک انت الشیخ العلم ما یہ وہ عایدی عایدی لیسع اللہ انک لیسع اللہ
 نا و اسع المفسر اغیر ہی اور اظہار کی وہ سورہ اما اسلہ کی یہی کہ ہی
 تو اب ہیں اور سحر کو صبح صادق سی پہلی او تہا اور سحر کی کہا اسنت مکتہ ہی اور نہ
 سحر کی کہا نیکی بہت ہیں اگر کوئی کچھ کہائی تو ہو اسایانی ہی بجا آوری حکم ۱۰
 تحصیل تو اس کی سلی ملی یا ایک چوبارہ ہی کہا لی اور سحر کو بھی سورہ فاران اسلہ
 اور دھار سحر کی پڑھنی کی بہت جواب ہیں اور تری تری کنا و نہیں اگر دھار سحر کی تری
 مگر اس سالہ خضر بن یہ وہ دھار سحر چوٹی تری تو او کی لکھی جاتی ہی وہا سحر کی تہہ
 نا مفر علی عند کرمی و نا عو بن عند یس بن الیاف و نہج و نا مفر علی
 و یاف لک لک لا الود کب و ال و لا اظلک الفرح الیاف و نا عو بن و شرح علی
 نا مفر علی عند کرمی و نا عو بن عند یس بن الیاف و نہج و نا مفر علی
 الیاف و نا عو بن عند یس بن الیاف و نہج و نا مفر علی
 صا دہ کا خلی اعلم انہ لن یصلنی الا ما کنت لہ و کنت من العا
 یں یا ارحم الراحمین نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن
 یغفر و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن
 کما یغفر و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن و نا عو بن
 فصل ہی اور فصلی تلامذہ قرآن ماہ رمضان ہی فی ہر چند کہ قرآن سبب کی تلامذہ

۱۰ چہرہ ۱۰

۱۰ چہرہ ۱۰

۱۰ چہرہ ۱۰

سازگار کو بعد از مدتی در جببہ عذر مانی رہیں اور وہ کی فضا رکھی مسئلہ جو عزت دودہ
 یلائی ہو اگر اپنی بھی کیو ائی وہ روزہ رکھی کی ضرر حالی تو حسب تک خیال ہر رکاوٹ دودہ روزی
 رکھی اور ہر روز کی مدتی نسبت میں یاؤ کی گہوں کسی خلیج کار گزار کو قصد و ہی اور چھ
 حالی رہیں تو روز کی فضا رکھی مسئلہ جس شخص کو روزین ہو کہہ اور بیاس کے شدت سے
 ملکیت اپنی ہلاک ہو جائیگا ہو تو جائز ہی کہ وہ اوس دن روزین کچھ تمام چار کو کہا کی پائی
 سگر بعد رستہ رتن کی اور بعد اوس کے اوس دن کی فضا رکھی مسئلہ اگر کسی دیا عورت سے
 عارضی کے وجہ سے بیاس کے شدت سے صبر نہ ہو سکی تو جائز ہی کہ تھوڑا یا بی بی لی اور ہر روز
 مدتی ایک مذکی انداز ہر کسی محتاج نمازی کو کہا نا کہ ملا دی یا ہی فخر گہوں کسی کسی کو دی
 مسئلہ حسب تک مسافر اپنی رخصت ہوئی جگہ سے شہر کی باہر جہاں تک شہر کی ادا ہو کی آوا
 یہ بھی پہنچ نہ لی حسب تک کسی روزینکا کہا نا جائز نہیں ہی اور سبیل سے ہی جب غریبی پر
 اور اپنی حد ترخص بھی اوس کی رخصت ہو سکی جگہ پر رخصت میں نوال کی پوئی سی پہلی پہلی
 تو وہین سے روتی کر لی اور روزہ رکھی مسئلہ عورت صاحبہ تھانہ منوسلہ
 اور کہہ کی ایک غسل صبح سے پہلی یا قرص صبح ہو سکی کار اور روز کی صبح ہونی کے لی
 اور ایہ غسل نماز ظہر اور عصر کو سطلی کری اور غسل کی نیت میں احتیاطاً روز کو غلطی
 کر لی نہ کر لی والا ضرر نہیں ہی اوس سبیل ایک غسل کری نماز میں اور عشا کی سطلی سے
 مسئلہ اگر کوئی شروع ماہ رمضان یا چھین غسل حیات کرنا ہوئی جا اور روزہ
 مانا یا عین بھاکا کو بعض روایت ہی ظاہر ہوتا ہی کہ نہ روزہ اوس کا صبح ہی اور
 نہ مار یا ہی کہ ہر روزہ اور نماز کی فضا بجالائی مسئلہ اگر کسی بیمار کسی روزہ
 صبر کرے تو واجب ہی کہ اوس دن کارورہ کہا لی اور بعد صحت کی اوس کے فضا رکھی مسئلہ
 اگر کوئی بیمار کی سبب سے روزی ماہ مبارک رمضان کی کہا لی اور اوس بیمار ہی نہیں مرے تو اوپر
 فضا اون روزوں کی نہیں ہی اور اگر اوس بیمار ہی چھتا ہو جا اور لی فضا روزی رکھی ہو
 مدتی تو فضا اوس کے روزوں کی رکھی اوس کے بڑی بیٹی پر واجب ہی فصل شافعی
 رویت کی سنتی اعمال کی بیان میں پہلی معلوم ہو کہ جب سفر کی طرف نکلی جاتی رہی
 اور آفتاب طلوع ہو تو وہی وقت روز کی کہا لی کا ہی مکہ مسئلہ کہ جب ہم ہو تو پہلی
 نماز مغرب کی پہلی بعد اوس کے روزہ افطار کر لی اور اگر اوپر کچھ نہ کہ اپنی روزہ کہ اپنی

تو حشر کی کہا تا بہکوا ایلور اوس جور پڑی تو کیا کہ تو کیا تا بہکوا ایلور ایلور ایلور
 یا حکمت میں و زبانی چون کہا تا بہکوا ایلور ایلور ایلور ایلور ایلور ایلور ایلور ایلور
 شکر یہ کہ ابھی تو توئی اپنی لودھی کو گالی دے رہی تھی ابھی کہ رات اور دن باہر باران
 رہتا ہے عبادت سی بہہ کری اور عذاب ابھی سی خوف ناک رہی اور تیرے آئینے میں
 اور دل کو سبب ہونسی اور بدگوئی سی بکشافہ سی پاک رکھی اور اس میں بہت شہوت
 نہ تھی اور خاموشی بہت سی اور اس میں حو لابی لکھی کی یہ فصل اتھوڑوں نہ اور جس
 عہد کی روزی بکلی باکس اس معلوم ہو کہ روزی ندر اور چہا اور م کی جی استمالی
 صورت اولیٰ عہد ہی مثلا کہی نذر کری کہ ای برور و گار اگر میری طمان مانا کہے اور
 یا اپنی کسی بیمار پہن نذر کری کہ ای برور و گار اگر میں اس بیمار سی ایجا ہو جاؤ گا اور
 روز و مادہ روزی رکھو نگا تو عہد روزی رکھنا بھی وادب و عاقبتی ہیں عہد
 اور اسی طرح کی کوئی عہد کری یا قسم کہا سی تو عہد او شرم کی بھی روزی لکھی و احتیاج
 ہیں اور نذر کہی معین ہوئی ہے اور کہی غیر معین اور بھی حال ہے اور قسم کا بھی ہے
 کہی ہیں کہ ایک وقت خاص کی قفس کردی مثلا کہی کہ فلاں تاریخ طمان ہوئی کی
 اور اگر وہ لگا یا عہد و خاکرونگا اور غیر معین وہ ہی کہ جس معین وقت کا ہو دن جو کو
 نذر معین یا عہد اور قسم معین کا روزہ توڑی تو اس کا بھی کھارہ مسل تھا و روزی ماہ
 رمضان کی ہی اور اگر نذر اور عہد اور قسم معین ہو اور ظہری پہا افطار کر فی اور پور و
 کی کہ کھارہ لازم نہیں ہے ماہی اور اگر بعد نماز کی افطار کری تو کھارہ بھی تسل کھا
 قضای ماہ رمضان کی دی اور پندرہم ہی کہ جب روزی نذر اور عہد اور قسم کی رکھی اور
 احتیاطی اور حکم ماہ رمضان المبارک کی روزی کی نذر اور عہد اور قسم کی بھی روزی میں
 لانا چاہی فصل فہم احکام اور احکام کی روزی کی باکس جاننا چاہی کہ احکام
 معنی قیام کر نیکی میں عہد جامع میں روزہ کہہ کی تین دن یا زیادہ اور جس کے جواب بہت
 خصوصاً ماہ آخر ماہ رمضان اہل بیت طاہرین سی روایت ہے کہ فصل وقت تمام وہ
 احکام ماہ مبارک رمضان کا ہی پہا شک کردا است کہی احکام ہو کر دی و اگر تمام
 مبارک میں کہ وہ احکام برابر ہی و اور دو چہرہ کی اور واسی جامع کر کہ یہ بھی ماہ
 نماز حاجت ہی رہتا ہو اور کسی چاہر بہت نہیں ہی اور چہرہ میں سوای بدیدہ نہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

لا مُسْتَكْبِرًا وَلَا مُسْتَكْبِرًا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ لَبِذًا خَافِيًا
 مل بہن ایش ہی چوئی دعا سب ہوئی اوسنی سب ہی اور جب قرآن مجید کبریٰ تو صبر کا
 کی چہرہ اور قرآن اللہ علیہ السلام علیٰ خلیلہ کما دیکھ کہ آخر تک سب ہی اور روایت
 کہ جو قرآن کی فقط ستم اللہ علیہ السلام علیٰ خلیلہ ہی کو سب ہی فوہر حرف کی حد کی ہوتی
 روزگار اوسنی ثواب عطا فرماتا ہی کہ وہ ثواب بہن ہو نا ہی تمام دیا اور مومن بہن
 اور کام نیکو اوسکے خدا مبارک کہ کتاب ہی اور اگر وہ سب ہی پڑھنی کو سی فوہر ثواب پڑھنی
 و الیکو جو اوسکی پیشہ سب حصہ کی برابر اسی ہی ثواب ہو اور ماہ رمضان کی روز کی حرام
 کہ سب ہی ماہ حرام ماکر وہ دن اوسنی بار ہی اور اگر اور دن میں اپنی بلصوبی سب اوسنی بہن
 نکر توفیق تو ماہ رمضان میں اوسنی حرام ہی و اسی ہی سب ہی کہ حدیث میں اپنی
 کہ روزہ حفظ نگہانی اور نہی ہی سب ہی ہی چاہی کہ نگاہ اور منہ اور زبان اور کان اور
 ناکہ اور پاؤں اور ہاتھ و نگو بھی اپنی روزہ دار حرام چیز ہونی شغف ظاہر کرنی یعنی انگلی سے
 حرام چیز کو نہ کھنی اور اتار نہ باری حرام کپڑے بکری اور منہ اور ریت کو حرام نوالی سے
 نہ بھری اور زبان کو خست و غیرہ کی مافوقی اور خوش بانی سب ہی و کی اور کا ہوسنی سب ہی
 عیبت نہ سنی اور گناہ نا سنی اور ناک سب حرام چیز کی ہوسنی سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 جگہ بھائی اور مافوقی سب حرام چیز کو چھوئی اور سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 و کی اور حرام باجی و بھائی اور روز میں ہر ایک کردہ چیز ہی بھی پڑھنی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 اور سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 روز میں سب ہی اور حلال حرام تو سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 چہاں و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 اور گرم حمام میں نہا نا ہی کردہ ہی کہ صحت ہو نا ہی اور روز میں ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 اور کشادہ پیشانی سب ہی اور ہر روز و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 آئی اور گنتی کسی طرح حرام چیز و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی
 خلاصہ اور روزہ پڑھنی ہی اور روزہ پڑھنی ہی اور روزہ پڑھنی ہی اور روزہ پڑھنی ہی اور روزہ پڑھنی ہی
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی و سب ہی

ایہ ہدایہ مفردون شرفیت کی پہلے سہ سہ اور زیادتہ کی پہلی مقدور اور بی مقدر
 کچھ قبیلہ میں ہی جب زادہ حج کا کوئی کری تو پہلی فرخندہ رسی اور حق الناس سوا ہی نہیں
 بری الذمہ کہنا اور گناہ غیبت وغیرہ کسی کا گناہ ہو تو بہتر یہی کہ اوس بھی اوس
 بخشش دانی **فصل تیسری** حج کی واجب ہو سکی شرطوں کی بیان میں حیات شریعت
 آدمی کی پہلی پہلے پہلے حج خانہ کعبہ عظیمہ کا اوسپر واجب ہوتا ہی پہلی چاہیے کہ
 کرانی والا بال ہونا چاہیے اور اگر ہر جہہ مالدار بھی ہو تو حج اوسپر واجب نہیں ہوتا ہی
 عاقل و بوشید ہو و یا نہ ہو شریعت اگر آدمی غلام ہو حج واجب نہیں ہوتا ہی اگر غلام
 یہ افق شرع کی ثابت ہو چوٹھی مقدور راہ حج کی حج کار کہتا ہوا ہی حسب سال
 عوافق اور اگر کوئی اسکے نہیں کی دہ داری کری اور اعتبار اسکا اسکو ہونا
 حج واجب ہو جاتا ہی اور مقدور میں مصارف حج اور راہ حج کی حرج عیان احادیث
 بھی داخل ہی اور اسی قرض میں ہر عورت و نساکہ داخل ہی یا چوٹھی صحبت مذکور
 شرطی اور اگر اسی گناہ ہو کہ اپنی شقت سے مرید ہوگی کہ محل اسکا چھپاؤ اوسپر
 ہوگا کہ سار ہو جائے گا تو بھی حج واجب نہیں ہوتا ہی چوٹھی راہ کا بھی بی جو سہ ہونا
 اس پہلی کہ جب تک او میں خوف ہو حد تک حج واجب نہیں ہی شافعیہ پر حج واجب
 ہو کہ مکہ معظمہ اور مناسک حج میں پہنچ سکی اگر وقت تنگ ہو تو اوس سال میں حج نہ
 ہی یعنی اوس سال پر واجب نہیں ہی اور عورت پر اگر حج واجب ہو تو بی احادیث اپنی
 کر سکتی ہی لیکن حج حنفی اور نہ یارت ایہ ہدایہ کی فرادہ مفردون کے لئے جائز شو ہوا
 نہیں کر سکتی ہی اور جب راہ حج کا کوئی کری تو چاہیے کہ حج کی مسائل کے عالم و ہر
 یا حاجت و نسی دریافت کر لی کہ حج کی افروغیں بہت تھیں ہیں اس مختصر سالہ میں گناہ اور
 سیکے بیان کی نہیں ہو سکتی ہی کہ کچھ تھوڑی سی اعمال مستطی جناسہ بہ اللہ و ام المہ
 لکھی جاتی ہیں **فصل چوتھی مختصر اعمال حج کی** پہلی کچھ معلوم ہو چوٹھی
 ہوتا ہی قرآن اور اخلاص اور متبع جو مکہ معظمہ سی ایٹھ سال میں ہی اور بقولی بارہ سال
 نہ یادہ جب قدر ہو دو رکعتی دالی بن اوں پر فتح راجحہ عاقل اس کے
 کچھ ہی کہ جب سامان سفر اور سوار ہی درست کر کے روانہ ہو مکہ کی طرف
 پہنچی اور گرد مکہ معظمہ کی حاجتوں کی احرام باندہنی کیو پہلی حد اور روضہ الحرام

کہ حضرت فرمایا کہ اگر کسی کے گناہ مثل یہ بیان اس کی سزا دینی ہو تو میں اور وہ ایک
بھالائی تو سب گناہوں میں باہر ہو مانتا ہی اور ہر گناہ میں ایک رہم کا صبح کرنا اور رات کی پہلی
دستہم کی خیر کے فی سی بہتر ہو اور مسجد احرام میں جو کوئی ایک نماز پڑھے تو حشر خدا میں
اپنی تمام عمر میں پڑھے اور بانی عمر بہر حب تک یہ بھی گناہ سب قبول ہوئی ہیں اور سزا
کی ایک نماز کا ٹوکا اور جگہ کی سو ہزار غار کی برابر ہی اور روایت ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کرے
وہیکری بری ہو گا ہی اور گناہ سی یا کہ جو تاسی اس کا مالک پیٹ سی پیدا ہوا ہی اور بھی ہوا
کہ فراموش کا بہشت ہی اور عمرہ کا گناہ کیا ہو گا ہی اور جب تک مغنمہ میں داخل نہ ہو
خشر سی تو گناہ اس کے بخش دی جائیں اور جب اصل مسجد احرام میں ہو اور بطور اس کے
کہہ پڑھے نہ گناہ اس کے بخش دی جائیں اور حاجتیں اس کے برائیں اور جب ہی صفا
مستعدہ کی کری تو ملائکہ خدا تعالیٰ سے اس کی سبھی سفارحت کریں اور شریعت و کلام و کلام
میں ہر دو اور جب خوف وفات بھالائی تو اگر گناہ اس کی مثل یہ بیان حاجت کے
برائے مانگے سزا دینی برابر ہوں سب بخش دی جائیں اور جب ہی عمرہ کری تو ہر عمرہ کی عفو
فرمایا سی ہوں اور جو نیت غیر خالص اور لففہ خیر طیب ہے حج کری تو بھی حق تعالیٰ اس کے
گناہوں کو بخش دے گا اور اپنی خیر کو اس سے ہی رضی رکھے گا اور اگر نیت خالص اور لففہ طیب
حج کری تو حق تعالیٰ اس کو ہر گناہ سے درجہ اعلیٰ ہوں گے وہ ایسا اور صدیقین اور شہداء
صالحین میں جگہ دے گا **فصل دوم** شری حج یہ بھالائی عذاب کی بیان میں حضرت
صداق حلبہ السلام فرماتی ہیں کہ جو کوئی کسی عذر شرعی کی حج نہ بھالائی اور مر جائے
تو وہ دین پرورد اور نصیبی پر مرے گا اور پھر فرمایا کہ جو کوئی شہریت جو اور حج نہ بھالائی
تو وہ اور لوگوں میں سی ہی کہ اوٹکی حق میں خدائی کہہ فرمایا ہی کہ **فصل سوم** عذاب
آٹکی ایسی شہریت یا ونگو ہم اندھا اوٹھائیں گی جس جاننا چاہے کی حج بڑا کرے یا بھالائی
کوئی سہولت کی ہوئی ہوئی عذر شرعی ترک کری تو وہ ٹرا گناہ ہی اور سہولت
لیک بھالائی یا دشمنوں کی خوف سی بھالائی تو کسی گناہ اپنا نام کی ہوگی اور جسکو سہولت
نہ ہو تو سپر حج واجب نہیں ہی مگر سنت ہی اگر آدمی کی یا سی اپنی اور اپنی عیال کے
کہانی اور یہی مدت سفر کی کن اور سزا اور سوا ہی اور افعال کی بھالائی خیر کوٹکی
صداق حج ہو تو عمر میں ایک با حج واجب ہوتا ہی اور سہولت حج اور زیارت

بھالائی تو سب گناہوں میں باہر ہو مانتا ہی اور ہر گناہ میں ایک رہم کا صبح کرنا اور رات کی پہلی دستہم کی خیر کے فی سی بہتر ہو اور مسجد احرام میں جو کوئی ایک نماز پڑھے تو حشر خدا میں اپنی تمام عمر میں پڑھے اور بانی عمر بہر حب تک یہ بھی گناہ سب قبول ہوئی ہیں اور سزا کی ایک نماز کا ٹوکا اور جگہ کی سو ہزار غار کی برابر ہی اور روایت ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کرے وہیکری بری ہو گا ہی اور گناہ سی یا کہ جو تاسی اس کا مالک پیٹ سی پیدا ہوا ہی اور بھی ہوا کہ فراموش کا بہشت ہی اور عمرہ کا گناہ کیا ہو گا ہی اور جب تک مغنمہ میں داخل نہ ہو

مقام اہل بیت علیہم السلام

بیاض فیضیہ تہذیبیہ

کری کی مکہ میں آئی بلو افغان اور سعی اور طواف الہما سالانہ کی پیرسی بہن اگر وہ وہاں ہی اور
 ہمارا کہ کہ طواف مکہ کرنا ہی حج ہی فارغ ہو اور مسجد و مسجد بن فرست کر ہی سہا
 رہو چنانچہ اہل بیت علیہم السلام بھی مدینہ طیبہ میں جا کر ضرورتاً اسو اہل بیت علیہم السلام
 ہی اور اس حسن جنابی و فرامانی کہ خوشنصیح کر ہی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو اسنی مجھ پر جا
 اور مکہ طیبہ میں مسافت مدینہ طیبہ کی تہذیبی و نو کی ہی اور حضرت رسول مقبول کی زیارت
 اور اہل بیت علیہم السلام کی زیارت میں ہی خوشنصیح کی رہا رہی
 کہ نہیں ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مری دیا سا کر ہی تو روز عاشق میں
 جو مری ہمسایہ بہن ہو گا اور شعا حب او سے کہ مجھ پر واجب ہو گی اور جو مکہ مدینہ میں
 مری مکی و مدینہ میں ہی اور جو وہی و عاشق کی مری رہا رہی تو گویا اسنی مجھ پر
 سنا نہ ہجرت کی ہی اور اگر اوسنی مفہور آئی کا ہو تو وہ دور ہی ہو گیا سلام کر ہی بھی رہا رہا
 مری ہی کہ سلام او کا مجھ پر بھی گا پس اگر اس مرتبہ میں ہی تہذیبی و فاضل ہو گیا
 و اہل بیت علیہم السلام کی زیارت میں ہی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو اسنی مجھ پر جا
 تو اسنی حج کا ہو تو وہ رہا رہا حضرت رسول مقبول کی زیارت میں ہی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو
 بھی حج اور سیر زمار کو کہ آئی ہو رہا رہا حضرت رسول مقبول کی زیارت میں ہی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو
 جناب فاطمہ اور حسین اور اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی فواہم میں حضرت عباس
 الزہراء علیہم السلام کا بلہیت طابریں سی و اینہ ہی کہ ہر امام کا اسنے وہ رسول
 اور نبیوں پر او کا عہد ہی اور وفاداری عہد و نکی زیارت او نکی ضرورت ہی ہیں جو
 زیارت او نکی کہ ہی تو وہ او نکی سیر زمار کو کہ آئی ہو رہا رہا حضرت رسول مقبول کی زیارت میں ہی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو
 رسول مقبول کی زیارت کی اور وہ اینہ ہی کہ وہ اہل بیت ہیں سی کی ایک کی ہی زیارت کی
 اور او کی روح مقدس میں در رکعت نماز چہ ہی ہو ایک رسول حج کا اوسنی خواہ ہو مانتی
 اگر نماز رکعت نماز رہی ہو تو اسنے اور ایک ہو گا وہی و مانتی اور حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی الہ روز بنابا مبرم من شہسہر مانتی خدا عالمی فی سیر
 اور سیر اولاد کی ضرورت ہی مریں کو بہن تک کی رہا رہی و مانتی اور سیر زمار کو کہ آئی ہو
 و لو کہ مانتی و نکی طرف گیا ہی کہ او نکی محبت میں مشقت او مانتی ہیں اور نکی قبر میں مانتی
 اور زیارت او نکی کہ ہی ہیں باہل ہی لوگ اہل مہری شفا عفت او مانتی مری جو جس کو شری

ہیں اور نہیں کو مہیاس کہتی ہیں مثلی راہ میں جو مہیاس پڑھی وہاں سے احرام مانڈ سٹائی
چما چمہ ہندہ نو کی راہ میں علم کو اس نہالی ہیں کہ سعدہ کہتی ہیں ہنہائی میں کہتی ہیں
ایسی سقائ تک پہنچی تو پہلی غسل احرام باندھی کیو اسلی کر ہی اور نہی احرام جو پہلی کر کی
کہتے ہیں کہ کشتک کہتا ہوا کہ معطلہ ہیں وہ وہ اور احرام اوی کہتی ہیں کہ اوسے
وہ کپڑی لی جی ہو ایک کو لنگی کر کی تہمت کی طور سی اپنی باندھی اور دوسری کو چادر کے
طور سی اپنی تہمت سی اور وہ لی مگر جو دو کو سی ہوئی کپڑی اور حریر جس کی پہی کا مصفا
نہیں ہو اور سرسرایا کہلا رہی اور سرسرایا بھی نگر کی اور بعد احرام مانڈ ہنی کی کوئی چیز
چیز نہ لگای اور شکار نگر کی اور ناخن لی اور مال سر کی نہ ڈالی اور مرد و عورت اس پر روک
نہیں اور جو کشتل ہم سے مانی اور کھی کی لہو اپنی بد نشی نکالی کسی کی کسٹور کے پانی اور راز
نگری اور قرآن شریف میں جو ایسے سرفیہ فلا زکات و لا تسوف و لا حلال فی راجع
تک وہ ایسی کھار سے ہی اسی طرح سی اور حریمات شریعتی بھی بہتر کر جیسا کہ نسبت ہی کہ
میں پہلی اور طواف عمارہ کعبہ کا کر ہی یعنی شہات مار کر و کعبہ کی پہری اور دور کعبہ فار مقام
ایک آدم میں شہتی پہر مہنا اور مردہ دونوں پہاڑ و لگی پیچیں سات پہری حکم حدابی
کر کی کہ پہر پہری کی اول اور آخر میں آہستہ آہستہ بیچ میں مقام منار ایسی تبرجلی میں سی
تو خارج ہو کہ اہلین افعال کا نام مہر ہی اس بعد خارج ہو کی گئی ایسی سر کی مال
کم کر والی بعد سے کہ کسی احرام حج کا اس طرح سی باندھ کی عجات میں اپنی اور عرفہ کی رو
یعنی ان میں دیکھ کر وہ پہر سی اس کو عجات میں خیمہ کھڑا کر کی اور اپنی حساب کو ایک مال کی
اول اور ورائض پہر پہر پڑھ کی شام تک دعا اور گویہ و زاری میں اپنی پروردگار کی سے
مستغفر ہو ہی اور اس کے وقت عجات کہتی ہیں پہر بعد عود ہوئی اقباس کی فحش کی نشوونما
رات کو شہر احرام میں حائی اور وہاں اوسی رات کو رجمی جبرأت کی وہی سنگ در سر
یعنی اوسے پہن طلحہ صبح اور طلوع اقباس کی وہاں عبادت کر ہی اور بعد اس کی بقرہ حد
کیدن مقام میں ہی میں آبی اور تہن دن دن ہاں رہ کی پہلی دن فار حید کی اور قربانی میں
میں ملائی دن دن جبرأت میں سنگ بفری مار کی پہر بار پہلین کو عمارہ کتبہ میں لکے
طواف اوسی کی اور پہر طواف النساء اور فوئی حلال ہوئی وہی پہلی بجا کی اچھل
نچ سی خارج ہوا اور پہر بھی ہو سکتا ہی کہ روز چند میں ہی قرنائی اور رجمی جبرأت

وہ ایسی کھار سے ہی اسی طرح سی اور حریمات شریعتی بھی بہتر کر جیسا کہ نسبت ہی کہ

علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے اور سمجھتے ہو کہ وہ غنی و احسنی کچھ کم نہیں ہیں حکم مالک پر
 ابھی طابہر بنی وایت ہی کہ دربارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی گری اور اولاد
 اس کا نام فرما چکا تھا، حال تو کم ہی کم اجڑا و سکا ہے ہی کہ گناہ گدہ بنے اور آئندہ
 اس کی بخشش ہی جائز اور زیارت حضرت کی ٹھہر سلاں برائے ہی اور برہ اوں نا
 السلام کی کسی سی پوجہا کہ کی حج فونی کئی بن او سنی و س کے کہ شہرہ حضرت علی و فرما نا
 کہ جب میں حج تو عام کر چکا ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک بار زیارت کی تھی
 تھی تو اب ہو گا اور ایک وایت میں ہے کہ زیارت حضرت کی نہیں ہے اور بن علی بار
 سے اور دوسری روایت سی پکیش حج اور پکیش عمر کی برابر ہی اور بھی وایت ہے
 کہ حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ زیارت حضرت کی تو اب میں مشغ و اور عمر کی ہی
 ملکہ ایک تو اب سی سو ارادی فی حوص کی کہ کشف حج اور عمر کی برابر تو اب حضرت کی با
 کا ہی حضرت فرما سنا ہے میں ہو سکا ہے ہی راوی کہا ہی معنی کہا کہ سو حضرت ہی فرمایا
 کہ پکیشی نیک پرستی کا ہے کہا ہی برابر فرمایا مادہ بعد اس کی فرمانا امت حد کا اگر کسی
 سار کر ہی تو سار او سکا ہے ہو سکا ہی اور وایت ہی کہ زیارت حضرت کی ہر بار سجد
 آراو کر لی ہی اور ہر بار کچھ ہی زین اور لگام سی کر اسہ بہاد راہ خدا میں بھیجی ہی بہتر ہی
 حضرت کی زیارت سی ماں ہی ہی مکان کی کرینی اور ڈوی اور علی اور بہ ایک آیت سی
 اور زیادتی درون اور وراثی عمر کی پونی ہی اور حقیقت و حرمہ را کچھ نہ کی زیارت
 مفرد میں ہو تاسے و دن اصل تہ کی حساسات میں ہو لی ہیں اور حضرت زیارت کی
 سرک کر لی سی نقصان بدن اور عمر کا ہوا ہی اور خوب زیارت حضرت کے راہی و ایمان
 او سکا ناقص ہی اور اگر بہت میں حامی و اور مرمو سی او سکا مرمو کم ہو اور حضرت کے
 زائر کو محاسن اوصی کی بخشش کرو اسکاں او مدرسم اعتبار حضرت کی دور و سنا اور بہ حاجت
 روضہ من حد اسکاں قبول فرما نا ہی اور انکے رہم حواس راہ مدین خیر کر چکا ہو وں زیارت
 درہم کا تو اب او سی ملیگا اور شہر ہزار فرشتی جو حضرت کی مدد کو آئی تھی اور حضرت کی
 حفظ و صافی خدا اور ایلا وعدہ کی کہ مدد او کی قبول کی اور سنا کہ نہ ہو
 ہو ہی تو خدا شغالی فی او کو حضرت کی مزار معد میں مرفور فرما نا اور حضرت کے مزار پر
 جانا ہی نوہ و سنی او سکی پیشوا ہی کرتی ہیں اور اگر چاہے پرتا ہی رہے تمام کو اس کے

ہیں اور بہت سے سرسبز، دل کش سب میری ہمسایہ ہو گئی یا علیٰ ہمارے سرو کی شکاری
 تو اونہنی بہ باقاعدگی سے سالانہ ہجرت کے بعد کی حور مارٹ گھنٹاڑی فوٹو کی گئی ہے
 مارے ہاؤس کے دای و الا سلام کی دور سے جو ٹکی راہری اور گناہوتی ایسی ہمسایہ
 ناک و گناہوتی ایسی ہمسایہ اور وہ بہتیر ہجرت کی چھاری دوشوٹے
 کوٹلی ہے۔ میں جیسا کہ کہی گئے ہیں اور یہ کہہ کے انکھٹے دیکھی ہوں اور
 سکا مالوں کے پیچھا ہوا اور حساب طالعہ اللہ علیہا ہی و انت ہی کہہ کر
 فرمائی ہیں کہ جو کوئی میری باپ اور چھکو مری اور سری بات کے حساب میں خواہ بعد کار
 نہ ہو تو نہیں رہے سلام کری تو بہت اوسکے دھڑکی اجب ہونا ہی روایت ہی الہی
 و الہی ہی کہ جو کوئی نہ یار نہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب ہی ہو
 و الہی اجب ہو، اسے پہنچا دے گا خطا فرما ہی اور گناہ گدہ اور آئندہ او
 محبت دینا ہی اور گردہ امن میں وہ محسوس ہوگا اور حساب و سکا آسان ہو اور
 حاسکی اور اوسکے ہر ایک وقت فرسٹی اوسکا اتصال اور ہر ایسی کرتی ہیں اور اگر وہ
 سار ٹراہی و حوادث اوسکی کرتی ہیں اور اگر مہاتما ہی تو ہر ایسی اوسکے چار کی کرتی ہیں
 اور خدا سوا اسکے نہ کہ دعا کرتی ہیں انکے شخص کے حضرت امام جعفر صادق علیہ
 السلام ہی جو کہ کہہ کوہ سی میں آکی حد میں حاضر ہوا ہوں اور رنارہ خدا کے
 ہی ہیں کہ جس کے فرمانا کہ بہت را کیا تو فی اگر تو مراد و سد نہو ناو میں ہر گر میری
 طرف نگاہ نہ کرتا جس شخص کے خدا در کام امسا اور ملا کہ رنارہ کرتی ہیں تو فی اوسکے
 شمار نہ کر کی اور وہ اس ہی کہ نہ سیدل حضرت کی رنارہ کیوٹی جانی تو ہر قدم ایک
 حج اور ایک عمر کا واسطی ہونا ہی اور اگر سیدل ہر پہر تو ہر قدم اوٹھانی میں دو سج
 اور وہ عمر کا واسطی ہونا ہی اور وہ سیکر وایت ہی کہ ہر قدم را کسوج اور ایک ہر
 مقبول کا واسطی ثواب ہونا ہی اور جو قدم رنارہ حساب میر میں غمرا کو وہ ہو گا تو فی
 اوسکی و رخ میں ڈال لگا اور زیارت حضرت امام حسین کے ہر قدم ثواب ہیں کہ
 سارا دن نوٹو نکا ہوں ہو سکتا ہی ہر چہ کہ رنارہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے
 سے عالم کی حول سب ہو کہہ شریب و رخ کی جی احب ہیں ہی مگر ثواب میں حج و
 سی کچھ کم نہیں ہی اور جیست و پنی ہر ایک سبعت کی الہیست سبعت رنارہ حضرت امام

و الہی اجب ہو

و الہی اجب ہو

[illegible]

عداوت کر لی۔ پھر اور اگر مرہابی تو اس پر وہ غار شریف میں اپنی اور دلدار کی ملاطفتی دعاؤں سے
 گہرائی میں اور پھر اس کی زیادتی کو پہلی عمارت پر فرشتے، رفتہ رفتہ، کہ منہ ہو قی میں کہ وہ بھلا
 اس کی دہائی طرف اور دہزار اس کی نائین طرف رہتی ہیں اور حدایت علیٰ ہزار حج اوہ ہزار
 حجر کے تو اب اس کو عطا فرمایا ہو ایسی حج اور عمری کہ یہ عمری و صبی سب کی ساتھ کی ہو
 اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی بھی زیارت زیارت کی تو اب، بہت ہیں حضرت
 رسالت پیادہ فرمائی ہیں کہ ایک فرزند میرا آسان میں دے دو گا جو موسیٰ میں اس
 فرزند کی زیارت کرے گا تو حق تعالیٰ اس کی بدن پر حرام کرے گا وہ جس کی آل کہ اور سب
 اس کی وسیع واجب ہوگا اور جو مصیبت دہ ربارت اس کے کرے گا وہ اس کی مصیبت
 فرستے ہوگی اور جو گنہگار اس کے زیارت کرے گا تو گنہگار وہ اس کے بھائی ہوگی اور
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی فرمائی ہیں کہ ایک فرزند (انسان میں) کہ نہ
 ہو گا جو زیارت اس کے کرے تاؤں میں روزِ حشر میں ہاتھ اس کا مارے گی بہشت میں اعلیٰ
 کرے گا اگر وہ گنہگار گناہ کرے گا ہوگا اور جس شخص کی کوئی حاجت ہو تو غسل کرے
 حضرت کی زیارت کرے اور اکیس بار رک کی دو رکعت نماز پڑھے اور دعا و قنوت میں حاجت
 اسی دعا میں عرض کرے تو سوائی دعا و دعائیت کی ہر ایک دعا قبول ہوگی اور سب اولیٰ
 ایسی کی اور پھر روایت ہے کہ جو حضرت کو امام اساجا کی حضرت کی زیارت کرے تو سب
 گناہ گشتہ اور آئندہ کی اس کی بخشش فرمائی جائے گی اگر وہ آسمان کی ستاروں اور باران کی
 قطروں اور سون درجہ کی گنتی کی برابر ہوں اور قیامت میں برابر حضرت رسول
 محمدؐ کی اس کی واسطی میں ایک سر رکھنا اور خوشنویس تک دعا ہی عادل حساب
 ہی مانع ہو گا وہ اس پر پٹنہ ہنگام اور کسی فی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے بھی
 کہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی فہم علیٰ ہر بار بار جب کہ امام رضا علیہ
 السلام کی حضرت علیؑ فرمایا کہ میری باپ کی زیارت فصل ہی کہ جس نے امام حسین علیہ السلام
 کی زیارت ہر کوئی کرتا ہے اور زیارت میری باپ کی جو حاصل ہو وہ در دو سنت ہمارے ہی
 ہی کرتی ہیں پھر روانہ ہے کہ جو زیارت اگان حضرت کی کرے اور ان کے اس کو کی وجہ
 میں رہے تو کہ ماؤں سنی عرش پر خدا کی زیارت کی اور خود وہ حصہ پہنچے فرمائی ہیں کہ
 جو میری زیارت میری غمناک دینی میں کرے تو سب ہزار شہد اور دہ ہزار عہد حق اور

[illegible]

شہید و لسی دی نو خدا اسحاقی ہشتین ہر درہم اور ہروانی کی ہر ایک مکان سوتی کا
 اور ایک مکان چاند بکا اور ایک موی کا اور ایک زر حد کا اور ایک زر و کا اور ایک زر
 اور کا چھل و مانی اور جو شخص کوۃ دی تو مال اور سکا سدا زیادہ کری اور ہر اہل بیت کی
 راجی مالور سکار ہمیں کیا جاتا ہی مگر جو وقت کہ در خدا ہوں جانا ہی اور کوئی مال لطف
 ہر سہ روز ماہی مگر وہ مال جسکی نہ کوہ نہیں دی جاتی ہی اور ملعون ہی وہ مال کہ جسکی نہ کوہ نہ بکا
 سلاہ نماز او پس مال کی مالک کی قبول ہمیں ہوتی ہی اور مدنی والا کوہ کا نہ موس ہوا و
 مسلمان جب سری نوید دی ہو یا نصرانی اور ندی والا کوہ کا داصل و قرح ہو گا اور
 آدمی کوہ ایسی مال کی مذہن تو رس بھی حکم پروردگار سی رکات اور خیرات کو ایسی
 ایسی تھا اور شکی ہو اور ایسی کوۃ واحد و سبب ورائض اور و احساب استکارا جا ہی
 اور بعد کہ سبب اور سنفات کو چپا کی کری ہیں بہت ثواب ہیں پس ہر عاقل آزاد مرد و
 جس جی اپنی مال کی نفع کر نیکا اختیار ہو اوسیکے اوپر نہ کوۃ دینی حکم خدا اور رسول سی
 شرط منی واجب ہی اور علام اور لونڈی اپنی مال کی کوۃ بی اپنی آفا کی احادیث کے نہیں
 کسی ہر فصل تیسری فصائے کوۃ اور کوۃ کی چیزوں کی سائنس اب معلوم ہو کہ نہ کوہ
 مداکل نو چیزوں پر حکم خدا سی احادیث کے جیسے ہی مؤن چیزیں اپنی اپنی فصائب
 کہ ہمیں اور جس قدر میں کوۃ کا دیا واجب ہی اسی مقدار کو ترح بن فصائب کی ہیں
 اون چیزوں میں سی پہلی سوسو نا ہی جب سوا چہ اشرفی سکے دار ہوں اور وہ ایک س
 تمام رہیں اور بی بجائیں او کہ سطر حکا تغیر او نہیں نہ تو ہر سوا چہ اشرفی سی ایک پیچہ
 اٹھدانی تھینا نہ کوۃ نکالی اور ہر چار چار کا فصائب ہی یعنی جب تک کہ سوا چہ
 اسے فی ہر چار اور چار اشرفیان شہرین نہ کوۃ اون پر نہیں ہی اس صورت میں جب چار
 اسری اور شہرین نو پالیسواں حصہ اور کا بھی نہ کوۃ میں دی ہوئی وعدہ رہی جائیگا
 نو شتر سی باندی سکے دار ہی جب سہ درہم اور پہا کی حساب سار ہی بیالیس
 روپی ہوں اور سال پر وہ بھی رہیں نو ہر سار ہی بیالیس سے ایک و پید نہ کوۃ میں
 دینے جائیگی اور بعد اسکے ہر فصائب بیالیس جائیگی و ہم کا ہی وعدہ جب ہر سار
 بیالیس سار ہی اٹھ روپی کھا کی حساب سے اور شہرین تب ہر سار ہی اٹھ سہ
 جائیگا ان حصہ نکالی اور وزن درہم کا بہا کی حساب سے سوا دوا شدہ ہی روزان

وینا وینا وینا

در این طایفه چون بعضی احسان اور نیکی کر نیکیا بر ثواب ہی اور بعضی اہل بیت طاعت و سجدہ اور است
 کہ بہشت کا ایک روزانہ ہی کہ او سکامام احسان اور معروف و شہرت ہی اور اس کی
 اہل احسان اور اہل معروف کی کوئی اور اوکس درستی داخل بہشتی یا ہی گا اور بہشتی خوش کن
 موصوفہ شری اور داخل بہشت ہو گا وہ اہل معروف یعنی مومن پر احسان کرنی والا ہو گا
 اور تین چیزوں سے درجہ عظیم اور زیادتی نصیب ہو تی ہے کہ او خود مین زیادہ سے
 اور دسترخوان پر دینک شہین ہی اور احسان کرنی سے اور اہل معروف یعنی احسان کرنی والا
 ہر ملاسی حفظ خدا میں ہشتہ ہر ہنای اور جو کسی مومن سی احسان کرے گا وہ خدا سے کثرت
 جملہ مومن سے فرمایا گیا حاجت سی تجسسی کی نیکی کی ہو اگر وہ دور مین ہو تو او کی نیکی
 جس وہ جملہ عالم کی او سکی نیکی اور جو احسان کری تو وہ خدا کی برکت اور سب مومن سے اجازت
 ہی اور روایت ہی کہ ہر ایک سی احسان کر د اگر وہ او کی لایق نہیں ہی تو تم تو او کی لایق ہو
 اور اگر کوئی نکو دہا دے وہی طرف کی کالی دی اور پھر بائیں طرف سی کی ضرورت ہی کرتی تم
 او کی عذرخواہی کو قبول کر د اور جو کوئی کسی کو سب سے پہلی امر میں کری تو وہ کوکسین
 کرنی والا بھی متل جیر کرنی والا ہی ہی اور روایت ہی کہ ایمن ایک دوسری وسطی ہر اوکے
 پہنچے کہ ہر پہنچا اپس کا اصلاح آئندگی اور خداوت کا ہی اور جس کام میں ضرر نہ کیا جتے
 سوا ہو تو ایسا کام ہی کوئی نکری اور جس کی کسی پر احسان کری نہ او س سے پہنچے تو وہ بھی
 محض او سکا کری اور وہ پہنچے اور نہ کر دے ہی او سکی کوئی اور اگر یہ نہ کر دے گاہے گاہے ہی اور
 حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ خدا کی نعمت کی ہی طاعت راہ معروف کر کسی پوچھا و گوں
 ہی فرمانا جس شخص کی سی احسان کری اور وہ کہہ ان او سکا کری تو اس وجہ ہی پوچھ تم مان
 نکری اور ہر احسان اور نیکی مال اور خیال سی داخل معروف ہی اور چہ کہ وہ اور جس میں مؤمنین اور
 سادات دی یا کوئی سکی کسی مومن کی ہی نہ تھی ہی نہیں تو بخیل ہی ہر اپنے کام سے طاعت
 کہ تھی نہیں پرچہ سے اور مال کی سی اور کو ترک مانی سی او س کے پیدا نی ہی اور بخیل آسمان اور
 رس پر موقوف ہی اور کہا ہی ہی اور کہا ہی مانی سی او س کے پیدا نی ہی اور بخیل آسمان اور
 رہی عیسہ یہاں تک کہ او بہشت ہو اور جس شخص سے کہ خدا تعالیٰ کو امید خیر کی ہو او س سے
 کل میں مبتلا کو مانی اور خدا کی نزدیک حوائج ہی اگر وہ عاصی اور معرط گناہ میں ہو تو سزا
 نہ دیا دے عاصی بخیل سی اور جس مومن سے خداوند نہ دیا و عاصی او س کا ایمان نہ دیا ہی اور نہ کہ

اور سنا کہ جو دہی کا کہ دیا تھا خاص ساداب کا کہ حکم خدا و رسول تھا مافیہ کہ
 بعد اسکی اور سنا کہ جو دہی کی بدعت پر قائم نہ ہی تاکہ ساداب مرفہ الحال نہوں
 مقررہ لام اور ازاد رہیں اور حضرات امیر ہدای و متوفیوں شہر شخص جس ایک کی مدد سے
 سچا تھا اور سنا کہ امام بن احوط یہ بھی کہ عالم عادل اشاعتی ماس بھی کہ وہ اپنی
 تحقیق سے ساداب کو تقسیم کر کے علاوہ جس کے ہر ایک طریق سے ساداب معتقد نہ ہو
 میر و ابلیس میں کسی ایک پر بھی احسان کرے گا تو میں قیامت میں اسکی عوض اسے احسان
 کروں گا اور فرما کہ میں جسے کہہ دوں چارہ خصوصاً شفاعت کروں گا اگر گناہ او کی تمام
 اہل دنیا کی برائیاں جو گئی جسینی کہ مدد میر درستی کی کی ہوگی اور جسینی کہ مال دنیا میری تزیین
 دیا ہوگا اور انکی تنگی کی دوسرے اور جسینی کہ دل اور ربانسی انسی نعمت کی ہوگی اور جسینی کہ انکی
 سادابی نہا کہ ای خلافت تم سب حبیہ ہو کہ حضرت رسول خدا کچھ فرمائی ہیں کہ
 سفوف میں حبیب چھٹے کی نو حار سال کچھ ہی ہوگی فرمائی کہ ای گروہ خلافت کے
 جسکا کچھ احسان چھیر ہو تو وہ اوٹھی آج اسکا عوض میں اسویں دن سب کہیں گے
 کہ پاپا و زمان ہمارے فدا ہوں آپس کا مرہبہ ہی کہ احسان اپنا آپ پر رکھنا ہو بلکہ
 ہر ایک احسان خدا اور رسول خدا کا تمام ظن کی اوپر ہی پس حضرت فرماتے کہ جسینی ہر
 ابستہ میں کسی ایک کو بھی بنا دے ہو یا انہیں کسی کسی کی ہو یا کہ انہیں
 ہی کی کو کچھ لباس پہنا یا ہو یا انہیں کسی کسی کو کچھ کھانا کھلا یا ہو تو وہ
 اسے سر پہنی کا اپنی آج چھٹی میں جس میں جن لوگوں لی ان امر و سی کوئی امر کا ہو گا
 وہ لوگ کچھ ہی ہو یا انکی نو دستانہ لہی کی درگاہ سے پیدا ہوگی کہ حبیب ہمارے اپنی لوگی
 بنی کی ہو جس کا ہم نے کچھ کو اختیار دیا ہی جہاں جہاں تو بہشت میں انکو جگہ دی پس
 ہر اور اس کا سبب یہ کہ درجہ مخصوص حضرت کا اور انکی اہل بیت کا بھی چھٹی
 تاکہ حضرت سے اور انسی کوئی برہنہ نہ ہو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
 ہمارے علیہ میر قدرت نہ کرنا سو تو وہ صاحبون ہمارے شیعوں سے صلہ ہمارا کا لے لے گا
 ہمارے صلہ کا ثواب ہو گا تو انکو جو حساب سے میر قدرت کی معذرت ساداب کی ہر اور مستحقین

وہی کہ جسینی کہ مال دنیا میری تزیین دیا ہوگا اور انکی تنگی کی دوسرے اور جسینی کہ دل اور ربانسی انسی نعمت کی ہوگی اور جسینی کہ انکی سادابی نہا کہ ای خلافت تم سب حبیہ ہو کہ حضرت رسول خدا کچھ فرمائی ہیں کہ سفوف میں حبیب چھٹے کی نو حار سال کچھ ہی ہوگی فرمائی کہ ای گروہ خلافت کے جسکا کچھ احسان چھیر ہو تو وہ اوٹھی آج اسکا عوض میں اسویں دن سب کہیں گے کہ پاپا و زمان ہمارے فدا ہوں آپس کا مرہبہ ہی کہ احسان اپنا آپ پر رکھنا ہو بلکہ ہر ایک احسان خدا اور رسول خدا کا تمام ظن کی اوپر ہی پس حضرت فرماتے کہ جسینی ہر ابستہ میں کسی ایک کو بھی بنا دے ہو یا انہیں کسی کسی کی ہو یا کہ انہیں ہی کی کو کچھ لباس پہنا یا ہو یا انہیں کسی کسی کو کچھ کھانا کھلا یا ہو تو وہ اسے سر پہنی کا اپنی آج چھٹی میں جس میں جن لوگوں لی ان امر و سی کوئی امر کا ہو گا وہ لوگ کچھ ہی ہو یا انکی نو دستانہ لہی کی درگاہ سے پیدا ہوگی کہ حبیب ہمارے اپنی لوگی بنی کی ہو جس کا ہم نے کچھ کو اختیار دیا ہی جہاں جہاں تو بہشت میں انکو جگہ دی پس ہر اور اس کا سبب یہ کہ درجہ مخصوص حضرت کا اور انکی اہل بیت کا بھی چھٹی تاکہ حضرت سے اور انسی کوئی برہنہ نہ ہو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ہمارے علیہ میر قدرت نہ کرنا سو تو وہ صاحبون ہمارے شیعوں سے صلہ ہمارا کا لے لے گا ہمارے صلہ کا ثواب ہو گا تو انکو جو حساب سے میر قدرت کی معذرت ساداب کی ہر اور مستحقین

دور چون اور اگر شروع شد کہ دوسری دوام داشت که در سنان او را در آن روز و در آن روز
 ایکس دوی پھر خدا کی سامنی سنی کی نکلا حضرت علی شرمنا آید کالاسانیا کی تیرا پھر پھر
 اور پھر جانیگا و پھر دوی پھر و پھر سی پھر انور انور کا موجه اپنی کن ہی رالارسی و فی
 حضرت کی سامنی سی پھر کی گنرا حضرت علی اوسس فرمایا کہ ہوا لہو چہ کو لکڑی کی ریاہ و فی
 چہا و سنی اوسنی پھر ڈالا تو دیکھا کہ ایک سارنگ لایک لکڑی پر لانا ہوا ہی حضرت علی و پھر
 پھر دوی آج کیو کچھ خیر کی ہی و فی و فی اوسنی کی گنہ و درویشان نہیں پھر سی پھر
 اوسس سی پھر کی گنہ اور دو سر کو پھر پھر فی صدق بین و فی حضرت فی و فی مال و فی
 حضرت سی پھر سارنگ شراس سی پھر ہوا اور روایت ہی کہ حضرت امام ہر صفہ و فی حضرت
 فرمائی ہیں کہ جیسی اور ایک پھر فی پھر ہم میں کا معاملہ ہوا پھر فی پھر ہوا
 اپنی گھر سی نکلا اور میں تصدیق دیکھی گیا اور پھر پھر پھر کی ہوا پھر
 آیا اور پھر اوسکے حصہ میں آیا پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 پھر پھر حضرت فی فرمایا مان پھر فی تصدیق ایسی پھر پھر فی وقت و ما تھا اور نہ پھر
 حکم خود سی تھا اور روایت ہی کہ زمان پھر اسرائیل پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 ایک عورت فی ایک پھر اپنی منہ میں کہ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 اوس نو الہ کو منہ میں اپنی نکال کی اوسنی یا انھار سی اوس عورت کی ایک پھر پھر
 پھر این پھر اوسکے اوس کی کو لی گیا لگا و فرمایا کرتا تھا اور مان اوسنی پھر
 و پھر جانی تھی نا گار جبریل آئی اوس اوسس کی کو ستر کی منہ میں پھر اوسنی پھر
 اور کہا کہ پھر حضرت اوسنی ورنہ کی نو الہ کا ہی اور روایت ہی کہ پھر پھر پھر
 ایک بیٹا پھر کسی مقدس خدا فی اوسنی پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 اوسکے بیٹا کی رات پھر پھر فی اوسکے ایک پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 اوس پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 کسی نے خواست میں اوس پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر

کہ وہی مومن پر کسی طرح کا احسان کری تو گویا او سے بیس مرہادہ احسان کیا ہی اور
 دوسرا احسان کہ بلائی نہ اس سدا دیکھ کر لو کرئی سی بہتری اور گویا کہ دشمن چاہے
 اور جو ایک مومن کی کہہ نا کہ بلائی تو گویا او سے اولاد حاصل ہونے ایک شخص کو نہ کرنی
 ضرورتی نہ ہا۔ یہی اگر اہل ایمان کو کہہ نا کہ بلائی تو گویا او اولاد حاصل کو دج سی
 حساب نہیں اور حضرت امام محمد ماحمدہ السلام فرماتی ہیں کہ اگر ایک حج کو نہیں شریعت
 اور کرئی سی اسی بہتر چاہو میں اور مسلمانو میں اگر اہل ایک گھر کو خیال اپنا کہ دیکھ کر
 انکی وہ کروں اور برہنہ کو لاسن پہاؤ میں اور انکو آدمیوں کی حاجت سی پہاؤ میں
 تو بہتر ہی رہے کہ شریعت کو دین اور روایت ہی کہ جو کسی مومن کو کہہ نا کہ بلائی یا کسی
 پر نہ مومن کو لاسن سی تو ایک دایب سی شتر اور دوسری شتر ہر اور فرشی مقرر
 ہوتی ہیں تاہم۔ یہاں سی کہ صورت کی نیکی کی وقت تک اسکی سب گناہوں کی وسطی حد
 جو کوئی دیکھ کر فی ہون اور روایت ہی کہ جو ایک مومن کو کوئی کہہ اوی تو خدا تعالیٰ او سے
 اس پر ہشتاد لاکھ مال اور غنی مومن کی او میر اسان ہو اور قرآن کے کشادہ ہو اور
 سب مکمل ہو کر نکالنا کہ تاریک ہی بہا ہی فرشی او سپر صاواہ پختی ہیں اور روایت ہی کہ
 اس سال اپنا ہا۔ یہاں سی کہ ہر جہل تو سی پہاؤ ہی یہ ہی کہ احسان کو اپنی سہل اور کم
 کم حافی نالی را یکی نظر من بہت معلوم ہو و شریعتی بہ ہی کہ احسان کو اپنی پوشیدہ
 رکھی اور پوشیدہ کری کہ اسکو گوارا ہو شریعتی یہ ہی کہ احسان کو اذکر فی ہن جسد
 ہر سکی بہ ہی کری ماحمد ہو حافی اور جب یہ تینوں امر ہوں نو وہ احسان نزدیک ہے
 اور جہل ہم ہوا علی ہذا القیاس صدقہ شریعتی ہی بہت لی گنتی ثواب ہیں روایت
 ایابہت سی کہ خدا تعالیٰ فی ہر ایک چیز کسیکو مقرر فرما با ہی سوای صدقہ کی کہ فرماتا ہی
 کہ صدقہ کو من آپ لینا ہوں بہا تک کہ اگر کوئی ایک خرما با صفت پر مدہ بھی صدقہ دے
 نو او کو بھی اسیکو وسطی در سن کرتا ہوں اور مثل کو ہ احد کی قہامت تک اسکی ثواب
 رہا کہ کرنا ہوں اور حضرت امیر المومنین فرماتی ہیں کہ حق فقیر دن اور مساکینوں کا بہت بہتی ہے
 کہ اگر یہ ہو تو ہم صدقہ کسی دیتی اور ثواب صدقہ اور فضائل صدقہ کو نہ کرنا ہی اور
 بلاتین اسنی کیو کرور کرتی اور صدقہ دہنی سی سوای آخرت کی ثواب ہی حساب نہ ہا
 بھی شتر بلاتین دور ہوتی ہیں اور جو صبح کو صدقہ دے تو تمام دن کی خوشی اور برائی اس

ہر جہل تو سی پہاؤ ہی یہ ہی کہ احسان کو اپنی سہل اور کم

کہ اگر یہ ہو تو ہم صدقہ کسی دیتی اور ثواب صدقہ اور فضائل صدقہ کو نہ کرنا ہی اور

توجہ نہ اسکو قدرت ہو اگر کسی کو قرض ہی والا مالانگہ کی پابندی نہ ہو
 اور قرض کا مال اسکا حق کی حساب نہیں ہے گا اور وہ اپنے ہی لئے لے کر دے گا
 اور احتیاج اسکو روکری اور اوسے خوش کرتی ہو سنی ہو پانچ سالہ مالانگہ
 حنون اور جذام اور برص اسی نجات ہو اور قرض لے کر الیکو مقہور ہوا مردہ ہو
 اور سپر حرام ہو اور جو قرض لینی والیکو اسکو بہ نسبتانی سے پہنچا دے ایہ البغیر
 اوسے چوتھ ہی تو حشر نہ کیے وسط کی کہیں یا اور بیاہ نہ وہ سبب نہ ہو
 اگر قرض لینی والا مر جائے اوسے معاف کر دے اور ایک مرتبہ کا وشر ہو بلکہ مالانگہ
 بابت چہ شافریع وین کا جہاد کی سیاست معلوم ہو کہ دیکھ لیا کہ ایسا ہو
 اگر کسی کو حکم ہو یا امام کی جہاد کہی ہیں جو وہ ایسی میں اور نہ ایسی خود ہو
 اور کسی اعدائے سیس اس طرح کی لڑائی میں نہ لے کر دے جانی اور وہ
 مسلمان رواد کھائی ہو اور جسکو بغیر امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا جلیل
 کہ جہاں ہو یا نہ ایسی اپنی بغیر امام کی خدمت میں بھی اور نقد اسکا جو
 اور جو صاحب مال ہوں وہ اپنی مال سے بھی مدد جہاد میں کریں اور لڑائی میں
 اور جو صاحب مال ہوں اور صحیح ہوں تو وہ ایسی نقد حال ہی کی حرج کر لیں جو
 سعادت حائل اور جو جہاد میں بغیر امام یا امام کے ساتھ مارا جاتا ہو نہ ہو
 کہوشی ہیں اور حوی و جہاد طلب حق پر ظلم و جور سے باز جاتا ہو اور کو
 ہیں اور شہید کا مرنہ خدا کی نزدیک بہت ہی اور تو اب بھی اور یا
 خرمائی کہ اسکا بیان طول کی سست نہیں ہو سکتی اور قرض
 حکم شہید دن کا رد و کی برابر دیا ہو اور اسکا کہی ہو
 ہی اور ہر ایک طرح کی نعمتیں بہت کی ادنیٰ کسی میں آتی ہیں اور ہر
 کی شہید و نگہ ہمارے کو ہی مردہ بخانی وہ ہمیشہ مردہ ہیں اور جو ایسا مالانگہ
 یا ہمدار اور کھوڑی اور ادمت غیر و جہاد کی ہر یا جہاد کو چھوڑ کر
 میں بھیجیں اور شرط نقد و شرفی ہو کی جو دھمی حاضر میں ہو تو کو
 تو اب ہیں اور جو تو کو حکم جہاد جہاد میں ہیں و یا کسی جو تو شکار جہاد میں
 خیر و یا اور ایہ ہوا ہو لگا ہوا ہو اور اسکو رات دے ہو وہ ہو

کے لئے طرف سے اچائی کو اوسى بھی صدقہ دینى والى کسی برابر خدا فواید عطا فرماتا ہے اور سزا
 دینى اس قدر صدقہ دو کہ خانہ بہار لاف ہی اور حقیقت میں جہ اسلام نہوا اور دو ایستہ پیش کہ
 جہان تک ہو سکی صدقہ دو اور پریشانی سے نڈر و کہ ہرگز صدقہ دینى سے پیشانی نہیں ہوتی
 اور صدقہ دینى سے اور مال نہادہ ہوتا ہے اور ہر احساں کہ ہر مانی کہ کوئی کسی کری تو یہ بھی
 صدقہ دینى داخل ہے اور فصل صدقہ کا پوشیدہ دیتا ہے کہ ہر دفعہ پوشیدہ آسٹن عصب غدا کو کچھ
 اور صدقہ زان کا شعلہ عصب لہی کو روکتا ہے اور گارہ کو مٹاتا ہے اور جہاں ساقیابینہ
 آسان کرنا ہے اور صدقہ و نکاح مال اور عمر کر زیادہ کرتا ہے اور بڑی بڑی خطاؤں کو اسماستار ہائی
 حبسہ کہ مانی ہمک کو اور فصل صدقہ سنگی اور پریشانی کو کوفت کا ہے اوسوفت و وسیع ہو
 ایسی اوپر احتیاط کری و اگر ایسی اعمال اور عزت اور ہمسایہ الی محتاج ہوں تو ہر کسی کو صدقہ
 دینى بلکہ انہیں کو سب پر مقدم رکھتی اور سائل کو کوئی آزدہ مکرى کہ تو ابطل ہوتا ہے اور
 شیرینی مانی ہو اوسى دینى کہ کچھ ہوسکی اوشیریں مانی صدقہ دینى سے بہتر ہے اور جو ہوسکی
 دینى ہر عدد جو اوسى دینى کچھ صدقہ دو سرائی اور فصل صدقہ دینى سے ہی اور روایت ہے کہ سائل
 اگر گھر دینى سے بھی سوار ہو کی سوال کری نہ اوتی نہیں و کہ اگر سائل ہو تو دینى تو انکی گن
 و کر لے والد کو سعات نہوتی اور اگر صدقہ نہ ہو تو ملازم کا کھانا حذر کر دے کہ نہ ہوتا ہے کہ
 قرشتی آدمی کو سائل کی سوال کرتی ہیں اور اگر آدمی جاہل کہ دینى کا کیا تو اب ر مرتبہ
 ہی تو ہرگز کسی سائل کو نہ پہچانے اور اگر جاہل کہ سائل کہ اس قدر برائی تو ہرگز سوال کریں
 اور روایت ہے کہ سوال کرتی سے پرہیز کر کہ دنیا میں اچھہ مذلت اور محتاجی اور غریبی میں
 ملے لے حساس ہے اور حولی احتیاج کی سوال کری تو خدا تعالیٰ اوسى محتاج کری تاکہ مضطر سوال کرتی
 میں ہو ابکہ و نہ کچھ ہو کہ ان فی سیر فدا سے جو کہ کہ چلے دی وسطی اصنام بہشت کی ہو و جہت
 فرمایا چھ اصنام جو اس بگڑا شہر سے کہ تم کسی سے سوال کرو ان لوگوں کی ہر کسی سے سوال کیا
 اور خیر کی آمد سے حق معلوم ہے ہی اور اگر کوئی اپنی مقدمہ کی موافق کچھ مقرر کری ہی
 شہر ہے اور اوسى ہر دفعہ یا ہر ہفتہ بین یا ہر مہینہ یا ہر سال یا بعد کچھ مدت فی غیر دین اور
 ساکنو کو دینى تو اوسیکو حق معلوم کہتی ہے اس کے بھی بہت تو اب پر حق فصل دینى میں کہ
 کوئی احتیاج کی وقت ہے ہی یا اگر جہی بلکہ ہر ہی دینى کہ اس صدقہ کا کچھ
 ہر بر دینى اور قرض دینى ہر ایک اس اشارہ کی برابر ہے اور جو کوئی کسی کو قرض

دینى
 دینى
 دینى

جاکان طالع اور ہر لکھنوی ہمانی کی پیشہ کو کشش و پسند در یافت میں ایسی کہ مریم بہت
 معقول اور معقول دیلوں اور تجویزی علم کیا اور حدیث کی روایت کرنی والوں کی مثال اور ہر سید
 اذکیات اور جنت بہت سی دریافت کر کر کی اونکی مثال کی کتابیں سنائیں اور حدیث مارا دی ایسی اعتقاد
 ہوا اور سیکے زمانہ جو حدیث دریافت ہوئی و سیاسی اس حدیث کا نام رکھ کر اوسے بیان کیا
 پس اسی تحقیق کو اجتہاد کہتی ہیں اور اسکا مرتبہ جہا و سی کم نہیں ہی اور اخباری اور مستحق
 کہ یہ حدیث ہی خواہ ایسی راوی کی بیان کی ہو ہی ہو جو امری راوی کی بیان کی ہو ہی
 اور یہ تحقیق سی اوسکے مطلب ہیں ہی فقط طالع کھول لکھنا طالع لکھنا جو کوئی لکھنا
 اور سیر مل کرتی ہیں اور تحقیق اوسکے راوی کی طریق و غیرہ کی سنی ہماری مذہب کے علمی اصولی
 نہیں کرتی ہیں اور یہ ہیں جانی ہیں کہ ہر زمانہ میں ٹری اور اپنی اور ایمان دار اور لی ایمان
 ہوتی ہیں اسکی راوی کو دریافت کر لیا جاتی اور فقط نفسانیت سی ہیں اور ہمارے مذہب کے
 حال کو نگرا کہی ہیں اور ہر جانتی ہیں اور ہم اور ہمارے مذہب کے علمی اصولی و اشاعتی ہیں
 سب کے قابل علم اور علم نہیں جانتی ہیں غلطی اللہ کہتی ہیں خدا اور ہر عالم حق و قادر و پاک
 بہت حق کی تمام علمی مردہ اور زندہ کو جزای غیر عطا فرما ہی حست امام ہیں انہیں کے کوئی
 دین حق ظاہر ہوتا ہی علی الخصوص لکھنا لکھ تمام ہندوستان میں فقط جناب حضرت ان سید
 مولوی سید دلدار علی طالب ترازہ کی ذات والا صفات کے فیض ہدایت سی ہیں اشاعتی ہیں
 ہوا ہی نہیں انہیں کی لوگ سید علی طور سی شیعہ بھی چری مرید کی تشہیر کرو من باندہ و قی نہی
 اور مانند صوفیوں کی کبری کی رنگ رنگ کی پہنچی غنی اور قبح پہنک کی لی و خدا غنوں
 کرتی تھی اور کوئی سید جلالت عمار سی صوفی کی مذہب کی شیعہ بھی کرتی تھی اور مخالفین کے علم ان
 علم نوٹسی ایسی سنت اور مراد کی و جا بھی مانگتی تھی اور سدا محمد کبر اور شیخ سدا و اشاعتی ہیں
 صوفیوں کو اور ہمارا و رسالہ کو بھی جانتی تھی اوسے مافی میں صوفیوں کا ایسا رنگ و باور تھا
 کہ جہیونگی نام بھی برکی صوفیوں کی نام پرست غیر انہی اور خواہ معین الدین اور مدار کی کہی تھی
 اور شیعوں کی جو جامع عباسی پر اسکت تھا اوسے لوگ لکھنا لکھتی تھی لکھنا لکھنا و ہر حدیث
 پاک اور انکی اولاد و امجا علی الخصوص جناب قبلہ و کتبہ سلطان العلما محمد علی محمد صاحب
 اور جناب قبلہ و کتبہ سید علی جناب سید حسین صاحب امام العلما اللہ کی کو شش و شش شیعوں کی
 سی جا لکھی ہیں ایسی سی کم کم ہو گئی ہیں اور جو کچھ ہم جانتے کی مثل سدا محمد کبر کی لکھی اور

کہ عنایت امام مین جہاد کرنا نہیں دے سکتے ہیں صحت امام میں ہے کرنا اور بیعت عقبہ ثانیہ
 ایک جہاد کی کرنا اور مسالک پر چلنا دریا صحت کرنا اور اولیٰ تحقیق میں رہنا اور محمدیہ عالم کے
 لطافت کرنا اور محکمہ ایضاً تئیں یہ معلوم ہوا و نشی دریافت کرنا اور اوسپر عمل کرنا چاہیے
 اور جس مسئلہ میں اختلاف ہو کہ کوئی اوسکی طریقت سے بیان کرتا ہو اور کوئی اوسکی
 طریقت سے بیان کرتا ہو تو اوسکی محمدی دریافت کر کی اوسپر عمل کرنا بھی جہاد کی ثواب کی ہے اگر
 کم نہیں ہے اور سب جہاد و نشی ہرگز نفسانہ کی پیروی نہ کرنا اور اوسکو ہوا و سوسے باز
 رکھنا ہی کہ اوسکو اکثر احادیث میں جہاد اکثر کر کی تعبیر فرمایا ہے اچاننا چاہیے کہ محمدیہ کے
 معنی کو متنبہ کرنا والی کی ہیں یہ معنی ہماری مذہب اثنا عشر کی عالم گذر گئی ہیں خدا او ان
 ایسی رحمت کریں انہوں نے بڑی بڑی کوشش و نشی ہیں حق اثنا عشر پر رواج دیا ہے اور نہ ہی
 کتا و نشی جو جو امر حق او انکی کتا و نشی او انکی زبان پر جاری ہوا ہے اوسکو او انکی کتا و نشی نکال کے
 اور گو قائل کیا ہے اور مذہب حق کو کس کس بادشاہ ظالم مثل سلاطین ہی امیر اور نبی عباس کے
 مذہب میں کہ یہ سب قصص اہل بیعت قائم کیا اور درست رکھائی اور ہمیشہ ہر عصر میں علما کی ہر
 فکر اور ہمت مذہب حق کی درستی اور تبدلات اہل بدعت اور مخالفین کے بیخ کنی میں مصروف رہے
 ہی چنانچہ ہماری حق میں سید کاظم رضی اللہ عنہ اور اور اسحق علی جو کچھ خلا ملط مذہب میں کہنا تھا
 سوا انہوں نے کہ اسحق جہاد سید العلماء دام ظلہ العالیٰ فی خوب خوب لہجہ شریعہ اور بیان سے
 مؤمنو انکی لہجہ نکالا اور زمانہ سائنس میں انہیں بنی امیہ اور بنی عباس ملائے ہمارے ہی ہے
 کتا و نشی ہر وقت عرصہ تک ہونڈوا ہونڈوا کی جلا یا اور ڈوباہن اور چوشی حدیثیں انکی ہر
 سلف و رسول خدا پر ہر زمانہ پائندہ کی اصحاب متاقتین کو راوی دی دی کی بنو امیہ اور ہر کتاب کے
 کہ گو گو یاد کرنا انہیں نگرا سپر ہی ہمارا مذہب حق عالم کی کوشش اور تحقیق سنی جہاد کا اور
 اور ہمیں ہی امیر اور بنی عباس کے خوف سے اکثر ہماری اہمہ بھی اقیہہ میں رہی اور اکثر امر و حکایتیں
 اقیہہ میں رہے مایا کئی اور دست نام بھی انہیں کی ظلم سنی تیج نیز اور زہری شہید ہو اور انکی ہر
 ہر جہاد و انہیں کسی کتا تھا اور اس بھی یہی دستور ہی کہ جسکا زمانہ ناپوتا ہی ہوا ایمان پر سکا
 اور ہر ایک لہجہ کی کتا ہی اور اوسیکے ہر طرز اور طریق کو پسند کرتا ہی تو ان بنی امیہ اور بنی
 عباس پر کی گئی تھی اور انکی ہر ذمہ داری غلط ملط کر لی تھی ہماری ہر کتا بھی حدیث میں ہے
 اختلاف تھا اور ہی تو انہیں اختلاف کو ہماری ہر کتا بھی حدیث میں ہے ہر کتا بھی حدیث میں ہے

مذہب محمدیہ کی بائیں

تو فرشتی آسمان زمین کی اور فیہ و فی بن اور اسار حلقہ دس میں پڑ جاتا ہی کہ کسی حیوانی عالم اور
 نہیں ہو سکتا ہی اور علم دین کی عالم کو وسطی بہرہ عالم میں ہیں تقویٰ اور ورع اور صالح اور
 طاعت اور عمل کرنا موافق علم کی کہ علم کی عمل کے کر اور وبال ہی جیسا کہ عمل کی عالم کی دین
 اور صلاحات جلی اور روایت ہی کہ عالم وہ ہی لفظ مل اور سکا اور سکے قول کی تصدیق کر کے
 اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کسی لی کہ **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** یعنی میں ہی
 تو حضرت بنی فریاد اور فاست میں خدا تعالیٰ اپنی بندوسی پوچھی گا کہ خبر اور حواسی یعنی ایمان
 اگر کہیں کہے کہ حاسی یعنی ہم تو فرامی گا پھر کیوں عمل کرتی تھی اور اگر کہیں کہے کہ نہیں حاسی یعنی ہم
 تو فرامی گا کہ سب سے علم کی تحصیل نہ کی ہی عمل کر سکی وسطی مس سب ملزم ہو گی اور روایت ہی کہ
 عالم وہ ہی کہ جو حاسی اوسے سب کرے اور جو بخانی اوسے نہ سب کرے کہ اگر حواسی اوسے
 اوسے بیان کرے تو ملائکہ رحمت اور خدا کے اوسے لعنت کرے بنی اور جو اس کے عمل پر
 عمل کرے تو اوسے وبال اور گناہ ملے وہ بھی شریک ہو اور جو خانی اوسے اہل سی اوسے
 ورع نہ کرے الا فلاں ہو گا جیسی کوئی دوائی کسی خرم کی کر سکی اور نہ کرے تو گویا اوسے خرمی
 کیا ہی اور جو ایک کو زندہ کرے تو اوسے گویا تمام عالم کو زندہ کیا اور زندہ کرنا علم
 افضل ہی ہر طرح کی زندہ کرنے کی سب سے علم باعث حیوہ دل جانکا اور نقایابی ہو گی
 بیچ بہشت کی اور رواج دین کا کہ فی سی جو مومنوں کو ہونی ہی اور خیر اہل ہی پوشیدہ ہے
 کہ جو حفظ بہد سیکارہ کانگری تو لائق فی فیہ ہے ہو اور نسبتاً عظیم اور گہرا ہی مضبوط
 دیندار و نکاہ ہو اور صلاحات کسی نہ کرے یا ہر طرح کی کسندہ کرنے کی عظیم ہی حضرت سی کسی
 پوچھا کہ ہکو واجب ہے کہ جو خاندین آپ سی اوسے پوچھیں نہ مانا یاں اوسے پوچھا کہ
 آپ پوچھیں واجب ہے کہ جو ہم پوچھیں اوسکا جواب آپ دین فرما یاں نہیں جس کے سبب کی صلحت ہم
 خاندین اوسے بیان کریں کہ عالم مثل طبیب طاق کی ہی کہ وہ دوا جانی نہ سب سے شرح
 کرے اور غیر ملکہ پر نہ اوسے شرح کرے اور اور پر جو بیان ہو ہی کہ اطاعت علم کی مثل کتاب
 ایہ ہے کہ ای ہی تو افسوس جو ہوشی بیان ہو ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہیں
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا یعنی علم امیر ہمت کی رہنہ میں مانندہ پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم کی ہیں مراد اہل بیت کی معنی سی ہیں کی سب علما یعنی ہدی و راخبار حج اصحاب
 معنی ہیں فقط ماہرہ امامان کو مراد لیتی ہیں یہ علم ہی اور صرف نفسانیسی ہی مراد لیتے ہیں

حور تو کی سوا ہر کار و نہ نذر شکل کشا کی رنگینی کی مافی رہ گئی ہیں پہنچی ان بر گوار و کی کت
 ہدایت سی رہتہ رہنما انشا اللہ جاتی رہیں گی جن لغالی بخت محمد و آلہ الامجاد ان دونوں
 بزرگوار و نگویند اولاد صد و سی سال صحیح آہ رسالہ اور سید حسنی کو چشم بین بین ہونے
 اور ہرگز و کات سی محفوظ نہ کی ہیں بسا العالمین کہ ہر دو با خود ان حضرت کا برکت
 ہی اور ایسا علم حق لغالی فی انہیں خطا کیا ہی کہ انکی طفل مکتب شری شری اوق کتا ہیں مثل
 سنجہ لمعہ و چو کی فضل خدا سی بڑائی ہیں بس جیسے ثامن ہو چکا کہ ضیعت امام ہیں لکڑ
 ساتھ کفار سی چھاوہ دست بہین ہی امور دین کی تحقیق ہیں دل جان سے مصروف ہی
 ثانیہ چھاوہ سی کم نہیں ہیں اور تحقیق امورات دہنید کی بغیر علمای دین کی اور کسی سی
 تو عالمو کی اطاعت کرنی ایسی ہی کہ گویا اطاعت ایمہ طاہرین اور مرتبہ علمای جہان
 بڑا ہی ہدایت ہی کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی اور علم سی مراد علم دینی ہی اور علم
 جدید سوا عالم دین کی اور کسی سی دریافت کرنا چاہی اور روایت ہی کہ جس عالم کی علم
 سی آدھو نگویند ہو تو وہ عالم سر ہزار عادی سی بہتر ہی اور فضل عالم کا عابد پرست
 ماہ چہارہ کی تمام سنارون بہ ہی اور روز حشر دین و ششنامی علمای دین کی شہید ہو
 خون کی برابر تلی جاتی گی تو سیاہی علم کی ادوات کی خون شہید و نسی قول میں دنیا و ہول
 اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ علمای شیعہ ہماری راہ خدا میں سرحد
 الیقین کے گنبدان ہیں کہ روکتی ہیں شکر شیطانی کو اور خروج کرنی نہیں دیتی ہیں اور نہیں ہمارے
 شیعوں پر پس جو شیعہ ہمارا اپنی تکیں اسکی کام پر لگی کہ ہماری دوستوں کو تعلیم دے اور
 ادب پر کے کری اور ارشاد اور ہدایت اور موعظہ اور نصیحت اور امر معروف و نہی
 سیکر سی کری تو وہ افضل ہی اور شخص سے کہ وہ کافرون دم اور ترک سی جس کر رہا ہو
 سدا کی کہ وہ ہماری دوستوں کی ایمان سی دشمنوں کی شر کو دور کرتا ہی اور پیدا کی بدینہ ہی
 وہ کہتہ عالم کی عابد کی شکر کہتہ سی بہتر ہی اور عالم کی پاس کا ایک ساعت شہیدانہ فضل
 ہی ہزار ہر سکی عبادت اور عالم کی شہید کی نظر پر کی دیکھنا سجدہ و احرام کی سبیل پر
 حکما سی بہتر ہی اور زیارت عالم کی فضل ہی شرح اور عمر سی اور بہت ہی کہ جو ایک
 ساعت علمادین کی پاس میں تو بہشت ہیں اور سکے پہلی درجہ بلند ہو اور خدا تعالیٰ او پر
 رحمت بھی اور بہشت کو او سپرد واجب کری اور عالم کا ایسا مہر ہی کہ چپ کوئی عالم قادی

اور بن کر ان کی جائیداد کا بھی تمام تہہ ہی اور کچھ تہہ بیہ وصا منطبق علیہ ان کا بیوی بچہ بھائی
 کی یعنی بی بی جہان رسول اور صبی رسول کا بھی گویا فرمان خدا ہی ہے جس سے ان کا بیوی بچہ
 اور قرین برادری اور لڑکی بہن زانی ہیں لارم ہے جو بیلا وصا منطبق علیہ ان کی بیوی بچہ
 اور ہونے انتقال فرمانا اس زمانہ میں بہت ماحول مانع الیہ الیہ اس کی لایا ہے ان کا
 سید محمد تقی صاحب سبیلہ ام طلبہ و علم صمدی ہے کہ اس کی لایا ہے کہ اس کی لایا ہے کہ اس کی لایا ہے
 کچھ کچھ صریحی سان احکام نکاح اور حد اور جس کو اور حق و در اور اوادہ مل اور حد
 فرما اور حقیقتہ اور حد اور حد اور حد و ملالم اور کہا ہی اور حد اور حد اور حد
 ہور لاس و حیرہ اور کلان مناسب عادت اور انگوٹھوں کی لگو کی لگو اور ہار نگار اور ہارنگار
 اور ہارنگار ذات الرقاق اور نسج اور گہ سانی اور خانورہ کی مالی اور ادب و عادت اور ادب
 سلام اور خط اور ادب و نسج اور نگار اور ادب و عادت اور ادب و عادت اور ادب و عادت اور ادب
 اور عمل گدہم اور عمل گدہم اور عمل گدہم اور عمل گدہم اور عمل گدہم اور عمل گدہم
 ہلال اور تہوڑی تہوڑی اعمال سال بہر کی مار ہوں تہیہ کی اور جہنمی بہر کی اور جہنمی
 اور جہنمی جوئی بہر کی بہر کی چہارہ مہموم کی فیدر و در و لاوت اور تاراج و عادت اور ادب
 اور کچھ کچھ نصیحتوں کر ان اور حد بن کی موافقی کی اور دھار و نوسل کی یا مہموم کی یا مہموم
 نکاح اہلست طاہرین ہی و ایس ہی کہ جو نکاح کی لیا وادین اور سکا محمد و جونا وادین
 او ہی مانی مل احتیاط اور نگہبانی اپنی کمری اور در و رکبت نماز آتی اور عجمان الیکی و عجمان
 شہر رکبت فی اہل و عجمان الیکی اور کوئی مٹا و در و رکبت ہدای بہتر نکاح ہی بہتر اور کوئی
 خرابی فرقہ اور طلاق ہی زیادہ ہیں ہی حق دعائی فی بہا یس و عجمی ہی کہ طلاق کا وادین
 فرمایا ہی اور حضرت سید محمد انی فرمانا گنا مافع ہی موس کو اس کی نکاح کی سناید اور اس
 اولاد ہو اور وکر حد کر ہی اور فرمایا کہ نکاح کرو اور اولاد کی حاصل دلی مل کو سنس کی
 ضمانت کی ہور مل گہناری اور تمام پیغمبر کی اسوں پر شکر کروں بہا سب کہ لڑکا و عجمی کی
 ہو فی ہی مرحامی نوہ و عجمہ ہیں بہر ہو اہلست کی وادین پر کٹر ہو اور اس کی سب کی
 وہ کہی کا حاتم مری بہا یس ہی کا نکاح ہی نکاح ہی نکاح ہی نکاح ہی نکاح ہی نکاح ہی
 فرمایا کہ اس کے بابا نکاح ہی بہشت میں داخل کرو اور دانا کہ لڑا اور نہی مرد ہی وہ کہ حوائج
 مری اور حضرت امام جعفر فرماتی ہیں کہ بہتر بہن عاتقا ہو ہیں کہ تمام دنیا اور جو کچھ ہو

رہی رہا ہوا ہے نہ الماسین فاقم المہینین محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی اور سب پیغمبروں کی
 پر ہے جس سے اس کو پہچاننے کی سہولت ہو کہ اگر کوئی غلط ہو اور اگر حد تو نہیں مصلحت فرمائی ہیں کہ
 ہماری سنت میں سے عالم ہماری طریق کی ہماری نائب ہیں اور وارث ہماری علم کی ہیں اس اس
 دلیل کی علمی ذہن کو ناسخ نام کہنا اور عاسا اور پیچھے ہٹنے کی تعظیم اور تکریم کو ناگوار ملاحظہ اور
 مکریم الہی ہدایت کی کہ باہمی اور جنی عالم کا آؤسون پر یہ کہ جس کو کسی شخص میں جاکا اور وہاں لوگ
 جمع ہوں اور کوئی عالم بھی ہو تو اس کو سلام کری اور عالم کی سلام میں تجتنب اور اگر کام کی صورت
 ریادہ کری اور عالم کی منہ کی سامنی نہیں کہ عالم کو منہ اور کسی طرف پیچھنے کی تکلیف ہو اور اگر
 دہن و جاگرتہ کی اور اس کے روبرو کسی طرف اشارہ نہ کری اور سوالی بہت نکری اور خلاف
 اس کے قول کی کچھ نہ کہی کہ فلاں اور فلاں ایسا کہ باہمی اور جاکا کہ جو امر خلاف اس کے
 یوہ کی ہو اس سے احتراز کری اور حدینہ میں ہی کہ انسی اپنی معاملہ کو پیش کر دے اور ان کی احکام
 معاملہ کی فیصلہ انسی راضی رہو کہ یہی موافق احکام قرآن اور حدیث کی فیصلہ کرتی ہیں اور ان کی
 اور ارشاد کی بجا آوری حکم خدا اور رسول بنا اور الہی ہدایت کی فرما کی بجا آوری اور حکم کی انسی بہت کہنا
 اور ادب سے گفتگو ہر امر کی کردہ اور سطر جس عالم کی خدمت میں حاضر ہو اور انسی کلام کر دے
 کہ ایسی تہار ہی عوض معروض ناگوار نہ ہو اور اس کی پر ضامنہ بجا ہر عوض میں بحاظ رہی اور
 ایک شخص جب اپنی سوالی کی جوابی کامیاب ہو لی تو پھر دوسرے عوض کر ہی بہت نہیں کہ اپنی
 اہلبار جس کو سطر ایک پر ایک کر رہتا ہی اور عالم کی سامنی فریتی اور ادب سے ہی کہ سطر
 عوض کر ہی کہ وہ سنی کہ وہ جو اس کا سمجھ کی ہی اور یہ ایت ہی کہ عالم کا مسئلہ کا وضو کرنا
 اور سینوں اور ہر ایک باطل نہ سطر جواب لکھنا اور ہر ایک مسئلہ دین کو کو شستن کی اختلاف سے
 قول بہتر نکال کی اور اوسے مطابق حدیث کی کر کی ہر ایک کو سمجھانا اور متنا بھی جہاد سی کو اپن
 اور حق مشغول کا عالم پر بھیہ ہی کہ وہ اوسپر مردان ہی اور جو کچھ اس کے سطر مناسبت ہی اوس سے
 اوسے فریغ نکری اور اس کے حاجتون اور سنلوئی منہ پیہری اور تعلیم علم میں اور نشانہ دہن
 اور اوسین کچھ فرق نکری اور محفل پیہری کہ بہتر مشفقیت کی اوس سے دعوت کرنی خائیدہ ہو
 رہی اور بھی جو جو سوا قرآن کی فرمان خدا ہی خواہ حضرت جبریل کیو سطر ہی الیہ خواہ اور حضرت
 و سطر ہی یا ہو خواہ ملا و سطر الہام سی پیہری یا اس الیہ اوسنی حدیث قدسی کہ اپنی ہر اور
 فطر خدا تران اور حدیث قدسی کی بہر نیل اور و سطر ہی پیہری ہی فرمان کو حدیث کہتی ہیں

اور رنگ عورت کی یہ بھی کہ چرخ اوس کا کم ہو اور فرزند اوس کی بہ اسالیبی پیدا ہو
 اور مہر اوس کا کم ہو اور جس کا مہر بہت ہو اور بچہ اس کے مسئلہ سے پیدا ہو اور سپرچ اوس کا
 بہت ہو اور عورت بہت سری ہو اور سست ہو کہ عہد نکاح رات کو ہو کہ رات بہت چاند
 نہ ہو اسلی صدائی کہی ہی اور تحت الشعلہ بین اگر عقد و نوحہ کی گئی کا عہد بہت اگر
 قمر و عہد بہت نکاح ہو تو اوس نکاح کی کچھ حیرت کیسی پس آئی اور گرمی میں دنگ و شت گیسے
 کو وقت نکاح ہر دو ایسے میاں سلی کی صدائی ہو ملکہ ایسی و زو من ایسی وقت آتے روز و ریح
 نکاح ہو کہ ہوا گرم ہو اور سیر کی روز بھی نکاح کری کہ سیر بہت بخیر و زہی ہاں اگر کسی مستم
 تہی نکاح و ولادت یا اور کوئی عید سیر کو پیری تو مصالغہ سیر کی دیکھی ہیں ہی اور بہت ہی
 چھبیسویں تاریخ بھی نکاح کرنا بہتر نہیں ہی اور مہر پیشی کی اثباتیستہ ہی اور انیسویں اور
 تیسویں تاریخ بھی نکاح کرنا خوب نہیں ہی اب ماننا چاہی کہ جب عورت رات کو نکاح ہو تو وہ
 عورت دونوں بر نکاح کا کرنا واجب ہوتا ہی اگرچہ عورت ایک عاوند کہ چکی ہو اور وہ عاوند
 ہو کہ عورت جب کسی نکاح یا مسعہ ہیں بوشہ لوالہ و سلمہ و کرنا و سپر اور دوسرے
 مرد سے صحت نکاح کی کرنا حرام اور زنا ہی اور بر خلاف عورت کی مرد کو پہلی چار نکاح و انکی
 در سب ہیں اور متعہ تو جتنی چاہی کری اور عورت کا عاوند اگر مہر جائی تو عہد گذری در سب
 مدتی کی اوسی اختیار ہی جب چاہی اور نکاح یا متعہ کری اور جسے نفس مشتاق ہو تو سب سے گذرے
 اور ہمد و ستا کی جو زمین جو منہ جاہل ہو فی سائل ہی اور ایسی بھی جہاں اور شرم اور حیا
 عہد و نکی رسم پر عمل کرنی ہن کہ جب پہلا عاوند مہر جاتا ہی تو نفس کے مشتاق ہوئی پر بھی در سب
 نکاح ہیں کرنی ہن اور کہتی ہیں کہ عورت دوسرا نکاح کرنی ہی جتنا فاطمہ کی صحت ہی و تہا
 حاتی ہی اور صحت کی سند کچھ قرآن اور حدیث ایمہ ہر ایسی پائی نہیں حاتی ہی ان نذر
 کرنیکی و پہلی اللہ صورت بہت ہی کہ جن شرطوں سے نذر کری اور وہ شرطیں جلافتہ و سب
 تو ان شرطوں کی رعایت کرینکا نذر میں سب محسوس ہوئی مصالغہ نہیں ہی اور نذر مہر چار
 ایمہ ہر ایسی اور سب مرد و نکی خواہ کہانی پر خواہ اور کسی چیز پر خواہ کسی چیز کی شریک
 سورہ قاتحہ الحمد اور صل ہو صد اور آیتہ الکرسی اور سورہ قدر اور سب سورہ کا درود
 کے ساتھ اور تو اب و نکی شریک کا و نکی ارواحوں کو بخشنا اللہ تعالیٰ ہر پوتا ہی ہر
 نیا ہی کہ جب خوف زنا یا سلام کا ہو یا نفس مشتاق ہو فوراً سب ہند و ستان کو اور شریک

میرا ہوا اور ایک انت لی جو رو کی سوئیں پہرے مانا کہ دور کتب مار جو پو والی پہرے ہی لی جو
 والی کی تمام اوگی مار پڑی سی اور اس کے تمام دونوں پہرے رکھی ہی اور جو چاہی کہ پاک اور
 ناکہ نہ حد کی ماس چاہی ہو وہ رو حد کر ہی اور پھر پہرے ہی سی جو رو کر ہی ہو وہ خدا ہی کی
 اس سی فرمایا ہی لا کر پٹیاں چوڑی کھاج کرو ناٹلو غی کرو غین اور فرمایا ہی کہ پہرے سی بہتر اور سیک
 بہتر ہی ہو وہ رو سو پہرے کوشش کر ہی کھاج کر ہی اور جو پہرے کام کر ہی ہو پر قدم اوٹھائی ہیں اور
 اس ایر کی ہنگامہ کی گئی ہیں خدا سیالی اس کے پہلی ٹو اس سال پہر کی ساری راتوں کی مار کا اور
 سال پہر کی راتوں کی رو سکا اور سی غائب کر تابی اور ہر اور حد میں ہمہ ہر جو کی مکانی رو دیا تو کت
 سال فرمایا ہی اور جو حد سے یعنی لی جو رو والی کھاج کرو ای قودہ اول شخصوں ہی ہو گا کہ جس سے
 رو حد رہا اسی نظر حمد کر لگا اور جو شخص کہ اصلاح کر ہی میان لی لی کی بخشش میں تو اجر
 پہرے ہی کا نہ اور سی عطا کر ہی اور جو قدم اس کام میں اوٹھائی اور جو کلمہ کہی تو بہر قدم
 اور چاہی اور بہر کلمہ کی گئی میں عبادت ایک سال کا اور سی خدا نو اس عبادت فرمایا ہی حد تھا
 اور جو پہرے ایلیط طلب سے روایت ہی کہ جو رو کی کچھ قیمت نہیں ہی اچھی عورت تو سونی اور
 پادشہی پہرے ہی اور سی عورت سی حاکم بہتر ہی اور فرمایا ہی کہ عورت میں عیبت نہ دنا سب سے
 حق دین لاء کہ فرزند نامو کی ستمہ پر کہ ہو تابی اور جو کوئی عورت مال اور حال کی جو کئی
 کر ہی لو اس سے محدود رہی اور اگر وہیں اور باہا کی پہلی عورت کر ہی لو مال سی بھی بہر مہر
 اور مصرت امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ عورت گہو میں رنگ اور سیاہ انگو کی اور نری چوڑی
 اور میاہ قدر کی کرو اس سے اسی نہ تو بہر اور سکا چھپرے ہی کہ اس قسم کی عورتیں بہت عجیب
 بیوتی ہیں اور عورتوں میں بہر وہ ہی کہ اپی قوم میں عہد ہو اور اولاد کو اس کے بعد کھاج
 ہو اور اپی قوم میں عہد اور سونہر کی اپی عہد آ رہو اور اگر سونہر اور سکا اندر وہ ہو تو جگہ
 اور سی راضی کر لی نشوئی اور پائی سو بہر گویا پہلی سالو سنگار کر ہی اور باجو منشی ہی تیا جگہ
 اور وقت خلوت کی عہد ارشور کی ہی رہی جس میں بہر عہد نہیں ہو تو وہ بہر ہی رہی
 کچھ حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم کے سر ہی جو رو والی ہی کہ حب میں اپنی گہر میں جاتا ہوں
 میری بیوی کرتی ہی اور جب باہر جاتا ہوں تو مجھی پہنچاتی ہی اور لگے مجھی لگے کہ بیوی ہی تو
 ولداری کرتی ہی اور مجھی تسلی دیتی ہی حضرت لی فرمایا کہ زمین میں خدا کی کچھ لوگوں کے اس کے
 کاموں کا استقام کر لیتے ہیں یہ جو حد نہ بھی اور نہیں میں سی ہی اور اجرا کا نصف ایشیہ کا

سی ہی مکان میں پڑنا ہی حصار کی وسطی وہی لکھا جانا ہی خطبہ نکل دے اللہ اعلم
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِحْلَا صَاحِبًا لِّدِيْنِهِمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُكَ وَنَبِيِّكَ وَعَلَى الْاَصْحَابِ مِنْ عَشَرَتِهِ اَمَّا بَعْدُ فَعَدَا كَانَ مِنْ نَّبْلِ اللّٰهِ
 عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَعْنَاهُمْ بِالْحِلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ مَعْظَمُهُ وَاتَّكَبُوا الْاَلَا اَلَا حُجَّ
 مِنْكُمْ وَالضَّارَّ حِلَالٍ مِنْ عِبَادِكُمْ وَلَا مَالَكُمْ كَرَانْ يَكُونُوا قَسْرًا لِّعَبْدِ اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ
 وَاللّٰهُ وَالْوَسْطُ عَلَیْكُمْ بِمَا سَكَبَ صَبِيحُ كَلَحِ كِي تَرْتَبِيْ اور بعد معرر کر کی مہر کی الر عورت فقط
 صبیحہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِحْلَا صَاحِبًا لِّدِيْنِهِمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 اور رسید اور عاقل ہو نیکی نکاح درست ہی مگر ان دونوں پڑ ہی صیغہ کا پڑ ہی ہا ہتر ہی
 عورت کی ہی مَرْوَجَتْ لِقَیْسٍ عَلٰی الْخَمْسِیْنَ رُوْفِیَّةٌ مَوْصُوْفَةٌ مَّحَلِّ مَعْنٰی کا پڑ ہی
 کہ بعد لفظ صدق خمستین کے حقدہر مقرر ہو چکا ہو اوسکا کہ کر سی یا لعیسیٰ کی معصوم
 عَلَی الْمَعْلُوْمِ کہدی نومعدار کا ذکر کر سی تو ہی مصائقہ کچھ ہمیں ہی بن ہی جائیگی
 بتر طیکہ مہر کا فیصلہ ہو چکا ہو تعیین مقدار کی ساتھ ہر مرد کی فاصلہ کہی قبلت لِقَیْسٍ
 عَلَی الْوَصْلٰقِ الْمَعْلُوْمِ اور جناب سید العلماء دام ظلہ کی نقویسی بھی انہیں دے توں ہی
 مرد و عورت کی آپس میں ایک ایک بار پڑ ہی سی نکاح جائز ہی اور پھر جناب سید العلماء وافی بن
 کہ اگر دونوں طرف سی وکیل ہو تو پہلی عورت کا وکیل مرد کی وکیل سی جبہ صیغہ نکاح کا کہی
 اَللّٰهُمَّ مَوْکَلَّتِیْ مَوْکَلَّتِیْ یَا کَیْ اَللّٰهُمَّ مَوْکَلَّتِیْ مِنْ مَوْکَلَّتِیْ عَلَی الْوَصْلٰقِ
 الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کا وکیل عورت کی وکیل سی کہی قبلت الی نکاح مَوْکَلَّتِیْ پیر وکیل و عورت کا
 مرد کی وکیل سی کہی مَرْوَجَتْ مَوْکَلَّتِیْ مَوْکَلَّتِیْ عَلَی الْمَعْلُوْمِ مَرْوَجَتْ لِقَیْسٍ
 مَوْکَلَّتِیْ کہی تو ہی جائز ہی پیر وکیل مرد کا کہی قبلت التزوُّجِ مَوْکَلَّتِیْ عَلَی الْوَصْلٰقِ
 الْمَعْلُوْمِ اور اگر عورت کی کوئی ولی مثل باپ دادا کی ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اپنی ولی سی
 اجارت لی لی اور جو عورت کہ توبرس سی سن میں کم ہو اوسکا نکاح لی اجازت اوسکی باپ
 درست نہیں ہی اور لی دستوبن مر سکے مرد کو اوس سی نزدیک کرنا بھی ہر گز درست نہیں ہی
 اواب زوجہ کی گہر بن لائیکلی اور زفاف مسکے اہلبیت طاہرین سی روایت ہی کہ عصب
 زفاف بن حب داماد اور جو پس آئیں سامی ہوں تو پہلی صحت سی داماد و عورت
 نیست سنت پر ہی مثل صبح کی نماز کی بعد اوسکے حمد خدا کر ی اور صلوات پڑھی تو رکھی

حیا کو مالا می طاق رکھتی مثل مشہور رہی کہ شرع میں شرم کیا خواہ بکاح ہو چکا ہو خواہ نہ ہو ابو حاتم
 میرزا نے نظر کر کے سو فی سیکس نکاح یا متعہ کرے اور حلال کو جو بڑی کی حرام میں نہ بدلا ہو یعنی نکاح
 نامتو کی کسی مرد کی یا کسی بکائی اور اس سے نہ مایل نہ متلا ہو اور کسی عورت سے حق میں بھی
 نہ ہو اور خدا سے کسی ایسی نہیں آپ محفوظ رکھتی ہندو کی رسم کو ہندوؤں سے کسی کو سوا کی ہندی
 اور نظر کر کے حساب حد تک کرے جتنا طالعہ صلوات اللہ علیہا کی والدہ کی طرف کہ بہت تیسرا نکاح
 وہ کچھ تندرستوں کا اصلی اقتد علیہ و آلہ کی ساتھ بھا اگر وہ تیسرا یا تیسرا نکاح حد کی رو سے
 راسخ و تافہ حضرت خدیجہ اور حارثہ سو گدا کیوں کر بی بی حب خوف زنا کا بولو و اجنبی
 مرد عورت دونوں نکاح کریں اور جنس شقاق ہو تو مست مکرہ حاکمی نکاح یا عتہ
 کرے اس پر معلوم ہو کہ مکشیہ کا عورت سفیدہ سے نکاح درست ہے اور مرد سفیدہ سے نکاح
 سہمہ کا نکاح درست ہے اور عورت یہودیہ اور نصاریہ جنک ایماں نہ لائی جنک
 انجسی نکاح دائمی درست نہیں ہے اور عورت دشمن اہلیت سے نکاح یا متعہ دونوں درست
 نہیں ہے اور نکاح کی چھ میں ایک سو پانچ یا سات روپی یہاں کی حساب سے سنت میں اور مرد
 عورت کے حصہ مندرجہ اس سے زیادہ بھی جعفر چاہی مادی تو ہی جائز ہے مگر براہیت اور
 نکاح اور متعہ کی معاملہ میں گواہ شرط نہیں ہیں اور جب مرد عورت بالغ عاقل ہو شیار ہو
 تو بی صدا مندی یا پانچ کی کسی ہر ایک آپ بھی راضی ہو کی نکاح یا متعہ کریں تو جائز ہے اس
 حصہ نقد نکاح کا ہو تو چاہی کہ پہلی عورت اشرف ذات کی اچھی تلاش کرے اور عورت کے
 اچھی اس کا مرد تلاش کرے اور مرد اپنی وسطی عورت باکرہ ڈھونڈے اور عقد نکاح کو نکاح
 کرے چھی نکری اور گواہ بھی اگر کو کو کرے تو بہتر ہے اور شادی نکاح میں ایک یا دو روز
 کر یا بی سو میں کو کہنا نہ کہنا بھی سنت کمرہ ہے اور عقد دائمی میں ہر کا ذکر کرنا بھی نکاح
 ایسے میں سنت اور جب تک مرد عورت کا مقرر کرے جب تک اپنی زوجہ سے صحبت نکری
 اور اگر کریگا تو عہد مثل کا دینا اوسیر لازم ہوگا اور نکاح دائمی کی صیغہ میں شرط ہے کہ ہر جواب
 اور قبول کی صیغہ کو ماضی میں کہی اور قصد افشا کا کرے اور عورت کی طرف کی سوال کو اچھا
 کہی نہیں اور مرد کی طرف کے جواب کو قبول کہتی نہیں اور یہ بھی کہ اس نکاح کی پیشانی سے عورت
 اس نکاح میں آجائی گی اور پہلی نکاح کی صیغہ نسبی خطبہ نکاح کا یہ سننا سنت اور خطبی نکاح
 بہت ترسی پڑی ہیں مگر اس سالہ مختصر میں جو خطبہ نوین امام فی مامون مستجد کی پیشانی

چاہتی ہوں کہ صراحت اور رسول کی اطاعت اور محالہ ہجرت کی کڑی
 فرما دیا منع کو کہ خدا و نون پر صلوات اور رحمت بھیجتا ہی اور حکمت منع کی سبب
 بڑی بڑی کتا تو نہیں ہیں بہت مختصر سند یہ ہے کہ حلیہ تالی خود کہنی ہیں مشتعلان کا
 حکایت کے رسول اللہ وانا احسن ما فیہی و منع رہا ان حضرت رسول کا اس جگہ
 منع نہا اور منع میں اول دو نو کو حرام کرتا ہوں اس جہت مان حضرت ربہ و خدا بنی
 اور منع حلال ہوں تو اس سے بڑا دہ اور کوشی سد ہوگی کہ بہ فرمان او حضرت کا آید
 و نایا یطوین علیا لہوئی ان ہو کہ و خشی یو خشی کی معنی سی فرمان خدا ہی اور خواش
 نفس سی جالی ہی اور صحیح طریقی میں روایت ہی کہ شام کی باشندہ میں سی کسی فی عہد
 عمر کی پیشی حال منع کا پوچھا ابن عمر فی کہا منع حلال ہی اوسنی کہا کہ تباری باب فی
 تو اوسنی حرام کیا ہی ابن عمر فی کہا کہ تو جھکو تاکہ اگر میری باپ منع کو حرام کیا ہی اور حلال
 کیا ہی اوسنی غیر حلالی کیا میں ترک کروں سنت بغیر کو اور تابع ہوں اپنی باپ کی قول کا
 اور صحیح مسلم وغیرہ میں لکھا ہی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی فرمایا کہ یہ پھر خدا کی
 میں اور ابی لکری زمانہ بہر منع کرتی ہی ایک مکتبی چوہ ہاری یا آئی کی مہر اور اب عمر فی منع
 کیا ہی پنج مقدمہ عمر بن حریث کی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب دین منع کرنا زمانہ
 او حضرت میں اور تمام عہد ابی بکر میں اور شروع عہد عمر میں پہلی اوسکے حرام کر لی جلی
 صاحب انصاف کو حکمت منع میں اسی قدر سند کافی ہی اب معلوم ہو کہ برخلاف کجاح کی
 منع و انہی نہیں ہو سکتا ہی منع میں فسادت کی اور کہ مہر کا لازم ہی اور منع میں کجاح کی کو
 نان و فقہ لازم نہیں ہی مان اگر شرط کر لی تو منع کی مدت تک مان و فقہ بھی واجب جہا ہی
 اور منع کی عورت کا ارشاد میں کہ چہ حتی نہیں ہی اور بعض روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ مہر منع کا
 ایک رہم سی کم جائز نہیں ہی اور زیادتی کی انتہا نہیں ہی جعفر رہ عورت اور مرد راضی
 ہو جائیں تو اوس قدر جائز ہی اور منع میں بھی اگر مرد عورت دو نوں اپنی منع نہ ہو
 پہلی عورت کہی منع نہ ہو کہی منع کا لایا ہی علی علیہ السلام علی صلواتی و خشی
 اور درج میں کے حاجہ قدر مہر معلوم ہو تو اوسنی قدر کا کر کہی ہیں اس عورت کی کہی
 کی عورتی فاصلہ نہ کہی قیل و اور اگر وہ نون طریقی وکیل ہوں تو پہلی عورت کا کہی
 وکیل سی یہ کہی منع نہ ہو کہی منع کا لایا ہی علی علیہ السلام علی صلواتی و خشی

اَرْزُقْنِي الْفَقْرَ وَوَدِّطْهَا وَرَحْمَتَهَا وَارْزُقْنِي رَحْمَتَهَا وَاجْعَلْ لَكَ مَعَهُ اَحْسَنَ اَحْتِجَاجٍ
 اَنْتَ بِاَنْتِلاَحِ جَانِكَ فَحَسْبُكَ اَحْسَنُ اَحْتِجَاجٍ اَوْ رَحْمَتُكَ اَحْسَنُ اَحْتِجَاجٍ اَوْ رَحْمَتُكَ اَحْسَنُ اَحْتِجَاجٍ
 اس میں کہیں بعد اسکے جو دوس بھی یہی کری لیکن شروع دعا میں یہ کہیں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي رَحْمَتَكَ
 اَرْزُقْنِي رَحْمَتَكَ وَوَدِّطْهَا وَرَحْمَتَهَا اَوْ رَحْمَتُكَ اَحْسَنُ اَحْتِجَاجٍ اور جیسا منی ہوں تو دعا و منہ
 قبلہ کی طرف کہ کی دوس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے کی یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي رَحْمَتَكَ
 تَوْحِيدُهَا وَارْزُقْنِي اَمَانَتِكَ اَخْذًا لَهَا وَبِكَلَمَاتِكَ اَسْخَطَلَتْهَا اَقْرَبَ قَهْمَتِهَا لِي فِي
 دُجَاهِهَا اَسْخَطَلَتْهَا فَاحْضَلْهُ مُسْبِلًا سَوِيًّا وَلَا تَحْضَلْهُ مُسْبِلًا اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِي رَحْمَتَكَ اَوْ رَحْمَتُكَ اَحْسَنُ اَحْتِجَاجٍ
 دیو کی اوس باقی کو ڈھونڈی گھر کی آخر گہر تک چڑھ کر تو شتر حاجتین بکین اور شتر کتین
 گہر میں داخل ہوں اور شتر حمتیں جو دوس پر ہوں کہ رکت اوسے رکت کی گھر کی گھر کوئی
 تنگ پہنچی اور برص اور جنون اور حزام سی حفظ خدا میں رہی اور پہلی ہفتہ پھر دودھ اور
 سرکہ اور دھنیا اور کھٹی سیب سی جو دوس پہنچ کر کسی کہ رحم کو یہ چیزیں سرد اور ختم کرتی ہیں
 اور اگر سرکہ کیلای تو حمتیں پاک نہو اور دہنی سی جتنی میں شکل ہوتی ہی اور کھٹی سیب سے
 حمتیں ہونا موافق ہو جائے ہفتہ پہل مشعہ بن اہلیت سے روایت ہی کہ جو صوفیوں کا
 خدا اور مخالفت سکرین کہ پہلی مشعہ کری تو حاکم کہ اپنی زود متاعی سی کری اور چہرہ
 حب ہاتھ بڑائی اوس کے طرف تو نہر کلہ اور ہر دست اندازی کی جو صوفیوں کی اوس کے
 واپس لکھی جاتی ہی اور حب زدہ کی کرنا ہی تو ایک گناہ اوسکا بخش دیا جائے اور جب
 غسل کری تو ہر دو لبس کی گنتی کی برابر گناہ اوس کے بخش دی جاتی ہیں اور حضرت خبیب
 رہو گناہ اسی جو صوفی کہ حنا ہار ہی فرمانا ہی جو ترحی اوس کے ہفتہ کرنا ہی تو میں گناہ اوس کے
 بخش دیتا ہوں کسی لی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی ہفتہ کی مقدمہ میں پوچھا کہ
 فرمانا کہ پسند نہیں ہی مجھی کہ کوئی دنیاسی جامی اور کوئی سنت حضرت عروہ بخدا کی اوس سے
 باقی پہنچائی اور کسی فی بھی حضرت عروہ کی کہ میں قسم کیا ہی ہی کہ متعہ نہ کرونگا فرمانا کہ تو لی عہد
 کہا ہی کہ اطاعت کروں تو یہ صحت کے تو لی اور کسی فی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مقدمہ
 متعہ میں جو صوفی کہ میری بھائی لکھی کی پاس مال بہت ہی اور پرسی کہتی ہی کہ جاہا جی کہ بہت
 آدمی میری طلب کی تی ہیں اور میں کسی سی اضی نہوئی اور بخت مجھی مردوں ہی میں ہی لیکن
 جیسا ہی میں کہ خدا اور بر سو گناہ فی متعہ کو حلال کیا ہی اور ہر عمر فی دوسری ہر نام کہا ہی

اور ایسا جان

بہت مشعہ

اور جس پر حلال کری وہ اس کے جواب میں فقط یہہ صمیمہ فیکٹ کری تو اس پر حلال ہو
 جائیگا اور منع کی اور حسب مع کردی تو حسب موقوف ہو جائی ہی اور حسب
 بھی اگر کسی کے مدد عدی میں ہوں تو کراہت سی کسبوشی بھی منع رست ہی اور اگر کسی
 مدت عدیں ہوں تو حرام ہی ثواب مباشرت میں اہلبیت طاہرین سی واپس ہے
 کہ ایک روز زینب حضرت رسول خدا کی خدمت میں آئی اور عرض کی کہ بھو ہر ماہ تو
 مجھ سی مباشرت نہیں کرنا ہی حضرت فی فرمایا کہ اگر وہ ثواب مباشرت کا جائی تو کبھی ایسا نکری
 اور عسی یو چاہا حضرت کہا ہں ثواب مباشرت کی فرمایا حسب عسی متوجہ ہونو گوا
 راہ خدا ہں تلوار کچی ہو اور حسب مباشرت کری تو گناہ اس کے مدنی مثل درخت
 رسیدہ کی بیو کی گر پین اور جب غسل کری تو گناہ ہوشی بھی پاک ہو جائی اور او نہیں
 حضرت کے رواہت ہی کہ اول حضرت ابو در رحمۃ اللہ علیہ سی فرمایا کہ ای او ذرتو اپنی
 زوجہ سی مقدار ہت کر کہ ثواب ہو چھی ابو در فی عرض کی یا حضرت ایسی ہو کر سقادت
 کہ دن تو ثواب بھی ہی فرمایا کہ ہاں جیسی حرام ہں گناہ ہی اوسی طرح ہر حلال کی کمال
 میں ثواب ہی حساب بھی ہی اور محامد کی وقت ہسم اللہ ضرور کہی کہ ہسم اللہ کے
 برکت سی شرکت شیطانی لطفہ ہں نہیں ہوتی ہی اور شرکت سی شیطانی کفر او
 عداوت اہلبیت کی اور رخت امور ات گناہ کی منہ زدن میں ہوتی ہی اگر ہسم اللہ
 کہہ لی تو اس سب اوسنی لطفہ اوسکا محفوظ ہی اور اگر خواب میں محکم ہو ابو ہسمی ہر ملو
 تو حسب عمل نگرلی جماع نکری اور اگر کریگا اور فرزند و تواتر ہو گا لیکن بعد ایک جماع کرگی
 پردہ مارہ اگر جماع کرنا جائی تو وصو کافی ہی اور جماع کی وقت فرج کو نہ کہی کہ فرزند نہ
 پیدا ہو جائی اور مات بھی جماع کر فی من نکری کہ فرزند کو نکا ہوتا ہی اور اگر مرد و عداوت
 ہو جائی تو حور ت کا بھی انتظار کری نا حور ت بھی ایسی حاجت براری کر لی اور مرد اور
 عورت دونوں رو مال ایسی ہی حد پونچھنی کی سطلی کہ ہین کہ ایک مال سی پونچھنی ہن تو
 عداوت ہوتی ہی اور تنہائی میں جماع کر بھی نہا تک نہا ہی اختیار کری کہ کسی کے اوپر ہی تنہا
 چھوٹی چھوٹی چھوٹی پوشیدہ ہو کی جماع کری اور جیض میں جماع نکری کہ فرزند نہا ہی
 اور بہت پر واپس آئی ہن ہن اہلبیت نہیں ہوتا ہن ہن شخص کہ ولہ اگر ناہو یا لطفہ میں
 شرک سی شیطانی ہا حص میں اس کے لطفہ فی قرار پا ہوا ہن جیونی ہت ضلع ہن

النفس علی اصل او چڑھیں مثلاً ہر روز اوکس مرد کا کہی فطرت ہو کر چلی اور جس کے
 مدینہ کی شروع کا ذکر کری اور اس کی اصل کو جس کے جانتے تھے کا ذکر کری اور یہ نہیں
 جس قدر ہر مفسر ہو اور مفسر ہو چکا ہو اور سیکھا و کر کری کی اور زیادتی میں متعہ اور نکاح
 کو کوئی کری مگر قرسی نہ متعہ اور نکاح درست نہیں ہی اور مدت کی بھی کی اور زیادتی کر ہی سی
 متعہ اور نکاح درست نہیں ہی مگر مدت اور نہر کا ذکر کرنا متعہ میں شرعاً متعہ ہی اگر مدت اور نہر کا
 متعہ میں ذکر نہ ہو تو متعہ باطل ہوتا ہی اور متعہ میں بھی بعد مقرر کر ہی تہر اور مدت کی عورت فقط
 صیغہ انگشت یا زکوٰۃ تحت یا متعہ کے صیغہ یا نکاح کی اور مرد فقط صیغہ فطرت کی
 جواب میں عورت کی تو بھی جائز ہی اور زمان فارسی اور ہندی میں بھی اگر متعہ اور نکاح
 پر ہی تو بھی جائز ہی لیکن احضار طہی میں ہی کہ اگر ہوسکی تو نکاح اور متعہ دونوں زبان کو
 ہی میں پر ہی اور زبان ہندی میں پر ہی تو بہرہ بھارت متعہ کی پر ہی پہلی عورت مردی
 پہرہ کی کہ متعہ میں دامینی اپنی نفس کو پر ہی آج سی برس ورتک پانچ روپی کی مہر پر ہی نہیں
 فوراً جواب میں پہرہ کی قبول کیا مینی پر ہی متعہ میں اپنی نفس کی وسطی آج سی برس ورتک
 پانچ روپی کی مہر پر ہی اور جس قدر ہر مفسر ہو اور سی پانچ روپی کی جا او سفدر کا ذکر کر ہی
 نکاح دائمی جا رہی جب تک کہ چاروں نہیں ایک ہی مفارقت نہ ہو جائز نہیں ہیں بلکہ حرام ہی
 اور متعہ تو ہر دن جائز ہیں اور اپنی لونڈیوں زر خرید سی اگر بیع او ٹی موافق ہونے کی ہو تو کہ
 او ٹی آقا کی فطرت نکاح اور متعہ کی احضار نہیں ہی اور غیر کی لونڈی سی نکاح اور متعہ دونوں
 او ٹی آقا کی اجازت سی درست ہیں مگر پہرہ بھی شرط ہی کہ جسکی بی بی آزاد ہو تو اوسکی مدد
 نکری اوس سی بھی اجازت لی بی بی اوسکے مرضی کی غیر کی لونڈی سی نکاح اور متعہ درست
 نہیں ہی اور روایت آئی ہی کہ متعہ حلال ہی اوسکے اوپر کہ خدائی اوسی زکوٰۃ صیغہ
 کیا ہو یا پہرہ کہ سفر میں ہو اور اپنی زکوٰۃ سی دہر ہو اور اہل طہرین سی و انت ہی عورت
 اپنی نکاح ہو تو اگر وہ نہ کر و کثرت متعہ کر ہی سی اور روایت ہی کہ لونڈی سی اولاد کر و کہ
 رحم میں غیر اور مرگت ہی اور روایت ہی کہ چھوٹی پانچ روٹی ہو تو اوسی جائز ہی چالیس روٹی
 روز ایک بار اوس سی خود بہا شرت کر ہی یا دوسری پر حلال کر ہی اور اگر نکاح اور وہ زیاد
 کر ہی تو گناہ اوسکے دنا کا اوسکے مالک پر ہو گا اور اگر کوئی اپنی لونڈی سی پہا بہا شرت
 نکری اور اور پر حلال کر ہی تو پہرہ صیغہ تخلیل پر ہی انگشت لک و بھلا اکتو خدا

تین سال متعہ اور نکاح کا

راستہ اور دن پہلی اوس ہونسی کہ سفر کی وسطی باہر چکا حجاج کر ہی او بھی فرسید مدد کا کلامو
 پیدا ہوتا ہی اور اوس شہکو کہ جمع کو اوس کے سفر میں حجاج کر ہی تو فرسید مدد ایدو مال کو
 اپنی حرام میں جمع کر ہی اور روایت ہی کہ جو شخص جو رواں اور لوٹدیاں اسق جمع کر ہی حجاج
 اوسنی نکر سکی اور وہ نہ ماکرین تو گناہ او کی راکا اوس کے اوپر ہوگا اور حق چور و کاشہ ہر
 پیمہ ہی کہ اوس کے کہانی کی اور کیا سکی وسطی اوس ہی اور نقد و ہر اوس کے ہر امر کہانی اور
 لباس و غیرہ میں وسعت کر ہی اور اوسکو محتاج دوسرے کا نگر ہی اور اسی میں اوسکی وسطی ہر
 رکبی ہر سب اوسکی خدمت کا ہوتا ہی جیسی مرد کو اگر اوقیت اور زیست عورت کی اچھی لوہ ہونی ہی ہو
 طرح عورت کو مرد و نکی بھی اگر ایتھ اور زیست اچھی معلوم ہونی ہی اور اوس کے ادا ال او تھو و نو
 سعادت کرتا ہی اور اوسکو ہر خطا اور تہور لسی حضور یر تنک کر ہی اور روح مدی اور نہ مار ہی
 ترش اوس ہی اور حضرت پیغمبر خدا صرمالی ہن کہ بہتر ہی بہتر مرد وہ ہی کہ اپنی زوجہ ہی
 سلوک رہی اور بدتر مرد و عین وہ ہی کہ اپنی زوجہ کو ماری اور زنجیر رکھتی اور حمل اور حرام
 امور رات اور آداب و احکام دین کی اوسنی سکھلائی اور عہد و عین حجاج و اوسکی وسطی
 ہی سامان کر ہی اور تحفی عید کی دسی اہلیت ملا ہر ہن سنی وایت ہی کہ خداوند ہریم اگر گسکو
 دی ہو واجب ہی اوسپر کہ اپنی عیال کی وسطی ہی وسعت کر ہی کہ عیال مرد کی مثل قیدی کی عین ہن
 اگر صاحب نعمت اپنی عید ہن کی وسطی وسعت نکر گیا تو عین ہن وال اوس کے نعم کا ہونا
 اور ملعون وہ جو ایسی عیال کا اور کسی پر بار کر ہی اور مومن کو چاہی جیسی خدا تعالیٰ اوس کے
 معاش ہن معاملہ کر ہی کتاوگی باتگی کا ویسا ہی ہ اپنی عیال کی ساتھ معاملہ کر ہی اور ہر
 بہر حد و ادرا حسان بہر ہی کہ جو عیال کی خرچ سنی مادہ ہوا و سمن ہی حد و اور حسن
 میں خرچ کر ہی اور جو اپنی زوجہ ہی نیک ہو تو ورید ہن اوس کے حد و سعت دیتا ہی حضرت امام
 زین العابدین علیہ السلام فرماتی ہن کہ اگر میری عیال کو حسب گوشت کی ہوا و ورید ہن ہن
 چاک خرید و نہ اور لاک و ونہ نو میری نزدیک بہر ہی بندہ ازاو کر ہی سنی اور کسی دو و نہار
 طلاس لیکی سیر کی ہن منت ہن حاضر ہو کی عرض کی کہ کسا گا ہور اشہریدی ہن ہن ہن ہن
 ورا با حضرت فی کہ اپنی عیال کی خرچ سن اہلین لاکہ یہ فضل ہی اوسنی حضرت کی فرمائی کی ہون
 کیا اور پھر و دیار لاک حضرت فی فرمایا کہ اگر تیری جو و نو تو انہن اوسنی خرچ سن لاکہ
 مصل ہی گناہ اور ہر جہنم کی ارشاد ہر حل کیا اور یہ جو دینار اور لاک حضرت فی فرمایا کہ

آداب بیعت

بیان اوقات پنجوع شماع کا

ایمان کا کیا ہی بہانی سی اور کہا نا کہا کی جماع کرنی سی اور پھر ماحورت سی جماع کرنی سی اور کہہ بی
 گدہ سی بھی جماع کرنا چاہا بہین ہی کہ فرزند کو مرض فرشت پر موت مارنی کا ہو جانا ہی اور
 پکا کی کوٹھی پر بی جماع نگر سی اور آسمانی بھی بی کسی جابل کی جماع نگر سی اور یہ وہی جس
 جماع نگر سی اور میوہ دار درخت کی بھی جماع نگر سی کہ فرزند جلا و پیدا ہوتا ہی اور اگر خوش
 حمل سی ہو تو فی و صواوس جماع نگر سی کہ فرزند کو دل اور بھل ہوتا ہی اور اگر اور کسی حور سر
 سندو ہو تو اوس شہوت سی آبی نہ تو سی جماع نگر کی خوشیاد بوانہ پیدا ہوتا ہی اور ناخوش
 بھی جماع نگر سی اور اگر جنب ہو ساتھ حورت کی تو سونیک کی جگہ ہن فران پر بی کہ نہ سنت پدی
 کہ آسمان می آگ برسی اور دونوں کو جلا دی اور اگر حورت جب ہو اور اپنی جگہ سی اور بھی تو جگہ
 وہ جگہ سر ہوا اور کوئی اوس جابہ بی بی بیان جماع کرنی کی وقتوں کا تب مود کہ
 بعد نماز عشا کی مستحب ہی کہ فرزند دہدار ہوتا ہی اور روز جمعہ کو بعد نماز عصر کی کہ فرزند
 ہوتا ہی اور سنبھ و شنبہ کو کہ فرزند حافظ خزان ہوتا ہی اور تب بہ شنبہ کہ جماع کرنی سی
 فرزند رحم اور مخی اور مہس پیدا ہوتا ہی اور ماں اوس کے عیبت اور ہواشی پاک ہوتی ہی
 اور شنبہ چھٹنہ کو جماع کرنی سی فرزند عالم ہوتا ہی اور روز چھٹنہ کو ظہر کی وقت جماع کرنی
 فرزند کار ساز او میوہ کا ہوتا ہی اور دن اور دیا اوس کے سلامت رہتی ہی اور شیطاں کے
 مکر سی محفوظ رہتا ہی اور ماہ مبارک رمضان کی پہلی رات کو بھی جماع کرنی ٹری حالیہ ہی میں
 اور بعض وقتوں میں جماع کرنا مکروہ بھی ہی مثل ماہین اذان اور اقامت کی کہ فرزند خوق کرنی
 رخت کرتا ہی اور طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی ماہین میں بھی جماع نگر سی اور خوب آداب ہی
 شلق کی بوقت ہونی نگ اور طلوع اور خوب کی وقت بھی جماع نگر سی اور سورج گہن اور چاند گہن
 وقت بھی جماع نگر سی اور زلزلہ اور زلزلہ چون سرج اور زرد اور سیاہ کی وقت بھی جماع نگر سی کہ
 ان وقتوں کی جماع سی فرزند عیبت ار پیدا ہوتا ہی اور شرمج اور دھپان اور آخر مہینی اور شرمج
 میں بھی جماع نگر سی کہ اندھون کی جماع سی حل ہی تو اندھیتہ حمل کی گرہن کا ہی اور بعد وقت نماز کی
 جماع کرنی سی فرزند ہنگا پیدا ہوتا ہی اور بقرہ عید کی رات کی جماع کرنی سی فرزند چہ انگشت کا یا
 اونگھو کا پیدا ہوتا ہی اور نہ وقت یا نہ شعبا بہین جماع کرنی سی فرزند شوم اور عیبت فرسید ہوتا
 اور روز آخ شہادت کی جماع کرنی سی فرزند خوش نر اور مہ کار ظالمو کا پیدا ہوتا ہی اور شہادت
 کی جماع کرنی سی فرزند حادو گر پیدا ہوتا ہی اور نہ وقت یا نہ شعبا بہین جماع کرنی سی فرزند شوم اور عیبت فرسید ہوتا

نزدیکی اگر چہ سواری پر ہو ہر داس ہی کہ حضرت رسولؐ کا ذاتی ایک عورت سی فرما کہ وہ
 مہو تھو مہو سی ہی اوستی عرض کے کہ ما حضرت متوفات کوں ہیں حضرت فی فرمایا کہ سو فانت
 وہ عورتیں ہیں کہ جب شوہر اوسکا اونکو خلوت میں بلایا تو حملہ اور بہانہ کریں یہاں تک کہ
 شوہر سو حالی پس ملائکہ اوس عورت پر لعنت کریں جب تک کہ شوہر اوسکا بے بار ہو جو رس کہ
 چاہتی کہ اگر شوہر اوسکا کہی اوس سی آزدہ ہو تو جب تک عذر جواسی نکر لی اور تو چہ وہ کہ
 راضی نہ ہوئی اوستی اگر چہ ظلم شوہر کی طرف سی ہو اور اگر بی راضی کی سی ہو تو کوئی طاقت
 خدا اوس سے قبول نہ ہو اور جو عورت ایسی شوہر سی کہی کہ معنی کوئی خیر نہیں دیکھی ہی
 سہا حال اوس کے باطل ہو جائیں اور جو عورت شوہر کو اپنی رنج دی اور آزدہ رہی تو کبری
 عبادت اوس کے قبول ہو اگر یہ ہمیشہ وہ روزی رہی اور غائز نہیں ہوئی اور سدی نہ ہو کر
 اور بہت مال اہ حد میں خرچ کری اور صدقہ دی جب تک کہ اپنی شوہر کو راضی نہ کر لی اور اگر
 شوہر اسیر ظلم کری تو یہی گناہ اوس پر ہی اور جو اپنی زوجہ کی بددعوی پر صبر کری تو ہر ایک
 صبر کرنی پر فو اب صبر تو ب کا ہوتا ہی اور عورت پر برشتہانہ روزین گناہ مثل ربک
 صوابی حاج کی کہا جاتا ہی اور اگر عورت شوہر سی مواقت نکری اور اوس فی انش کے
 مقدمہ سی ماہر کری اور اوستی شقت اور تعب میں رکھتی تو کوئی امر نیک اوسکا قبول نہ ہو کہ
 افسوس و غمی پچائی اور جب تک کہ اس حال پر رہی غضب خدا میں ہی اور چہ عورت کا یہی
 کہ شوہر کی خاطر داری خوب کری اور آزار اور مشقت پر صبر کری اور حضرت غیر خدا فی فرما
 کہ اسی نور تو نص فی دو اگر یہ او با خرمہ بھی ہو اور اطاعت اپنی شوہر و نکی کرو کہ اکثر تر
 سی لکڑیاں دو زنگی ہونگی جب عورتوں فی یہ بات سنی سبت و فی لگن اور ایک فی او بہت
 سی او تہہ کی حص کی کہ یار رسول اللہ ہم بھی کفار و نکی ساتھ کیا دوزخ میں ہونگی واسطہ
 کہ ہم کا فر نہیں ہیں فوجا با کہ تم کفران اپنی شوہر و نکا کرتی ہو دوسری عورت فی عرض کے
 کہ یار رسول اللہ ہمارا اس مشقت کا او تھاتا اور بیج حمل کی سہنا اور دودہ پلانی کی تکلیف
 کہچینا کیا کافی نہیں ہی با وھما اسکی کی فتنہ نہ صلاح ہمسی پیدا ہو اسپر بھی ہم دوزخ میں
 جائیں گی حضرت رونی لگی اور فرمائی لگی کہ اگر شوہر و نکو ایسی نہ بخندہ کرو اور نہ پڑیو تو
 کوئی تہی دوزخ میں نہ جائی اور اب عورت فی بوجہا کہ با حضرت جن گسما مرد پر زیادہ ہی فرمایا
 جن باب کا یہ عرض کی کہ جو رس پر گسکا حق سوا ہی فرما حق شوہر کا اگر سوا ہی نہ اکی اور

اگر خادم ہو گوئی تیرا تو انہیں تو اس کے چہچہ میں لاکھ بہر بھی افضل ہی پس پیراوسی اور پیری
 ارشاد حضرت سید کیا اور بہر دو دینار اور لانا اور عرض کی کہ اس کا فوہ علامہ مرکب جہاد
 و باطنی خرد می شریک فرماتا ایجا حرد لکس جاس لی کہ بہر امر اصل او ان امروسی ہیں ہی اور
 رواست کہ موہی اینی روح کی مرضی سی کوئی حرد کہا مانی اور مسافری اینی خواہش نفس سی اور
 محبت اور خوش ملیفی سی ہمسفہ ہی روح سی اینی آثار ہی کہ حدیث میں ہی کہ جسی عورت کے
 محبت ہی فصلت اس کے امان کی راہ وہ ہی اور حق مشو بہر کا جو رہر بہر ہی کہ اپنی شوہر کے
 اطاعت اور خدمت کری اور خلاف اس کی اگر اور رضا کی کوئی امر کری اور اس کی گوسنی لی حکم
 اس کی تصدق ہی سکونازی اور اس کے بگوہن کوئی چیز ندی اور اگر دہلی تو اس کے گناہ اور شوہر
 اس کے خواہ و گنا اور سدہ بہت گہ کا اور مال شوہر کا حفظ کری اگر عورت شوہر کی گہ میں خبر
 اور مصیبت کو پہنچ کسی چیز کو ایک محاسنی و سہری جگہ پر رکھی تو حدایتیالی اور سپر نظر رحمت کے
 کرتا ہی اور جس پر نظر رحمت کی کری تو بعد اس کے بہر کو اس پر حد آت مری اور چاہی کہ ہی
 زینت اور بناؤ شکار سی موافق اپنی مقدر کی اینی شیں خالی نہ کی اور فی زینت کی تو بہر کی
 سامنی ہو اور اپنی شوہر کی سامنی اپنی تئیں ہی طور سی مری اور نہ تھو کو کہ ہی جہد ہی کا
 نہ کہ ہی اگر چہ فقط نہ تھو تئیں جہد سی ملی اور لی حکم شوہر کی گہ سی باہر کہیں بھائی اور اگر
 جہائی تو ملکہ آجان زمین کی اور ملکہ رحمت اور غضب کی اور سپر لغت کرتی ہیں جنک
 کہ بہر کرائی ایک عورت کی کسیکو خدمت رسوئی میں ایجا اور عرض کی وائی کہ تھو بہر میرا
 سفر بین گیا ہی اور چھی کہہ گیا ہی کہ تا وقتیکہ میں نہ آؤں تو گہ سی باہر بھانا اور ماپ میرا
 یا رہی اگر ایک اجازت ہو تو ایسی باپ کے عیادت کو جاکون حضرت فی فرما تا اپنی گہ میں
 بیٹھی رہ اور شوہر کی اپنی اطاعت کریں دو سہری باہر ہی بعد چندی کی عرض کرہائی شوہر کے
 بہر بھی جواب میں ارشاد کیا ہاں تاکہ باپا اس کا مر گیا پیراوسی اجازت جہائی کہ ہی
 ماپ کی ہاں نہیں تاکہ حضرت فی فرما با کہ چھی اپنی شوہر کی اطاعت لازم ہی ہاں تاکہ باپ کو
 اس کے دفن کیا حضرت نے اس میں سے بگوہن کی کہہ ایجا کہ خدا تعالیٰ فی تھی اور تیری
 بہر کو بخش دیا اس سبب کہ فی اطاعت اپنی شوہر کی حکم کی کی اور چاہی کہ روزہ
 سنتی لی اور شوہر کی نہ کی اور نہ زمری اور قسم لگیا ہی اور کسیکو کوئی چیز ندی اور تصدق
 کسیکو ندی اور بندہ بھی آزاد مری اگر چہ بندہ اس کے مال کا حریہ ہو اور کسی اپنی جلد اس کے

سیدہ قطب کسہ کار خیر کا ہوا ہے اور یہ ایچ موانعہ ہولہ سے الگ ہے
رہا کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو دیکھا ہے اس نے اس کی
دینی مہمانی اور اس کی بہن پر تائید کی ہے کہ یہ ایک عظیم الشان
مہمان ہے اور اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی
باسمہ سبحانہ انما انما انما انما انما انما انما انما انما انما انما
نہیں کہ مائتہ بی گناہ غیر مقبول اور نہ ہی عورت اور وہاں اس کے لئے
بھی ہرگز نہ بنی گا اور مرد و عورت جو فعل شہوانی کو اور اس کی
معلیٰ میں کریں اور اس کی عورت کی ہیں اور اس کے دونوں گناہوں کی
تہمتیں وہ ان میں سے ہیں وہ دوزخ کا فرمایا ہے اور نہ ہی اس کے لئے
جہنم کی رہے وہی وہ اس کی اولاد کی واسطہ کی ہے اس کی اس کی
اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی
اور جو عورتیں ہیں کہ عورتیں کرنی ہیں اور جو عورتیں کی اس کی
دوزخ کی آگ کا حلا ہوا اور ان کی بیگین ڈالا جائیگا اور اس کی صورت
اور عورتوں والی عورتوں اور مردوں کو اس کی واسطہ کرنی والوں کی
حدیثی پڑھی کہتا ہوں میں شرحی یہاں ہیں اس رسالہ کے مقدمہ میں
ہیں اور اب مختصر خلاصہ حمل اور طلبہ اس کے حصہ ہیں کہ اگر عورت
مافی ہی لکھ کی پہر اوچی ہو کی عورت حاملہ کو بلائی تو سب کچھ اس کی
رہنمائی اور اگر اس کو مسئلہ رہے کہ بیٹا پیدا ہو تو بیٹی کی نام چلی ہی
مہمان کی حاسہ کی بیٹھائی اور آیتہ الکرسی پڑھی اور پھر ہر روز کی رکعت میں
کہہ اور اندامین اس کا نام محمد رکھنا تو خداوند رحیم اس کا نام مبارک ہی اور
اور چاہی کہ اس عہد کو فنا کری یعنی امید پیدا ہو یہی نام اس کا محمد ہی
اور اگر کسی عورت نے نہ پڑھا ہو تو پھر سورج دیکھنا کہ سورج کو جس کی
اس کے دشمن ہے یہ سورج اللہ کے بعد اس کے یہ سورج اللہ کے بعد اس کے یہ سورج
و حق تعالیٰ اس عمل کی بکثرت فرزند عطا فرما بھی اور اگر کسی مرد کو اس کی عورت
دشمن کا دشمن ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کہہ و ان کی اس کی اس کی اس کی

۱۰۳

خط در این رہنمای اور ذرا سی جا کا ایک شہید یا چوہدری کی شیریں یا اب باران یا اب فراب یا نور
 آیت شیریں میں ملا کی اوس سی بھی کی نالو کو اور نہا ناسخت ہی حضرت امیر المؤمنین (ع) کی نالو کہ
 اگر کو فی ای بھی نالو کو اب وراثت سی اور نہا فی تو وہ سب شعبہ ہماری ہوتی اور شیریں ہی
 نالو بھی کا اور نہا ناسخت ہی کہ حضرت رسولؐ کی حسن کے نالو خرمہ سی اور نہا فی بھی اور پہلی
 نالو کی کاٹنی سی موافق مینور کی حاشیہ کو پانی میں حل کر کی دو قطری بھرتی کی واپسی نہی علی
 اور ایک قطرہ بائیں نہی میں ڈالنا ناسخت ہی پہر بھی کی دونوں کا نو کی بچ میں بھی لگانا
 مسنون ہی اور اس سی بھی سر ام الصبیح سے بچہ محفوظ رہتا ہی اور دہائی کا بغیر بھی کی کٹنی
 کہ ابھی سبب ہی اور روانہ ہی کہ بچہ پیدا ہونی پانی کہ ماں ماپا و سکا نام کہیں کہ اگر کھل جائے
 حل سی ساقط ہو جائی اور نام نہ کہہا حاشی تو حشر میں ہی مایہ سی کہتا ہی کہ کس پہلی میرا نام نہ کہہا
 اور سخت ہی کہ جب بچہ پیدا ہو اگر لڑکا ہو تو اوسکو سات رو دن تک محمد اور لڑکی پر وفا لڑکی
 بعد اسکے اگر جاہیں تو اور بھی نام رکھیں اور پہلا حق فرزند کا باب پر پہر ہی کہ نام اپنی فرزند کا
 خوب لکھی اور جس نام میں کہ سنگی اسم کی مثل عبد اسد اور عبد الرحمن کی مثل ویدر بھی علی جہان نام
 ہی بعد اسکی پہر بھی سی جی نام نام اندا اور مارہ اماں کی ناموں مبارک پر رکھی تو ہی بھی
 وہ پہلی مبارک ہوتی ہیں اور لڑکیوں کی نام حنا طہ اور حضرت زینب اور حضرت کاثرہ اور
 رقیہ وغیرہ کی ناموں پر نام رکھی کہ شیطان ان ناموں مبارک کی سبھی سی مثل قلبی کی کہیں
 اور بیک نام ان حضرات کی دشمنوں کی نام پر ہوتا ہی اوس سی سبھی بہت خوش ہوتا ہی اور ان
 ناموں محمد اور علی اور فاطمہ اور زینب و حمزہ کی رکھنی سی فقر و فاقہ بھی نہیں ہوتا ہی اور روایت
 کہ جب سکا کہ نام ان ناموں سی ہو یعنی حضرات کی ناموں پر لونا و سکا اداں ہر ایک کر ہی تو
 ندری اور رعیدہ کی اوس لکری اور مقدمہ وروالی پر واجب ہی کہ ستائیں روز اپنی فرزند کا
 حقیقہ کر ہی اور لکری مقدمہ ہو تو حسی مقدمہ ہو کر ہی کہ فرزند بچ کر حقیقہ کی ہی فرزند لکری
 خواہ لکری اور سکا کہ حقیقہ نہ ہو تو اوس اختیار ہی اپنی آخر عمر تک حفوظ چاہی یا حقیقہ
 اور ایک رولہ میں حقیقہ کر ماسد ہو کہ ہی ستائیں روز اور مرد کی حقیقہ میں بکرا نہ ہی جب
 مرد فوج کر ہی اور عورت کی پہلی لکری ہی جب فرہ فوج کر ہی اور پہلی جائز حقیقہ دج کر ہی
 ہی کی بالو کو تلمسہ کی ہو ندری اور اوس کے بالو کی تو ان کی موافق مقدمہ پر سو مایا جائے
 مقدمہ ورجحان کو دی اور پر حضرتان سر پہل دی ہیں ہر لکری یا لکری کو حقیقہ کی فوج کر

ناسکا دودہ پلانا بہت مسار کہ پونا ہی اور روایت ہی کہ اتنا دودہ پلانی والی برہمن
 افریقہ بندہ پونا حق اور خصیص اور فاسقہ ہو کہ اشد دودہ کا لڑکی ہیں بھی پونا ہی اور
 دودہ است ہی کہ اکینٹ چہنی سی کم دودہ پلانا ظلم ہی لڑکی پر اور نہایت دودہ ملائیکہ
 مدت دو سال ہی اور زیادہ اس سی بچا پہلی مگر ضرورت پر اور روایت ہی کہ بعد پیدا ہو سکی چہ
 روز کی اندر نام لڑکی یا لڑکی کا حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کی نام پر مینا مہر ہی
 کہ بہر امر اس پر سن موکدہ ہی اور جس کہ ہیں کہ کسی لڑکی یا لڑکی کا نام محمد یا احمد یا علی یا
 باحسین یا حنفیا یا طالب یا بعد اقتدا عاظمہ ہو تو محتاجی اس کہ میں نہیں اصل ہو ہی
 اور سورہ قل اعوذ برب اللہ اور قل اعوذ برب اللہ اگر لڑکی کی گلی ہیں کہ
 ڈالی تو لڑکا ان در دیکر سی حفظ حد میں رہنا ہی اور گلی میں نہ لڑکا ہی تو پونا ہی
 تو بھی درست ہی اور جو لڑکا بہت روتا ہو تو یہ آیات قرآنی لکھ کر حضرت عائشہ علیہا السلام
 جی لکھیں سینی عَدَا اَنْتُمْ نَعْنَا هُمْ لَعَلَّوْا اَنْتُمْ بَلٰی اَحْطٰی لِمَا لَعْنُوْا
 اَمَّا وَدَّ اللَّهُ اَلَّذِیْ کَفَرُوا یَحْطِیْهُمْ لَعْنُنَا لَعْنًا حَیْثُ وَ کَفٰی لَہِمْ
 الْقِتَالُ فَکَانَ اللّٰهُ فُوْکَا عَرٰنَا فَمِنْ هٰذَا السَّکَیْتِ یَحْجُبُوْنَ وَ اَنْتُمْ کُنْوَ
 بَعْکُوْنَ وَ اَنْتُمْ سَاوِدَاؤُنْ بچی کی گلی ہیں تو عید سانی ڈال دی تو رونا بھی کا بہت
 کم ہو جاتا ہی اور بچی کا رونا ہی ڈاب سی خالی نہیں ہی حدیث میں ہی کہ جب حق تعالیٰ
 اپنی بندگی و سطنی بہتری جاننا ہی تو جب تک کسی فرزند صالح نہیں عطا فرماتا ہی
 و نہاسی نہیں اونٹنا ہی کہ فرزند خوب رجحان بہت ہی اور دونا مومنین کے لڑکوں کا پیدا
 ہو ہی روزی سات برس تک عبادت خدا ہی اور اسکے بعد سی پہر بالغ ہونی تک کا
 رونا سفار ہی ان باب کی سطنی اور لڑکی چوٹ چھٹ جو لگتی ہی وہ حد یہ بھی کفارہ گناہ
 مان ناج کا پونا ہی اور جب لڑکی بالغ ہوں تو جو بیکہ ام او سی ہوں آخر عمر تک اسکی ڈاب
 میں والدین اس کے شریک ہوں اور جو ہر اکام کریں تو اس کا مواخذہ والدین ہی نہیں ہی
 رواست ہی کہ حضرت علی علیہ السلام ایک وقت قبر کی زد تک ہی چلی نو دیکھا کہ قبر کی مرنی پر
 عذاب ہو مابہی اور بہر دو سری برس جو اوستی طرف سی گد ری نو دیکھا کہ عذابا و سپر اب
 نہیں پونا ہی پس دعا کی فریاد سی بروردگار رحم سی عوض کی کہی یہ سب عجیب و غریب
 وحی آئی اس قبر کی مرد کا ایک چٹا صالح ہی دنیا میں اوستی ایک بہتر مرد رحم کا اور

[illegible][illegible]

و جب اور ہمارا دھرم و عبادت گناہ یا بے مایگی بخوش دینی جانیں اور پھر روایت میں ہی کہ سناتے ہیں کہ
 ان کی جو کھیلانی دے اور سات برس تک اوسے ڈاکن اور گناہ اور خط و عیب اوسے سیکھا دے اور پھر بعد
 ان چودہ برس کے سات برس تک اور اوسے اپنی یاں کہو کہ آداب اور اخلاق سکھائی اور دین کے
 امور ات حلال اور حرام کی بھی اسی سات برس میں اوسے سیکھائی اور بعد اسی اگر انار صلاحیت کی اور
 رغبت میں اوس میں باؤ نو پھر دینی اوس کے تربیت کی رہو اور اگر رغبت دین کے طرف اور صلاحیت
 اوس میں نہ ہو تو اوس سے پہر پانچہ اوٹھا او آداب استخارہ تسبیح و غیرہ جب کسی کام میں
 تودہ پونہ نو استخارہ خدا سے کری اور طریق استخارہ کی بہت ہیں سب میں آسان استخارہ تسبیح کی گئی
 اوس کی لکھی صورتیں ہیں جو صورت کہ فی زمانہ علماء کا عمل اوس پر دیکھا ہی وہ یہ ہے کہ سب
 کوئی استخارہ دیکھی تو پہلی تسبیح یا کشتی کو یا بہرہ میں لی پرست کری کہ یا ربہ و دعا چنانچہ اس
 کام کو کروں میری حق میں بہتر ہی میں بعد نیت کی پانچ بار یا تین بار بعد استخارہ کی دعا ہے اے اللہ
 تو مجھے یہ چیز عطا فرما کہ میں اوس کی تین بار یہ صلوٰۃ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
 اور پانچہ تسبیح یا کشتی کی دانوں پر ڈالی اور پیش تک دانوں کو گئی اگر دین گشتی میں جنت میں
 تو استخارہ مع ہی اوس کام کو نگری اور اگر طاق آئین تو استخارہ بہتر ہی اور بعد استخارہ کی اچھا
 آئین کی تو پہر اوس کام کی نگرانی پر دیکھی اگر نگرانی کو منع آئی تو اوس امر کا کرنا بہرہ اچھا ہی اور دگر کرنا
 نقصان ہی اور اسی صورت کو استخارہ دو ہزار اور واجب کہتی ہیں اور واجب معنی یہاں پر یہ
 نہیں ہیں کہ اوس کے نگرانی میں گناہ ہو گا بلکہ معنی اوس کے بہرہ ہیں کہ اگر اوس کو کوئی خواہ مخواہ دفع
 پائی اور اگر ملے تو ایسا نفع کہو یا کہہ گناہ نہ ہو گا اور اگر دوبارہ میں بھی بہر طاق دانی آئین
 تو اوسے استخارہ مسادہ کہتی ہیں استخارہ مسادہ کی امر کو حاکم کی نگرانی اور چاہی اوس کی کرانی
 یا نگرانی نہ کرے کی سب سے پہر استخارہ کری جسکو ترجیح ای اوسے عمل میں لائی اور اگر کسی کو ترجیح
 نہ آئی تو اوس کام کا نگرنا بہتر ہی استخارہ ذات الرقاع کہ سب اوس کی یہ ہے کہ
 کی چہ نگوں یہ رہو صاحب لکھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جَوَازٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ تَوَاجُّوْا
 لِعَلَّانِ مِّنْ فَلَاحٍ اور فَلَاحٌ مِّنْ فَلَاحٍ اَمَامِ اسْتِخَارَہ دیکھلانی والی اور اوس کی مان کا
 لکھی اور اگر لکھی دیکھی تو نام اپنا اور اپنی مان کا لکھی بعد اوس کے اوس میں کا عدد کی
 یروزوں یہ کہ یہ تو لکھل اور تین پر کا کھل لکھی اور اوس کا عدد کو پچھی خانہ کی
 کہی یہ دور کو عجب عازیب سنت سی جن سورہ نسی چاہی مثل یا زین کی پڑھی بعد اس

غمخواری و سکی کی اور پناہ اوسی دی جس اس سے بچے عذاب سیرسی اور کھانا پیتی اور روایت ہے
 کہ منہ غنیمت ہی اور اگر کسی نے غنیمت سے سوال کیا حانانی اور حسنہ پر سوال ملنا ہی غنیمت
 کہ نہ پانی فریاد اور نہ پانی کی کو گو با اوسنی اپنی والدین پر احسان اور نہ پانی
 اور نہ شربت رسول خدا کی فرمانا ہی کہ اگر کوئی اپنی محنت رکھو اور ان پر رحم کرو اور جو انسی
 و صد ہکر و اوسی و ہا کر و کہ جو اپنی فرزند سی بہت محبت رکھتا ہی نو خدای تعالیٰ اوسی
 رحم کرنا ہی اور جو فرزند کو بچہ نہا ہی نو خدا اوسکے و اپنی حسد نگہتا ہی اور جو فرزند کو اپنی
 جو نہا ہی نو حق تعالیٰ دشتہ کو اوس جو نہا ہی اور جو کوئی چیز بازار سی اپنی لکھون اور
 نیال کو بولی لائی تو گو یا محتاج کی اپنی صدقہ لی گیا اور فصل بہ ہی کہ پہلی چیز فریاد
 جو نہا ہی نو اور جو لکھ خوش کری تو گو با اوسنی کسی ہندی کو اولاد اوس فصل سی خوش گیا
 اور جو نہا ہی نو اوسی جو نہا ہی نو خوف خدا سی بہو کیا ہی اوسکے برابر فرما ہوتا
 اور جو کسی جو نہا ہی نو اسی ہر انت دار کو خوش کری تو حق تعالیٰ فیامنت کی روز اوسی خوش کری
 اور جب بابائی اپنی فرزند کو قرآن پڑھا ہی نو پڑھو ایس نو بہشت میں خدا اوس میں دو حکم
 بہا نکلا کہ اور حال کی سا بہ فرسی نام ایل بہشت پر روشنی ظاہر ہو ایک شخص لی امت روز
 حصہ نہ سول سی عرض کی کہ یا حضرت میں کی ہی منہ کا دوسہ ہیں لیا بہشت
 سر نہ کی نہا ہی نو اوس فرمایا کہ یہ دو زنی ہی اور روایت ہی کہ اپنی اولاد کہ
 افضل من لا الہ الا اللہ اور سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت آخر قل الحمد لله الذی لہ
 التقدیر صدقہ و لا ولد اؤ لہ کنک لہ شریک فی الملک و لکن لہ ولی عین
 الدال و لکن لہ شریک لہ حکم ہلا میں کہ زمان اسکی حرکت سی صحیح ہو لی ہی اور روایت
 کہ جب شامیہ تاس بر سکا ہو نو باپ مال اوسکے سات مار اوس ہی لا الہ الا اللہ کہلوا
 اور جب دوسری برس اور سات مہینہ ہی تین روز کا ہو و سات مار چکل لکھو اللہ کہلوا میں
 اور سات دوسری چار بر سکا ہو تو سات مار کی اللہ علی چکل والی چکل کہلوا میں اور جب کوک
 پنج برس کا ہو نو اوسکے و اسی اور سات با تہ کو اوس سی نو چھ مہینہ جب سادی نو اوس
 کہیں کہ رو عبد ہو کی سیدہ کری اور جب دوسری چہ بر سکا ہو تو کوک اور سیدہ اوسی سکھا میں
 اور جب دوسری سات برس کا ہو نو اوس کہیں کہ ما تہ اور نہدہ ہو کی ایک سالہ پڑھی اور چہ پڑھ
 نو برس کی ہو تو وضو و غسل اور مار اوسی سکھا میں اور اگر گھمیرا سستی کری تو نابین اور جب

شخص جس لباس مردانہ میل تو لی اور حمامہ وغیرہ کی جو رت کو بھی پہنا دے سنہ نہیں پہلی اور پھر
 کو ایسی گیارہ ایک کپڑا ہی نہ پہنا جائے گی کہ جس کی باعث سی مرد نامحرم کو او سکا بدن سبب دیکھا
 دی اور بہتر سی بہتر رنگ لباس کا سفید سی بہتر سبز سی بہتر سرخ نیم رنگ سی یعنی کلابی
 پھر زرد سی اور قرمری لباس شہ جلابی اور سماہ لباس ایل دو رخ اور بنی عباسی کا ہی
 الا عا اور موزہ اور حمامہ کی لمبی حکم ہی اور نماز میں قوسیاہ کپڑا پہنا کر وہ اور صفر
 لیس نارنجی رنگ سدا بلبلیت طاہرین اور روایت ہی کہ لباس کی پہننی اور او بارے
 ہو صحت لکھ ہر کام میں لبسم اللہ کہو کہ شیطاں نہ رک نہو اور جو بنا کپڑا پہنی تو پہلی نہ لک
 آنجو رعیں پانی لی اور عقیقہ یا پینیش کم سی کم شام مار سورہ انا ار لہ او سپرہ کی
 نی کپڑی یہ پہلی چہرک لی تہب بہنی فودہ کپڑا سرائی ہوئی تک مبارک ہوتا ہی اور بنا کپڑا
 بہی تار پچ نیک اور مبارک رورون میں مثل جعرانہ اور جعبہ کی پہنی اور جو بنا کپڑا پہنی
 اور دو رکعت نماز ہر رکعت میں الحمد اور ایۃ الکرسی اور قل ہو اللہ واحد اور انا انزلنا وہی
 اور کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بہن پڑھی وحب تکہ کہ کپڑا ہی اس
 سرکت سی گماہ صاحب لباس سی نہو اور عقیقی تار ہوں اوس کپڑا کی اتنی فرشی پاوسکے
 وسطی دعا اور ہر دعا حد ای تعالیٰ سی کہ بن اور حمامہ اور پگرمی حسب سریر مادی
 یار کہی یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ
 یٰسَاجِدُ الْکَوَاکِبِ وَاَقْلَامُ الْکُتُبِ وَاَنْجَلُ الْبَیِّنَاتِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 حَکْمِ اور حمامہ مادی تو حسب احتک بھی ضرور مادی کہ حسب احتک سی کہی رخ نہیں
 ہوتا ہی اور حاجب ملکہ روا ہوتی ہی اور حمامہ یا کمری مادی یا کہی تو کپڑا ہی ہی
 مادی یا کہی اور حمامہ ہی ہو میٹھ کی ہی کہ پٹھ کی ہی سی عجم نہیں ہوتا ہی اور پچامہ
 آدھ کی مادی اور ملکہ نہ بہی اور ہر کپڑی نی اور پرانی کی پہنی ووب بہن علی اللہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ
 ریشہ قطع کرنا ہر سی ہر کپڑی نہیں ہی لک کے جھڑا ہر اس اتوار کو قطع کرنا
 پانچ ہوتا ہی اس پانچ کو قطع ہو تو چار ہی ہوتا ہی اور دوا دیا عہد ہی کہ
 نہ ہر لباس ہر دن کا ہی اور حاجت ہو سنہ اسم اور قطع ہر سی اور سنہ اسم خوشی سی

[illegible]

قدم میں سی کہ دو رختہ - درماک کرسکا دیکھی - سلی ہی اور کوئی طہارت بہر نور نہیں تھی
 اور چھپے ہوئے لکائی گئی مہم میں یہ ہندھی علی اور موی رہا کہ مرد چالبیس و درسی بہ مادہ اور
 عورت نیش و دھنسی زیادہ میں نرکی اور بعل کی مالو نکو بھی شہرہ ہی مدی کہ شیطانی
 جاہولی ہی اور شراب کسروانا اور ناخن لہا ہر جمعہ کو امان ہی دیوانگی اور اور اسفند اور
 حذام سی اور دافع یرسالی ہی اور یالی سی میں جو مال اور سرکی ہو شہرہ کی مانی پر لگ
 جائیں تو او نہیں سار کبھی نہیں ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے یہ کہا کہ لوگ کہتی
 ہیں کہ رہا دتی تو دیکھی وسطی طلوع آفتاب سے نکلتا صبح کی جاننا پڑتی رہتا بہر ہی
 مسافر ت اور بحار سی حضرت فی فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماحر اور شراب کا لہا بہتر ہی سی
 اور ردایت ہی کہ ایک روجی آئی میں کچھ دیر ہوئی حضرت علی گوں لی جو سبب یو چھا حضرت
 فرمایا کہ کیوں کر وحی مجھسی موقوف نہ ہو حال یہ ہی کہ ہم ماحر بہن لیتی ہو اور اونگلیوں کو گناہ
 سی پاک نہیں کرتی ہو پھر ردایت ہی کہ بہت یوشدہ حاسکن شیطانی ماحر درار ہی کہ او بجا
 چھپے آدمی کو دوسو سہ میں ڈالنا ہی اور نسیان بھی ماحر درانسی ہو ناہی اور شراب راز ہی
 حاشی شیطانی ہی حضرت فرماتی ہیں کہ جو شراب پیتی وہ پیر و میر نہیں ہی اور ناخن اور شراب
 ہفتہ اور چھبندہ کو لپی سی درودندان اور حقیقہ سی امان ہی اور روز جمعہ کو ناخن لینا شہ
 کی نہ ختم سی امان ہی اور چھبندہ کو امان ہی در حقیقہ سی اور اگر چھبندہ کو ناخن لی تو ناخن چھبندہ
 وسطی رہتی دئی اور ابک وایت میں ہی کہ منگی کو ناخن لی اور بدہ کو غسل کری اور حبوات کو
 چھپی لگوائی یا قصہ مدلی اور جمعہ کو خوشدو لگائی کسی اور حضرت دق علیہ السلام سے یو چھا کہ لوگ کہتی
 ہیں کہ ناخن اور شراب سوا جمعہ کے روز نہ لی فرما با بھان اتہ جسے درار ہوں نہ لی جمعہ جو
 یا اور کوئی روز ہو اس حدیث میں فقط ساں جابر پو لی کا اور دنوں میں ہی نہ یہ کہ سبب ان
 امور میں جمعہ وغیرہ کہ اصل پو لی میں ہی چون مرد ماحر اپنی خرسی لیں اور عورتیں درانے
 رکھہ کہ لیں کہ او کی اس میں بہت ہی اور جو جمعہ کو ناخن اور شراب کے اور کہی دشمن اللہ و اللہ
 و کھلی شہرہ رسول اللہ ﷺ و آل محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کہ فرما مال اور ریزہ ماحر کا کہ
 جدا ہو نہ مال اور پیرہ ماحر کی تدلی تو آت سجدہ ارادہ کر نیکا ہو اور سوا علی عار صہ ہو
 اور کوئی عارضہ نہ ہو اور جو بدہ کو ناخن لی تو شروع و اپنی ماتہ کہ لگو بھی سی کہ ی تمام
 پانہہ کی چھوٹا گایر کہتی تو کہی لکھند کہی اور اور در واپسی ماتہہ کی لکھ کی لکھی ہی شروع

سرائی ہوئی یہی اور کفّس سفید یرانی نہونی یابی کہ خدا اوسنی مال بی گمان اوسکے عطا کری
اور کفّس مسماہ لباس خیار و سکاہی اور ضعف جسم کا باعث ہی اور سبب غم کا بھی اور بونا
لیاس دور جو سکاہی مومن بہ یومین اور انسی لباس نماز بہ پڑھن کہ پاک نہیں ہی ہاتھ
کہ حسین انکے شہی لہی کی ہو او اسب حمام کرنی اور ناخن کبھی اور سر موٹو وانی
حضرت امیر علیہ السلام فرمائی ہیں کہ پاک رہ کو لباس اور نہ کو بد بونا اور سبب کہ حائض
کنا ص اور بومی نہ کہ بہت ریا حائض ہی اور اسی ازالہ کنا ص کیو سبب حمام نہن ایسا حکم
ہی لیکن رد اسب ہی کہ روز حمام میں نہ بہاؤ کہ روز سبک بہائی سے عارضہ سل کا پیدائش
مگر ایک روز در میان آدمی صحیح کو چاہی کہ صرور بہائی اور دوسرے وقتا و رہا بہن
ہمارچہ پاور حساسی وقت سن نہ نہائی اور چاہی کہ ناص سی زانو تک حمام میں بھی اپنی
مد کو یوسمدہ رہی اور حضرت رسول خدا فرمائی ہیں کہ جسی ایماں عداسی اور احسن سی ہو
وہ لی لکی کی حمام میں نہ بہائی اور غسل کرما گرم بانی سی بہتر ہی اور حب بیٹ مالک ہدا
حالی ہو جو اوسو وقت بھی نہائی اور حمام میں سرد مانی ہی نہ لی اور لکھی بھی نگر ہی و بیان
اور بد نکو سفالی سی نصاف کری کہ ماحب سفید داغ کا ہوتا ہی کہتے سب بد نکامیل چوڑا
اور اوہ بکا بھی لگما مسمون ہی اگر دس روز گذر جائن تو سست ہی کہ قرص لکے
لگائی اور ہر ہفتہ تین سر کو خطی یا سرگ سد دسی دیو ماستت و رایت ہی کہ جو رو
جمہ کو خطی سے دیوئی اور ناخن لی یا ستارے کو گوما اوسنی سندہ آڑا و کیا اور غسل جمعہ
کر نیکی و سلی بڑی اکید ہی اور حکم ہی کہ سحر اور حضرت علی بن خنسل جمعہ کو ترک نہ کر و کہ غسل
جمعہ کا رہ جمہ ہی جمعہ نکسی گنا ہو نکاہی اور خباں ہو کہ جمعہ کو یا لی غلی نو محمود کو
غسل کرنی اور اگر عجمی غسل جمعہ کی نماز جمعہ پڑھی تو اسفغفار پڑھی اور یہ ایسا بکری
اور غسل فصا کا اور وقت نماز کا باقی ہو تو دوبارہ پڑھی اور اگر عجمی غسل کو ترک
نہنن کسانے با شریع ہی اور اگر وہ جمعہ کو غسل کسی وجہ سے نہ کر سکی تو ہفتہ کو فضا کری
اور جمعہ کی غسل کی بعد بہرہ و صا پڑھی استمکن لا ائلا الا للہ واللہ و اللہ و اللہ لا ائلا الا للہ
و ان محمد احمد و رسولک اللہ صلی علی محمد و آل محمد و اجمعین علیہم السلام و علیہم السلام
و اجمعین من المظہر ان اور اگر جمعہ غسل نہ میں چون ایک گھنٹہ کر لی تو کافی ہی
جسٹ غسل می سکی و گرمی ہو یا سردی سر کو ڈبا تک لی کہ در دوسری اپنا ہوئی ہی اور یہ

کسی سر میں سے ہی حضرت امیر ہداسی روایت ہے کہ یہاں اللہ اس کے سر پر ہوا اور
 بارگاہ اہلبیت امامت سے رکھو کہ ہر نماز کی وضو کنگھی کرو اور کپڑے پہن کر کنگھی کرو تاہم
 نانو فی اور حوضہ راہگاہی اور کنگھی دینا ہی میں کر لی سی مسوڑی مضبوط ہوتی ہیں اور میں
 بہت کنگھی کر لی سی تپ سی اس سے اور روری بڑا دہ بولی ہی اور فوت مہاشرف کی سی
 ہوتی ہی اور ہڈی کی کنگھی سے بال رما دہ اوگتی ہیں اور گرمی مانع کی حالت میں اور ہتھکے
 کنگھی کر لی سی موت دل ہوتی ہی اور کنگھی دینی ہا بہہ میں ایک دہی ہا تہہ سی کنگھی کر لی اور
 حضرت عدا و علیہ السلام فرمائی ہیں کہ کنگھی کر لی سی چھائی نہیں ہوتی ہی اور ہاتھی داس کے
 کنگھی سر میں اور دہانہ میں کرنا حائز اور مستحب ہی اور بامدی کی کنگھی کرنا مکروہ ہی مسوڑا کرتا
 اور دہن کا صاف کرنا اور منہ دہن کی سہہ کا صاف کرنا ہی مستحب ہے اور پاکیزگی میں نہایت اعلیٰ
 اور مسوڑا کر لی اسونکی صاف کر سکی اکثر صوبہ ہوت تاکہ شدید طہر ہوتی ہی حضرت عدا و علیہ السلام
 فرمائی ہی ہیں کہ مسوڑا کی حد اور عالم لی چھی ایسی تاکہ فرمائی کہ میں جانتا تھا کہ مسوڑا کرنا
 واجب ہو جائیگا اور فرمائی ہیں کہ دو رکعت نماز مسوڑا کر لی والیک مسوڑا کر لی والیک
 شتر رکعت سی بہتر ہی اور مسوڑا پہلی وضو کر لی سی اور اگر بعد وضو کی کر لی تین بار
 سہہ کو دہوئی اور مسوڑا کر لی سی بہت فائیدی ہیں پاکیزہ دہی وسی چشم خوشنودی حد است
 و انتہی مصبو علی مسوڑا ہوئی اور قرب سہتا اور قریع ملغم اور دوش حافظہ اور زیادتی توانوی
 اور ہر وضو کی وقت مسوڑا کرنا مستحب ہی اور حمام میں ہو پر سجاد میں مسوڑا کر لی ماتی رات
 اور دھن جسے چاہی کر لی اور داسونکی جو صہن مسوڑا کر لی طول میں نگر ہی اور داخل مسوڑا کر لی
 اور جس طرح کہ اوکلی اور چون غیر متعلقہ کا صفا کرنا ہی داک کر لی ہنہ اصل ہی اور سہہ کی مسوڑا کی
 بہت فواید ہیں اور اب سر میں لگانا ہی حضرت امیر ہداسی واجب ہی کہ دن کو سر میں لگانا ہی
 رہنہ منہ کی چوٹی ہی اور رات کو سر میں لگانا ہی آنکھوں کو صاف ہونا ہی اور سونکی وقت لگانا
 تو آنکھوں کو پانی اور سونکی سحاح ہوتی ہی اور منہ میں خوشبو ہوتی ہی اور ایک دہن کی
 سر میں لگانا سی چالیس روز رکنا اور کلام صبر ہونا ہی اور روایت ہی کہ جس نے یا زید صابا کی اور
 ایمان روز جزا سی جو وہ سر میں لگانا چھوڑی جو سر میں لگانا سر میں لگانا چھوڑی دوشی بڑا دہ کرنا
 اور مال لگانا نہیں ہو اگر تا ہی اور فوت دینا ہی اور مدد قبول سجد میں کرتا ہی اور منہ میں خوشبو
 لڑتا ہی اور فوت ہا کرنا وہ کر لگی اور سیکر آنکھوں میں صاف ہونا تو ہر رات کو سنانا مستحب ہے

انکناچ مکہ منظور خدا ہی کہ امیر اور فقیر سب ثواب ہیں شریک ہوں اہل علی اپنی رحمت سے
 لے لیاں کیا ہی اور جہج بانی حبیبی غنی سلیمان کی کہتی ہیں جو اس کے مال کی انگوٹھی پہنی تو وہ خوش ہوا
 اور شہ عفار میں ہر وقت رہتا ہی اور لو اب اسکا اس کے مالک کو ملتا ہی ہر کعت نماز اس کے
 شکر رکعت کے برابر ہی اور پھر وہی حضرت خرقانی ہیں کہ تحقیق سرخ اور رد و اسے عیب کی نہیں پہچا
 پہچیت کی برابر ہیں تحقیق سرخ تو بیغمہ خدا کی گہر میں مشرف ہی اور سفید حدت لکھن کی گہر میں
 مشرف ہی اور رد و حساب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی گہر میں مشرف ہی اور بدہ تیغ حد کی تہیج کی
 ہیں اور دوستان اہلبیت و اہل بیت عفار کرتی ہیں خوشیہ کہ ایک انگوٹھی بھی انہیں سی ما
 خوشو اسی خیر اور خوبی اور وسعت و زری اور سلامتی تمام ملا دیتی اور کہہ نہ کی اور کوئی ماہ
 د عا کا خدا کی رد یک بہرہ ہیں ہی اس ہاتھ ہی جبین کہ انگوٹھی تحقیق سے ہو اور جو د عا کہ
 انگوٹھی تحقیق کے ہاتھ ہی حداسی مانگی وہ جلد قبول ہوتی ہی اور خدا بعلی فی نظر حقیقت
 کی تو ایسی حال ہی تحقیق کو پیدا کیا میں نہ رہا یا کہ شمس مجبیٰ انبی ذات اقدس کے کہ حسی تہہ
 میں ولایت علی کی ساتھ انگوٹھی تحقیق کوئی اس کے ہاتھ پر عذاب نگر و سکا اور پھر ذات
 ہی کہ جب خدائی پہاڑ و نگو پیدا کیا تو سب سے ولایت اہلبیت کا اقرار لیا تو پہلی تحقیق
 اور یافوت فی اقرار کیا سوا سطلی انہیں سے فصل کیا اور پھر روایت ہی کہ تحقیق
 سرخ کا پہلا وہ پہاڑ ہی کہ حسی اقرار و حد اہلبیت خدا اور نبوت رسولی اور ولایت
 حضرت امیر المؤمنین اور انکی اولاد طاہرین کے امامت کا کیا اور انکی شیعوں کی فصاحت اور
 تواضع اور انکی دشمنوں کی عداوت کا اقرار کیا اور کعت ہمارے تحقیق کی انگوٹھی ہی انہی
 علی عقیق کی ہزار کعت ہی اور عقیق سرخ پر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لکھ گدہ کروا کے
 یہی زوناسی بخاوی نگر ایماندار ایک شخص کو راہ میں کسی راہ زن فی مارا اوسنی پھر
 رسول ہی عرض کے حضرت فی فرمایا کہ انگوٹھی تحقیق کی پہاڑ کہ اس سے اماں ہو لی ہی تمام
 اکر و ہاتھ ہی ایک شخص اصحاب امام صلی نقی علیہ السلام سی کہتی ہیں کہ معنی او حضرت علی علیہ السلام
 کہ میرا قصہ یہی کہ زیارۃ حضرت امام رضا علیہ السلام کو جاؤں حضرت فی فرمایا کہ انگوٹھی
 عقیق رد و کی اپنی پاس کہہ او دانک طرف کی رخ پر ہا شاء اللہ لا و لا اکر یا اللہ لا و لا
 اللہ کہہ و اور دوسری رخیر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہہ واکہ یہہ باعث اماں ہی ہر زوناسی اور
 بہتر ہی حفظ دین کی اور دوسری انگوٹھی ویر و نہی کی کہ ایک حیر اس کے اللہ اللہ

برورد لگائی و رداہی انگہ میں اور میں مائیں انگہ میں اور حبثہ میں لگائی تو یہی اللہ
 جل جلالہ کا حکم ہے اور اگر دیکھا کہ کسی صاحب ہی کہ اگر بولی کہتا ہے مہر پر ہونے کی
 رکری نا کہ وہ نہیں کے نظر میں مگر وہ معلوم ہوا اور جب انگہ یا جھہ میں لی تو بانس
 ہونے اور بسلم انگہ کی اور جب نظر لینے کو والی لہجہ ہی یا ہر کو منہ پر کیجی اور یہ ہی
 انگہ کا کھٹا کھٹی کھٹی کھٹی و در شافق اور انگہ دیکھنے کی حمد خدا عالی کی
 دیکھنے کی صورت کو جسے ارہیں کیا تو حق تعالی بہت دے اسے حنا میں فرماتا ہے اور عطر اور
 ہی خوش ہر روز لگا کر سب ہی واجب انگہ میں ہی کہ لوی خوش سی و رکعت نماز پر سب
 نرخی لی بوی خوش کی شکر رکعت نماز پر ہی سی و اگر کلاس کا بول سو گاہی یا عطری
 یا تہہ مہر پر ہی اور صلوات پڑھنا اور اوٹکی ایک پر ہی حضرت رسول ذیالی ہیں کہ
 سیری بوسو گاہی و وہ کلاس کا بول سو گاہی اور فرماتا ہے کہ سید بول سری عری
 راہو ابی اور گل سچ حرف جبریل سی سدا بواہی اور گل ذر و عری براق سی پیدا ہوا
 رد و سری و ابھت میں ہی کہ شمس معراج کو حق حضرت کا زہن پر لگا تو اس سے
 ہر خ پیدا ہوا اور اگر کوئی کسم کوئی بوی خوش کے حیر دی تو وہ اس کا ریکری اسو
 و ہی خوش اگر ام ہی اور اگر ام سی انگہ کی سی لگا احق اور اگر کوئی گل یا ریحان یا لک
 سے نورہ انگہ لکری لی لی اور سو گاہی اور انگہ پر ہی اور صلوات پڑھنا اور اس کے
 سب پر ہی اور یک بیابان علاج کی برابر تو اسے ہونا ہی اور گناہ دور ہوتی ہیں اور اب
 لوٹھیان بینانی اور پینی کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ
 شمع ہمارا ایک انگہ نہیں ہوتی وہ ہمیں ایہا معلوم ہوتا ہے یا فوت تو زینت اور دفع
 و کی دھڑلی اور عورت ہن خلاص جداسی اور ہمیں ہی اور فیروزہ کہ مومنو لگو ایہا معلوم
 ماہی اور محتج ہو کہ ہی وہ یا تہہ حسین فیروزہ ہو اور چشم اور دل کو قوت دینا ہی اور
 اکو ترم اکتی ہی کہ نا امید کری اسے تہہ کو حسین فیروزہ ہو اور دعا کی لئی اوٹھا ماکا
 یہ جہد صیتی مگر ہیشہ یا تہہ میں نہ کی ملکہ امینی یا س کہ ہی کہ ہر گناہ جہنم کو دور
 ابی اور چشم لکری اور شہر بردن سی ملاقات کری تو یا تہہ ہر ہی کہ ابو علی شکر کو
 کرنا ہی اور درخت کہ لگو لگی بوسکی ہی تو ہر نظر دالی میں اوسی تو لکھا ایک سچ کا ہو
 تو لکھا ایتھا اور صلح کی اور اگر رحمت خدا نہوتی تو فحش درخت کی لکھا ہو کہ کو

شقاوت ہی اور بری ہمسایہ ہیں کہی کہ نہ لی اور نہ بنائی اور جب چاہی کہ نکالنی خود والی
 کی رونق و ترقی والی کہ کلمہ معظمہ کی زیورہتہ کو پیشی ہی اور بعد ہفتہ کی اتوار اور جمعرات اور جمعہ کو
 بہتر ہی اور حبس کو بی گاہر یا سنائی خوشی ہی کہ ایک بکرا فوج کری اور اسکا کہنا پکا کی چٹا چٹا
 سو منیں مار کہ اسکو نکول کھلائی اور فوج کو وقت جیوانکی یہہ پٹھی لہو اللہ واللہ اللہ
 اللہ مآذ جہنمی و من اہلی و ولدی محمد کذا الحی و الاہلی و الشیاطین و نارک
 لہم رحمہم یومئذ ہر اس کی رکت سی جو اس خداسی سوال کیا ہی عطا فرمایا اور اس
 بہ ہی والو کو شرجہ رانسی سے حق تعالیٰ اپنی حفظ میں رکھی گا اور مکا بہن کشتی ہی صبح
 صورت نہ سوائی کہ فعل حرام ہی اور پہلی سی بی ہوئی ہو نو اس کے حضور کو ناقص کر لی ہو
 عجب ار کردی ہو نہ ہی اور تصور و دس غیر دیکھ پال ہوئی ہی کچھ مضائقہ نہیں ہے
 سو انصوری ساز کی اور ہر طرہ کی اپنی مدد و کی موافق نکالنی نیست کرنا اور فروکش کرنا
 حساب کہ حد اکثر کو نہ بھی مگر طارکاری بھی منع ہی اور چاہی کہ نہا کہ ہی
 منوی اور نہ ہی اور کو بھی یہ ہی تنہا منوی بہت حدیثی طار سو باہی کہ جب کیو
 نکالیں یا اور کہیں شیطان تنہا پاتا ہی تو اسکا اختیار و سوسہ گری پر بہت چلتا ہی
 سستہ الامکان ہی بی ضرورت کی کہی کہین نہ اختیار کری اور رو بہت ہی کہ گہر و دین
 جہاڑ و کیا کرنا کہ تمہاری گہر بہہ دو کی گہر و سی ہم متساہ نہون اور کوڑا اور مگر کی گہر
 نہ ہی دو کہ بہہ دو دن چیزیں شیطان کی پہنی کی عکسہ بہن اور گہر بہن جہاڑ و دینی سستی ہی
 بہن ہوئی ہی اور کوڑا کو گہر بہن بلکہ نزد یک گہر کی بھی بہنی مدد کو گہر بہن شیطانی
 پہن رکھی کہ گہر بہن کی زکریٰ جس ہی راو کی سستہ ملائکہ محمد کے ہیں ہی ہر صورت اور ہی
 اور فاختہ بھی بہانی کہ صاحب خانہ کو نصرت کرتی ہی اور حضرت امام جعفر فرماتی بہن کہ جو کشتہ
 یا لٹا ہی موہر و روز اس کے نامہ حمل ہی تو اب کم ہوتا ہی ہاں کہو تر اور مرغ سفید تاج شکا
 اور بہن اور گامی اور گہری کا گہر بہن بالنا حوب ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہاں
 کہ جنو کی لڑکی جو آتی بہن نقان جانور و سنی کہیتی بہن اور ہمارے لڑکی او کی کہانی سوائی
 شرسعی محفوظ رہتی ہی اور بہہ جانور اپنی پرورش کر لی والیکو دعا کرتی رہتی بہن کہ خدا
 نکو برکت دی اور مرغ سفید کی پرورش سی خدا او کی پالنی والیکو مدد او کی گہر جفا نکالے
 اور چشتی امام فرماتی ہی کہ مرغ سفید ہمارا اور ہر منن کا دوست ہی مرغ تاج شکا نہا

ہو اور دوسری شراکات اللہ کو اکابر لکھا ہے تو بہت ہی مان ہی جانوروں کے
اور حد تک اگر کدہ کروای تو اوپر کی سچ پر تین سطروں میں یہ کدہ کروای ہو
اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور دوسریں اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اور تیسریں اَعُوذُ بِرُسُوْلِ
اللّٰهِ اور نگلی کی بھی کی خبر دسویں کدہ دای پہلی ہن تو اَمِنْتُ بِاللّٰهِ وکُتِبَہُ اور
دوسریں وَاَقْبَحُ بِاللّٰهِ وکُتِبَہُ اور گرد لکھنے کے اَمِنْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُخْلِصًا کدہ دای اور جس کو گھسی بر کوئی نہ کدہ ہو تو دوسریں فی وضو کی چھوٹی آداب
قرآنی سبب کہ حرف ذرائع کو اسطی قرآن میں حکم خدا ہی کہ یہو حرف قرآن کو جب تک
ظاہر یعنی با وضو نہ ہو اور انکو گھسی سو پہلی طبع کی بھی مرد کو پہنا حرام ہی اور دوسری
کا بھی انگوشتی یا چہلم مرد عورت کوئی نہ پہنی آداب گہ کی بنانی اور رفتی کے
پہلی معلوم رہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ جس شہر اور مکان میں کہ عبادت خدا
جس طوری سے چاہی نکر سکی تو وہاں طر اور پہنا اپنا نگر ہی بلکہ ایسی مقام کا سفر بھی کسی سے
حق تعالیٰ تفریق فرماتا ہی کہ بعض لوگوں میں ممانت من پس ہو گی کہ کس پہلی ممانت عبادت
سیری کو تلی کی وہ کہیں کے جواب من کہ ہم ہی حکم ہی کہ ہمیں یان ہری عبادت کر سکی قدرت
تبی حق تعالیٰ عتاب ہی فرمائی گا کہ آبار میں خدا تنگ بھی کہ وہ ہاشمی تم ہاشمی اور او شہر مقام
چوڑ سکی پہر او نکو سکا و در زمین پہنی کو ملگا مگر بہت بوڑھی اور عاجز اور جوان پر کت
مکی نہون تو وہ اس حکم سی معاف ہن اور حکم ہی کہ ایسی جگہ نہ پد کہ جہاں علم دین کا نہ وقت
کر سکو اور حکم ہی کہ پہلی ہمسایہ اپنا اچھا و یافت کر لو بعد اسکی وہاں گہر ناؤ اور گہر اچھا
سوانہ بناؤ کہ وہ زقیانہ کو وہی گہر اس کے وسطی بال ہو گا اور ہمسایوں پر خیر کی سلی اور
ہی زیادہ احتیاج سی مکان بنائی کہ وہ بھی شہر کو آگ کا طوق سا کی اس کے گرد و خاں کا گھر
نہید کہ توہ کی ہو اور جو نہ کوہ مال کی ندی طالی کسی سبب حرام سی پیدا گری تو خدا ہی پائے
اور مٹی کو او سپر علو یتا ہی کہ عمارت بنائی اور جس کے مکان کی چہن پیا کی گز سی چار گز سی
او بھی ہو تو ایک فرشتہ ہو کل اس امر کا صاحب قہر سی کہتا ہی کہ ایسی سو کہان عاتالی و در مکان
جہت زیادہ چار گز سی ہو ہی تو او سپر شہا عین اور جن رہتی ہن او پر اگر نہ زیادہ چار گز سی
چھوٹا ہو تو اس با دنی ہائے الکر ہی کہہ کی لگا دی تو اس کے برکت سی جن اور شہا طلع میں مع
ہو مالی ہن اور حضرت رانو خدا ونا ہ کہ گہر کا کشتا و وہ ہر سواہ

بنان مکان کی کتب اور رفتی

نہ جمع سی جوانی سے چھٹکھو السلام کہی اور جو صرف سلام نکلتا کہی تو اس پر
 اگر کوئی چھٹکھو اللہ سے اس کی کہی تو بہت ثواب ہون اور اگر کوئی کافرا کہی اور بڑا کی کہی
 تو بہت ثواب ہون اور عالم کی اعزاز کیو سیطی کو پہرہ الفاظ و کلمہ اللہ و کلمہ بڑا نا
 ضروری اور زادہ ان الفاظ و کلمہ بڑا نا خلاف سست ہی اور روایت ہی کہ جواب خط کا
 لکھنا بھی مثل جواب سلام کی واجب ہی اور معنی سلام کی یہ ہیں کہ تو میری طرف سے ساتھ
 سلام کی کہی ہی خدا تعالیٰ سے چھٹکھو کیا معنی کہ عیبت تیری نکرونگا اور عیبت تیرا نکرونگا اور
 مصافحہ اور مصافحہ کی بھی بڑی ثواب ہیں یعنی مومن مقیم سی یا تہہ ملائیکہ اور سافر
 مومن سی بھل گئے ہو نہ نکا ہی یہ ثواب ہی جب مومنین کسبیں اس طرح کی ملاقات کہ مومن
 کسیکے نہ کوئی گناہ نہیں ہوتا ہی اور اگر مومنین کسبیں ہوسہ لیں تو ہوسہ لکھ لیں کہ ہوسہ
 لب فسطح و جوار فضل کیو سیطی مخصوص ہی اور دست ہوسی کوئی نگرہی کہ ہوسہ ہوسہ چھٹکھو
 یہ غیر کو سیطی خاصہ دوسری روایت ہیں کہ جس کی کسیکے دست ہوسی کی ملاقات کہ ہوسہ
 تو گویا اوسنی اس کے بندگی کی اور حدیث ہیں کہ امی گردہ مومن کو اسبیں ایک ایک سیافت
 اور رحمت کردہ اور ایک ایک کو اسبیں تحفہ اور ہدیہ اور ملاقات کو حاد اور انہیں ملا
 اور دوست خدا سی دوستی کردہ اور دشمن خدا ہی دشمنی کردہ اور محبت بین چار ہی کردہ
 زندہ کردہ یعنی ذکر حدیث اور قرآن کا کردہ اور درود پڑھو کہ یہ باجست حیات ہمارے ہمارے
 دلوں کا ہی اور جنسا ملاقات مومنین سی شیطا نکوسخ ہوتا ہی ویسا کسی اور سی ہیں
 ہوتا ہی اور اگر کوئی مومن اپنی گہرین ہو اور دوسرا مومن ملاقات کو اس کے آتی ہاؤن اندر
 آئیکانندی یا ملاقات نگرہی تو جب تک پہرہ ملاقات نگرہی لعنت خدا بین ہوتا ہی ایک
 چھٹکھو امام فی پوچھا کہ تمہاری شہر مسلک اور رہنمائی کس قدر فاصلہ ہی اوسنی جو ضلکی کہ دریا
 راہ ہی اگر ہوا موافق ہو تو پہنچ روڑ کی راہ ہی اور خشکی سی آئیدہ روڑ کی راہ ہی فرمایا کہ کس قدر
 نزدیک ہی جا ہی کہ برادران مومن ایک ایک سی ملاقات کریں اور چھٹکھو تازہ کریں کہ
 قبامت کو ہر ایک کو ایک گواہ درکار ہی کیو کہی دیں کی کہی اور اول ملاقات کا ہر
 سلام ہی واجب ہی کہ اگر کوئی پہلی سلام کرنی بات کری تو جواب ندو اور ملاقات چلے آوسی
 نہ جو سلام کرنی ہیں بھل گئے ہی داب ملاقات اور مجلس حدیث میں بھی ہر سی ہوتا
 شہنا قبلہ سوخ کا ہوتا ہی اور جو کبھی مجلس ہیں اپنی قدر کی خلافت ہاؤن ہر سی ہوتا ہی

فرمائی ہیں کہ جس مجلس میں کوئی ذکر خدا اور ذکر ہمارا کرے بیک وقت حشر کو اوسے نہایت ہوگا اور
 ایک مجلس کا بیک وقت ذکر اچھا یا برا اور کسی کے عیب و ثواب کا بیک وقت ذکر دوسری مجلس میں جاکر کرے کہ
 ذکر مجلس میں امانت داری میں داخل ہی اور ہر شخص کو چاہی کہ اپنی صحبت اور رفاقت میں اپنی
 مایہ کی دوستوں اور مصاحبوں اور رفیقوں اور نوکروں قدم کو رکھے کہ یہ لوگ مثل باپ کی
 مہربان ہوتی ہیں اور اگر کوئی کسی مجلس سے اٹھنے کی حالی لگی تو یہ آئیں شرفیہ سبحان سر پاک
 سر جلالہ تعالیٰ علیہ وسلم و السلام علیکم تسلیا و السلام علیکم تسلیا و السلام علیکم تسلیا و السلام
 نوکراہ و حسن مجلس کا ہونا ہی اور مسلمانوں کی گفتی کی موافق خدا اوسے ثواب عنایت فرماتا ہی اور
 جس مجلس میں بیٹھی یا چائی ہو بہت فروتنی پسلی بیٹی حال کو رکھے اور حضرت رسول خدا فرمائی ہیں کہ
 بہت سی خودی بہت ہی کہ جو جگہ اسکی سناوار نہ ہو وہیں بیٹھی اور جہاں جاؤ اللہ اسکی صیغ
 العباس معنی بر خور کر کے اپنی مفدرت کی موافق سامان اور اچھی لباس سے حائی کہ مسئلہ عت
 حلال پر جو حال اپنا راہ کو پیر ظاہر کرے ہر گز دیکھا ہی وسطی تو زمین عطیہ خدا کی ناشکری ہی
 ذکر اچھے اور کھانا کھانے کے بعد فوٹوں اور کاموں کی اوقات میں اور بیک وقت ہونا اور کھانا کھانا
 حدیث میں آیا ہے ہر کام اور معاملہ اسد میں اور اکل اور شرب اور اوٹھنی اور بیٹھنی اور سونے اور کھانا
 کی وقت عادت سے امتد کی کہنی کی رکھے تاکہ ہر کام اور کھانا شیطانی شرکت سے خالی رہے حدیث میں ہی
 کہ روز حشر کو ایک شخص کو اوسے گناہوں کا نامہ اوسکی پانہ میں حکم خدا سے لیا جائیگا موافق عادت
 کی اوس نامہ کی پانہ میں لکھی وقت اوسکی منہ سے بیٹھ اٹھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ
 اَبول کی بیک ہی گناہ تو وہ تمام نامہ فیدہ دیکھائی دیکھا سادی کا غذ کی طرح حسنی اور کوئی گناہ تو
 منہ کا صرف قسم امتد کی کہنی کی برکت سے اور روایت ہی کہ قیامت میں ایک بندہ گنہ گار کو نیک
 و دوزخین والہی کا جو گا اور دوزخین جاتی وقت اوسے منہ سے قسم امتد شکل جائیگا قدم چوڑے
 و دوزخین پڑی گا تو شہر رسی راہ تک اوسے آتش دوزخ پہاگ جائیگا اور روایت آئی ہی کہ
 جو کوئی شروع کسی کام میں قسم امتد نہیں کہتا ہی تو حق تعالیٰ اوسکی کھار میں اوسے کسی چیز کا
 مبتلا کرتا ہی اور اگر قسم امتد کہتا ہی تو اوسے کام کو مہار کہ کرتا ہی اور شروع ہر کام کو پہلے شروع
 روز بہر ہی اور اگر خدا کو ہی نعمت عطا کری تو اسکی نعمت عطا کری تو اسکی نعمت عطا کری تو اسکی
 اور اگر کسی شے کو عطا فرمے تو ہی الحمد للہ بیک ہی اور اگر وہ بہر ہی تو ثواب بھی اوسکا دوا دانا
 عطا کرتا ہی اور اگر تیری ہوگا اوسے بخش دی جاتی ہوگا اور اگر اچھے شے کرے تو دوسرا

اوس بی خاصی ہوتا ہے اور ملائکہ اوس کے اوہی کہ صلوات پہنچے اور دوسرے ایت ہیں
 کہ جہاں صاحب چار گہی ہیں مٹی کہ حیسانی گہ کی صحت سے بہتر حساب ہے اور جس طرح کی قطع اور
 نگرہ صاحب گہ کر سہا سہی ہو کر اور جس میں مٹی ہو یا نہ ہو کہ چاہے ہی کہ بہت سہا سہی ہو
 اور چار بار دہا اور پودہ کی ای نگرہ چار زانو ہو کی کہیں اور کسی مٹی اور سہا سہی کے
 نسبت میں صورتوں میں بھی مادہ اور انہی یا ایک باؤں کو دوسری باؤں پر کہہ کی یاد و زانو
 کہہ کی کہہ کی اور دو خون یا نہ ہو کہ زانو کی باہر سی نکال کی ایکہ یا نہ ہو دوسری یا نہ ہو کا مادہ
 پکڑے کی اور چار زانو بیٹھی البکو خدا ایسا دشمن ماننا ہے اور روایت ہے کہ اگر یہ ہود کی بھی
 سنا نہ ہو تو شمشیر اوس کے بھی چہی کرو اور جب کوئی اور داخل مجلس ہو تو اوس کے نظیر کو
 کہ قطع کر یا مجلس میں ماحضہ برکت ہے اور جگہ اور مثل معلوئی جائیگی وقت تنظیم کرو اور اگر کسی
 ایک یا یکہ سی یا نہ ہو کا خاصہ جوڑ کی بیٹھو کہ گری سی ایک سی ایک کر ازاد نہ پیش اور کوئی
 بیٹھی وقت بیٹھ کر اگر کسی کو چلو و ضللی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہی تو خدا اوس کی
 نیت کرنی سی اور مجلس میں محفوظ رہتا ہے اور اگر کوئی کو حوت کہنا ہے تو اہل مجلس کو
 اوس کے خدمت کرنے کی خاطر کہتا ہے اور اگر کسی کے کلام کرنی میں کوئی کوئی تو گویا اؤ کی نہ ہو
 غو جا اور بی کسی کے ماتہ کی ہو آپ نہ مات کری اور سخت موس کی مفظ زبان میں ہی اور
 جس کے کوئی حقیقت ایمان کی نہیں پہچاننا ہی زبان کو لہو اور فی فائدہ کلام سی بند نہیں
 کرتا ہے اور زمان گہی ہر شہر و شری ہی جس سطح سے بال پر نہ کرے ہو اوس کی طوری زبان پر
 کہہ کر اور جو کلام کری تو سی ہی کلام کر اسی اور غصہ کی نگرہ اگر چہ حق اوس کے طرف ہو اور
 دوسرے کو اور داسنی اور امن اور بھیل اور قاطع رحم یعنی وہ آدمی کہ مقدمہ پر اپنی عین
 کی خبر گیری تو ایسی آدمی کو عمل میں نہ شریک ہو اور علما اور صلیانی صحبت نہ کرے اور
 اگر چہ نہ ملین نہ لکھار نہ بہتر ہی اور بعد دیندارہ کی اہل مروت سی بھی صحبت نہ کرے
 جو کہ ہی بشرطیکہ او کی صحبت میں خوش نہوتا ہو اور مزاج کا مضائقہ نہیں ہی اور مزاج
 اور گہی میں اگر غش نہ نکلی پامی تو خوش طبعی کا ہی کہہ مضائقہ نہیں ہی اور سرگوشی کرنا ہی
 پناہ ہی خصوصاً صاحب صحبت میں صرف نہیں ہی آدمی ہون کہ جب دوسرے کو شہی کرے گی تو قیصر کو
 ملا ہو گا اور قیصر ہا کی نہ مٹی نہ مٹی اور قیصر کی فویت ہو تو تو اس کو مانو نہیں باہر
 ہر گز کی گفتاری و مصلحتی اور نہ ہر گز کا مضائقہ نہ ہو اور نہ ہر گز کا مضائقہ نہ ہو

[illegible]

روایت میں آیا ہے کہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اپنی مولا حضرت صاحب الزما کی درجہ کو یاد کرے
 خدا میں پناہ چاہے اور اس سے نصیحت کو لے کر کسی کی ایسی حاجت کی کہ کسی کی قبر پر کہیں تاکہ بہشت کی اور کسی کی
 پر صبر کی تاکہ حق میں بہشت کی دریا میں یا کو بن یا اور کسی بہشت یابی میں ڈالی تو حضرت صاحب
 الزماں تک پہنچتا ہے اور وہ حضرت خود مشو جہاد کے حاجت کی یہ سہل ہوتی ہیں وہ جو نصیحت
 یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُ خَيْرٍ اَلْحَمْدُ لَكَ يَا مَوْلاي صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ
 مُسْتَعِظٌ بِكَ وَشَاوُكُ مَا كُنْتُ بِمُسْتَعِظٍ بِاَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَكُنْ مِنْ اَمْرِ
 كَذَا كَهَمِّنِي وَاسْعَلْ قَلْبِي وَاطْلُ فِكْرِي وَسَلِّبْنِي نَعَصَ لِبَنِي وَخَلِّصْ حَقِي
 بِغِيَا اللّٰهِ عِنْدِي اسْتَعِظْ عِنْدَ خَلِّصْ وَرُودِ احْلِلْ وَتَكْرَمَ مَتْنِي عِنْدَ
 تَوَارِي فَالِاِيَّ اِيْنَ الْحَمْدُ وَكُنْتُ عَنْ دِفَاعِهِ حَبِيْبِي وَخَاسِي فِي تَحْلِي
 صَبْرِي وَتَوْبَتِي فَكُنْتُ فِيهِ الْبَكَّ وَتَوَكَّلْتُ فِي الْمُسْتَأْنِ اللّٰهُ حَلْ تَأْوُكُ
 عَلَيْكَ وَحَلِّكَ فِي دِفَاعِهِ عَنِّي عَلِمًا بِكَ يَا مَوْلاي صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ
 السَّادِ ثَلَاثَ اَمْوَدٍ وَانْفَاكَ فِي الْمَسَارِعِ فِي السَّفَاغَةِ اَللّٰهُ حَلْ
 تَأْوُكُ فِي اَمْرِي مُتَقِيًا لِجَانِبِهِ شَارِكُ وَتَعَالَى اِلَالُهُ يَا عَظِيْمَ سُبُوْنِ
 وَاَنْتَ يَا مَوْلايْ حَبِيْبِي تَحْقِيْقُ ظَنِّي وَنَصْرِي فِي اَمْرِي فَكُنْتُ فِي اَمْرِي كَذَا
 كَذَا اور كَذَا حاجت کو کہی بہر گہی فیما لا طاقتہ فی حلالہ ولا صلوٰتی علیہ
 وَاَنْ كُنْتُ مُسْتَعِظًا لَّهِ وَلَا صَفَايَه نَفِيحَ اَصْحَابِي وَنَصْرِي فِي اَمْرِي
 اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَا عَلِي يَا مَوْلاي صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عِنْدَ اللّٰهِ
 فَكُنْتُ الْمُسْتَعِظَ لَلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَمْرِي فَكُنْتُ حُلُوْلُ السَّعْيِ وَشَهَادَةُ الْاَمْرِ
 فَكُنْتُ مُسْتَطَبُ الْمَعْمُورَةِ عَلَى وَاسْتِئْثَالِ اللّٰهِ حَلْ خَلَالَهُ فِي نَصْرِي وَتَوَارِي
 وَنِيَا قِيَامِي بِمَلُوجِ الْاَمَالِ وَخَلِيُو الْمُبَا جَرِي وَخَوَانِي الْاَعْمَالِ وَالْاَمْنِ فِي
 الْحَاوِدِ فَكُنْتُ فِي كُلِّ خَالِ اللّٰهُ حَلْ تَأْوُكُ لَمَّا يَسْأَلُ فَعَالٌ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ
 الْوَكِيْلُ فِي الْمُبْدِ وَالْمَالِ اور پانی میں چھوڑ سیکے وہ کسی ایک کا ناموں حضرت یہی
 کہ زمانہ صعب صعبی میں وہ حضرت شکی ماسک حق اور وہ عثمان بن سعید عمری یا عقی اوکی
 محمد بن عثمان یا با حسین بن روح یا علی بن محمد بن انیس میں ایک کے ایک کا نام لکھ اور اس کا
 منوسل ہو کی کہی پھر اس میں سلام علیک اسے کہ ان وَاَنْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

حقونہ میں جا، عطا ہے ہی اور حسب آواز گد ہی مانتی کی سی اور اھو خدا اللہ علی السیطار النجی
برہنہ اور ہم جب ہو تو نام نہ نکلی من کل ہی و لا نکلی منہ شئی من اھو ہی ما اھو ہی
حصر صداق فی ایک صدیکو اسی ہی کو ارشاد فرمایا ہو رہی حصرت من اسکی ہی
سکتہ سی میدی جوت گیا اور حوال جابی تو وہ ما ساء اللہ لا فوہ اللہ بالذکر کی ہی کا
و در کی اور قلعہ برج کوئی نہ ہو کی اگر سہو کو تو سہو سہو ہی حصرت رسالت ماہ صلی اللہ
علیہ کہ فرماتی ہیں کہ ڈکار ہمت حدابی مگر حسب ڈکار ہی تو آسمانی طرف سہو دی کر کے
نہ ڈکاری او اب خط لکھنی کی ظاہر ہی کہ خط لکھا عزرا اور احسان ورا وادہ
اونک در یافت حال کی و پہلی سہت ہی اور او کو جواب خط لکھنا منل سلام کی و احسان
حدیث من کو یسنا فی خطیر لستم اللہ الیکم الیکم کا لکھنا کوئی چھوڑنی کہ عہد کا
منار کی خط کا ہوا ہی اگر یہ بعد لستم اللہ شعری لکھی تو ہی مضائقہ نہیں ہی اور جہاں قبل
الشارع کی لکھنی کا اسی اور یوں انشاء اللہ ہی ضرور لکھی حصرت سلیمان علیہ السلام
ایک بار فرمایا کہ آج شتر جوہر و فنی اپنی نزدیکی کرو نگاہ راؤ فنی ستر بیخی حویدا ہوسکے
تو فنی جہاد کرو او نگاہ راؤ انشاء اللہ لکھا میں موجب ای فرما کی سکتے مقدار ست فرما
اوتارا فنی لکھی سی سیکے حل بر یا ایک کی حاد ہوا تو اوسکے ماقص انقلب فہ مد ہوا
اور خط لکھنے کی اگر حاکم خط کی حرف پر چڑک دی تو حاضین اوس خط کی جلد رائی ہیں اور
لکھی ہی سیکار کا غد کو عکسائی و ہو ڈالی اور اگر کوئی کا غد جبیر کوئی نام خدا کا لکھا ہو
اور وہ راہ میں پڑا و کسی مقام فی توقیر پر تو خدا تعالیٰ شتر ہزار فنی اوسکے لکھنے کو
مصر ہر ماہی کہ لکھی پر فنی اوسکے حفاظت کہ میں جب تک کہ کوئی موس اوسی او لکھا
اور نام اوس موس کا مقام علیین میں لکھا ہی اور اوسکے باب نامی عذاب من خففت کی
اگر جو کا ہر ہون اور ایسا ہی مال ہی ایہ ہا کی بھی ناموں مبارک کا اور اگر کوئی ستر لکھے
ایسی راحت لکھی تو پہلی ظہر فی و سنای سی پیشانی و لکھنے و لکھنے اللہ اللہ
اللہ تعالیٰ اللہ و علی اللہ ابی اللہ علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
و لا یسبون علی اللہ و انا کہ فوس الذین و لا یسبون علیہم
و لا یسبون فی انون راوی کہ ہی کہ حسب حصرت صادق علیہ السلام سی ایسی سی
حسب من طلب کو اس بیوت سی خط معنی لکھا وہ مطلب میر فرما اور یہ بھی ایک

نواشتا اور وہ چیر نہت سارک ہوگی **آداب کہانا کہانی کی روایت** ہی ایک ہے
 کہ دھیس ہماری بہت سیر ہو کر کہانا کہانی میں ہماری دوستوں کو لائیم ہی کہ پھر ہو کہ کہانا
 کہانا کہانا کہیں کہ پھر سیر ہو کر کہانا کہانی میں بہت سی صلا و تنی اور دوسری ہوئی ہیں
 خود بیا میں بہت سیر ہو کر کہانا کہانی گاہ وہ قیامت میں بہت ہو کہ ہار ہیگا اور وہ
 ہی کہ پیش کی ہیں حصہ کر ہی ایک حصہ میں کہانا کہانی اور ایک میں چینی پٹی اور ایک
 باقی کو سا فاض آئی جاسکے کہی اور بہتر سی بہتر وقت کہانی کی رات اور وہ نہیں دو ہیں ایک
 صبح ہی دوسرا وقت بعد سا کی ہی روایت ہی کہ عینا کی وقت بعد غار کی ضرورت کہ کہانا
 اور ریک مگر علی الخصوص بہت ہی کو تو بہت پر ضرور ہی کہ راس کی کہانی سی فساد
 میں اور ضعف مزاج میں ہو مایہ اور ایک گ ہی مدین کہ نام اور سکا عشا ہی کہ کہ کہانی کوئی
 کچھ نہیں کہانا ہی تو صبح تک وہ او سیر فرس کرتی ہی اور کہتی ہی کہ خدا تم کو سیر اور
 سیر مگر عیسا کہ نہیں توئی ہو کہ کہانا ہی تو بھی ہو کہ ہار ہی اور بعد عدا ہی عسا کی ہر صبح
 تک کچھ کہانی کہ جو جیس طرح کی در دون اور مرضوں اور فساد بد نگاہی اور بہت ہیں
 نہ کہ کہانی مذمت میں آئی ہیں روایت ہی کہ تنہا کہانی میں شیطان شریک ہوتا ہی اور
 مہاجر سی علامت کہ اور محل کی بھی ہی اور تنہا کہانی میں سیری بھی نہیں ہوتی ہی کہ حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فی مابا ہی اور جو بریں ہیں سوئی یا چاند کی کہانی لگا نو دو
 آگ او سکے بیٹ میں سہرے حالگی اور کہانی میں پہلی اور بعد کہانا کہانی ہا نہہ و چونی سی
 پریشانی نہیں ہوتی ہی اور روزی زیادہ ہوتی ہی اور عمر نہ ہیتی ہی اور انکہ نہیں روایت ہی
 اور سب اہل مجلس ایک لگس میں ہاتھ دیوئیں اور کہانا کہانی کی واسطی پہلی صاحب خانہ
 ہاتھ دیوئی بعد او سکے او سکے دہنی طرف کی لوگ ایک کی بعد ایک دیوئی بعد کے پھر
 بائیں طرف کی دیوئیں اور بعد کہانی اسکا حکس جہی اور پہلی کہانا کہانی کیو جو نا تہہ ہو
 تو رومال سنی ہو پھی کہہ طوبہ ہا نہہ کی حرکت کو زیادہ کرتی ہی اور جب خوان آئی تو کہی
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تَعِیْزَ لَیَّ بِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تَعِیْزَ لَیَّ بِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تَعِیْزَ لَیَّ بِکُلِّ شَیْءٍ
 زراہ فرشتہ آئیں جب کہانی وقت شروع بسم اللہ کہی تو ملائم کہتی ہیں خدائی تعالیٰ رک
 مکر زیادہ دی و تعطار ایسی شبا طسوسنی مخاطب ہو کی کہتا ہی کہ جلو یہاں ہمارے
 ہیں ہی اور کہانا کہانی اور کہانی شروع کرتی ہیں اسر اللہ کی نور کہ کہانی

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَنْدَحِلُّ فِي مَرْوُوفٍ وَقَدْ خَاطَبَكَ فِي خَاتَمِكَ الْوَيْلُ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ
مِنْ شَرِّ مَا يَخْلُقُ هَلْ يَرَى رَفْعِي وَخَاطَبِي إِلَى مَوْلَايَا فَسَلِّمْ عَلَى الْكَلْبِ فَأَمَّا لِيْلَتُهُ
الْأُولَى مَسْ بَدَا سَكِي بَرِيصَهُ كُوْ بَانِي مَسْ دَالِ دِي نَوَاسْتَا لَسَدِ حَاجَتِ حَرَايِ كِي اَوْ رَسِيْبِ
كُنْ سِي حَاكِمِ كِي رُو بَرُو كُوْنِي جَانِي اَوْ رُخُوْتِ بُو نُو سُوْرُهُ خُلْ بُو اَمْتَا حِدِي رُوْهِي
سَلَامُ بَار مَیْتِجِ هَار اَوْ رِیْهَ اَیْهَ وَ كُنْتُ اَللّٰهُ لَا تَحْلِقُ اَنَا وَ رُسُلِي اِنَّ اَللّٰهَ لَعَوِي
هَوُوْ نُوْ تُو حَاكِمِ كِي سُرِيْ شَعُوْظَارِ سَهْگَا اَوْ شَبِجِ بَرَا اَلِیْ رِ حَا لِيْ عَلِيْهِ الرِّحْمَةُ سِي مَسْقُوْلِ بِيْ كِهْ جِسْ
كُوْنِي كُنْ سِي حَاكِمِ كِي رُو وَ اَنِيْ رِیْ بِنِيْ اَوْ رِ اَوْ سِنِ سِي كِهْ حَوْتِ بُو نَا كُوْنِي عَوْنِ اَوْ سِنِ بُو تُو بِلِی
بِهْ حَرُوْفِ مَطْعَمَاتِ كِي كِهْ مَحْضِ كَبِي اَوْ رِ بَرِ حَرُوْفِ كِي كِهْ دِفْتِ دَا بِنِيْ بَا تِهْ كِي اَبَكِ
اَوْ سَكِي اَلْمُوْشِيْ سِي شَرُوْجِ كُرْ كُرْ كُرْ كُرْ پَا چُوْنِ حَرُوْفِ كِي سَا تِهْ پَا چُوْنِ اَوْ سَكِي اَلْمُوْشِيْ
بَا دِهْ لِيْ اَلِیْ اَسْ كِهْ اَسِيْ طُوْرِ سِي مَیْنِ بَا تِهْ كِي هِيْ اَوْ سَكِي اَلْمُوْشِيْ كِهْ كِي مَنْدِ كُرْ كُرْ
بَا تِهْ جُوْ شَكْلِيَا تِهْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ پَرَا مِ كُرْ اَوْ رِ مَیْنِ بَا تِهْ كِي هِيْ بَا دِهْ لِيْ اَوْ رِ حِدِي سَا مَنَّا اَوْ
حَاكِمِ كَا هُوْ نُو سُوْرُهُ اَلْمُوْشِيْ كِهْ نُوْ كِهْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ
اَوْ رِ بَرِ مَرْتَهْ اَيَكْتَا كِهْ اَوْ سَكِي اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ
اَوْ رِ سِيْ طَرِ حَاكِمِ خَصْمِ بِيْ اَوْ سِيْرِ نَكْرِيْ اَوْ رِ رُو اَبَتِ بِيْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ
حَضْرَتِ اَمَامِ جَعْفَرِ بُوْشِيْ خَاكِ مَاكِ اَمَامِ حَسَنِ عَلِيْهِ السَّلَامِ كِي بِيْجِ دِيْ اَوْ رِ مَرَا بَا كِهْ
اَمَا بِيْ بَرِ خُوْفِ كِهْ اَوْ رِ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ
كِهْ كِهْ حَادُوْ كِهْ خِيَالِ بُو تُو بَعْدِ مَارِ صَبْحِ كِي بَرِ رُوْزِ سَا تِ مَارِ بِهْ وَ حَا پَرِيْ دِيْشِيْ اَللّٰهُ
وَبِاللّٰهِ مَسْتَشِدُّ عَقْدُكَ يَا حَبِيْبُكَ وَ تَحْتَمِلُ لَكَ سُلْطَانًا مَّا قَلَّ يَصِلُوْنَ اَلْمَكَا
يَا يَانِيَا اَنْتَا وَمَنْ اَتَاكَ اَلْعَالَمُوْنَ نُوْ حَادُوْ اَوْ سَهْ كِهْ اَشْهَرِ كُرْ اَوْ رِ قُلْ اَبُوْ دُوْشِيْ
اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ
بَرِ حِيْنِ پَرِ كِهْ كِهْ حَادُوْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ
دُوْ مَرْدِ بَا اَوْ رِ حَضْرَتِ نُوْ سَهْ كِهْ اَسْ كِهْ مَعْدُوْمِ نُوْ اَنُوْ دِهْ كِي دِيْ اَكْبَرِيْ بُوْشِيْ كِهْ مَعْدُوْمِ
پَرِ بُوْشِيْ حَضْرَتِ نُوْ دِيْ بُوْشِيْ سُوْرِيْ رِيْ نُوْ دُوْ حَا تَارِ بَا اَوْ رِ حَاكِمِ خَدَا بُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ
دِيْ كِهْ حَضْرَتِ بَا كِي اَوْ رِ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ كِهْ
هِيْهْ وَ حَا دِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ اَلْمُوْشِيْ

ایسا ہی سب ہوئی تھی لہذا اگر صحرا یا گہری ماہر کہیں کہا ہی تو جو رہ گیا ہی کہ یہ وہ جس
جاوے وہاں ہی ہر ذیہ کہ بہت ہو اور جو کوئی نہ ہی کی گئے کہ راہ ہی وہاں کی اور نہ ہی کے
جیاں ہی کی تو سب سو لوگ ہوئی ہیں اور اگر کسی خاص کے حاسی وہاں کی دیو کی کہانیاں
رکھتی تو سر اس ہوئی ہیں اور اگر اوس کہا ہی تو یہ سب اسیر و صاحب ہو جائی اور اگر
کہ کسی ایک چہ لو لوئی کہیں شہر ہوئی دیکھی اور اوس کی کہانی نویت میں پہنچی ہی پائی کہ
گناہ اوس کے پیش ہی جانن اور حضرت رسول صاحت وہ تامل فرمائی تھی یہ وہاں
لے لی تھی **اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ** اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں
اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں
اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں
ہوئی تھی اور جب سب کہا نا کہا چھٹیں کہ صاحب صاحت کہ دعا کر میں اور بعد کہا ہی چھٹائی
باتوں کی رہی کہ جس چوڑی کہ اگر چھٹائی بہر ہی ہوگا باتوں ہی سو جائی تو جو کی ضرورت
خوف نہ ہی اور جب بعد کہا ہی باتوں دیو ہی تو منہ اور کہ وہیر اور ہوں بریلی اور ہوں
اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں
جہانیاں منہ برہنوں اور نہ ہی میں وسعت ہو اور مال حلال ہی عدائی لہذا کہا ہی اور
مومنین کی کہانیاں بہت نواب ہیں اور مشورہ ہوئی ہر اچھی خدا نکہائی اور لباس اچھا
نہ پہنی تو سب ناشکری خدا کی ہی اور جو حیر کہ خدا کی حلال کی ہی اوس کی کوئی اپنی اور حرام
نکری کہ ایسی آدمی کو اسٹی صافی قرآن ہیں سمجھتا ہوں کہ عدی فرمائی ہیں اور حضرت امیر
فرمائی ہیں کہ جو کہا نا کہا ہی وقت یہ وہاں **اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ**
اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں
ہوں کہ کوئی حیر کہا ہی اوس ضرورت کی اور ہڈی بخوشی کہ ہڈی حق جو نکا اور کہا نا کہا
اونگلیوں کی کہا ہی دو یا تین یا چار اونگلیوں کی کہا ہی اور شہد سب ہی کہا نا
کہا ہی یا ایک ماؤں کو اونگلیوں کی اور ماؤں یا چار ہر کہہ کہ کی کہا نا کہا ہی اور بہت بول
ہوں حاصد سترخوان تو صاحب سترخوان تاخیر یا خفہ دیوئی میں کہا نا کہا ہی واسطی
نکری کہ اور لوگ غلط اس کے ہاتھ دیوئی ہوئی ہیں اور سب کے کہا نا کہا ہی کی بعد صاحت
انہی یہ کہ **اللَّهُ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ نَارُ اللَّهِ** اور جب چھٹی ناول فرمائی ہی تو یہ وہاں

اگر کوئی شخص کہی تو وہ فوراً مسمیٰ ہوگا اور اس کا ہر کام حساب نہ ہوگا دنیا کی ہر مال چیز کا حساب ہوگا
 اور حرام چیز پر عذاب ہوگا اور اگر ہر کام کہی کہانی وقت بسم اللہ کہی تو کوئی کام مضر نہ ہوگا
 گناہی با شروع کرتی وقت کہی بسم اللہ علیٰ اولہا و علیٰ آخرہ تو ہر کسی کہانی میں ہر
 ہوگا اور کوئی بسم اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ والسلام تو ہر کام میں کہی نیکی کہ گناہ تو
 سب بخش دی جائیں اور کہانا کہانی میں بات کری تو پھر کہانی وقت اور بسم اللہ کہی اور
 اگر کوئی مجذوم یا دہرا کوئی آزار والا دسترخوان پر شریک ہو تو کہی بسم اللہ پھر دعا و اللہ
 تو کلام ہو اور روایت ہے کہ کہانا کہانی کی بارگاہ باتیں ہیں کہ ہر مسلمان کو جاننا اور نکلنا
 ہی اور میں ہمارے باتوں کا ماننا فرض ہے پہلی ہر صحت کو خدا کی عنایت حافی دوسری
 جو کہانا ہو اوسنی اضیٰ ہو کی کہانی تیسری بسم اللہ کہی کہانی چوتھی کہانی شکر و حمد
 کری اور چار سنت ہیں پہلی کہانا کہانی سی کہانا کہانی دوسری باتیں ہو اور دوسری باتیں
 سان کو نہیں پڑ کہی جو چہ نہ کا اوسیر و کی اور دہنی زاو کو ارٹھا کی شہا بیستری بن
 او نگاہی کہانا کہانا کہانی او نگاہی چائنا اور چار آب میں ہیں پہلی ہر کسی کہانی
 سی کہانی کسی اور کی آگے سی کہانی دوسری ہو الاچہ ٹا کہانی تیسری بات تاکہ نیو الکو
 کہانی چوتھی کہانی وقت اور دنگی طرف نہ کی اور کہانا کہانی وقت چار نہ تو شکر و حمد
 شہادت سی نہ پیشی بہت فرونی سی پیشی ہاں ہاتھ زمین پر کہی کہانی مضامفہ
 نہیں سی اور دو او نگاہی کہانی اور بی ضرورت کی کہی باتیں ہاں ہاں کہانی رخ
 رکائی سی کہانی بلکہ کنارہ سی کہانی اور شروع اور خاتمہ کہانی کا مکتب چیز سی کری
 کہ بہتر ملائیں وضع ہوئی ہیں اوچین چون اور سفید زار سی اور پیر دوسرے راست ہیں کہ
 اس کی کو مثل حکم کی لکھا ہاں اور شہد کہ کہی نہ کاری بھی دسترخوان پر ہو اور مال کہانی
 محمد اور کہ خدا کری کہی ہو وہ اور لغو اور کہی کی باتیں کری اور کہانا بہت کہ کہانی
 کہ لی رکے ہوتا ہی اور سبط کی اوسین ہر کن ہو لی ہی اور آب کی خیالی سی کہانی اور
 یا نی اور قرآن اور حمد گاہ پر نہ ہو کہے اور تہذیب کو شہد بہت صاف نگری حمد
 جو کہانی اور جہ ایسا کری تو کوئی اچھی سی اچھی چیز اوسکے اوسکے کہانی ہاں ہی اور اگر
 دسترخوان پہلی کوئی ہر ہو گا تو ہاتھ نہ کہی کہ اور لوگ شرمندہ نہ ہوں اور جو کہانی
 ماں تو قصہ کا داس کو تہ اور حور و سندھ کا کاناہ کہ تو حور و سندھ اور حور و سندھ

بیٹوں اور عورتوں کو جمع کیا چاہا کہ کہانیں کہ ایک سال کی میاں نامی عدا پرست روزہ دار
 ایک سو الی کیا حضرت یعقوب کی دروازی پر کہ ایسی شے لکھ کر کہن نہ میاں سائل تیار ہی وہ پر
 آتا ہوں روزہ دار اور اس کے وقت افطار کا آیا ہی ابھی تک کچھ کہا نیکیو کہیں تم دوستم
 اور مائیت خدا کی ہو اگر کچھ ہو تو میرا روزہ افطار کرو اور میں بہت بہو کہا سوچ کر حضرت نے
 آواز دے کے ہمہ ہن اولاد کی نہ سنی بس دم بچا رہا پھر گیا اور کہیں جا کی پانی سی روزہ افطار
 کر کے فیضی رات کو سو رہا اور پھر صبح روزہ کہا اور تمام کو پھر حضرت یعقوب کی دروازی
 پر اوسنی طور سے سوال کیا اور پھر حضرت یعقوب نے نہ سنا اور اوسنی طرح ہی اپنی اولاد کی خواہش
 کیا فی میں مشغول رہی اوسنی پورا اوسنی طور سے وہ رات بھی گزاری اور صبح کو پھر روزہ فانی
 رہا اور پورا اوسنی طرح تیسری روزہ بھی حضرت یعقوب کی دروازی پر وقت افطار کی آگے
 سوال کیا اور حضرت نے اس کے بعد ہمہ اولاد سی نہ پہنچی اور اسکا حال پوری نہ ہو گیا
 بہت غم و اندوہ گاہ خدا میں اوسنی عرض کے کہ خداوند تیری شے کی گھر پر پانی حال کیا
 اور میں بہو کہا رہا اور انھوں میں قریب ہلا کہ ہو نیکی پہنچا بس وحی ہوئی حضرت یعقوب کو کہ
 نہ میاں سائل تیار ہی در پر تین روزہ تک روزہ دار کیا اور بہو کہا پھر کیا اور اب وہ قریب
 ہلاکت کی پہنچا اور رفتی اپنی اولاد کی ساتھ خوب سیر ہو کر کہا یا کچھ ہماری سندی میاں کے
 ہو کہہ کا خیال نہ ہو اس کے عرض میں اب نہ منتظر ہلا کی رہو میں وہ بلا مقارفت حضرت نے
 علیہ السلام تھی اور شب جمعہ کو تو کہی سائل کو غلطی نہ پھیری حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
 کی پانی حاد مونیر تاکید رہتی تھی کہ جمعہ کی رات کو اگر کوئی سائل علی تو نہ ہونڈ کی دوا دیس
 کی جو نہی کہا فی اور پانی سی کہی کوئی مومن آپس میں انکار نہ کری کہ مومن کا جو نہی کہا یا یا
 یا اور جو چیز ہو کہا فی یا ہی تو ستر عرضی خدا شفا دیتا ہی اور جو پانی نہ ہونڈا کہ مومن کی
 تہ کہ کی ماہ سی ہی تو حق تعالیٰ اس کے واسطی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ قیامت تک اس کے
 واسطی استغفار پڑا کرتا ہی آو اس پانی پانی کی اہلیت طاہرین فرمائی ہیں کہ جو جس کے
 سبب بینی کی چیز و نکاح و دار بانی ہی جو یا نیکی لذت سی لذت سی تو حق تعالیٰ اسی جنت تبار
 صی جنت کی سبب بینی والی چیز و نشی متلفہ فرمائی گا اور مراد لذت سی بینی ہی نہیں کہ
 اس جنت اور فضل الہی کے جانی کسی حکم فی انکیا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پانی
 بینی کو کسی حاجت کے کاغذ سی مع کیا حضرت فی صراحت کیا کہ بینی کو مع کسی حاجت

ساس عمر بن نہیں ہوتا ہی اور جوئی سے نکود بکھی ہو چرمی اور آنکھ چہرہ کہی اور بیہوشا کلمہ
 حاکم آریٹنا اوکھائی غافہ کار نا اچھوٹا ہی غار ویدہ یڑھی اور حب کہل ہی ہوتی رہا
 یڑھی کلمہ کلمہ اوکھائی کا کلمہ ہی اچھوٹا و لار لکھی ہوتا مستح ہی کہ سب
 ہی چھوٹی لڑکی کو نیا میوہ دی اور روانست ہی کہ میوہ نکود ہو کی کہاؤ کہ ہر میوہ میں ایک
 نہ ہر بھی ہوتا ہی اور جو کہنا کہ دانو کی نہ بخوئیں رہ جا نا ہی وہ ملا لکھ کو بہت ہر معلوم
 ہوتا ہی اور حضرت رسول خدا فی فرما ہی کہ حدار حمت کرتی تھرا من میں ہی اور سیر کہ جو
 کہا ہی اور و صو کی و پہلی حلال کری اور جو حلال سی ماہر کی اوسی پر یک ہی اور جو پیمان
 اور نار ہی حلال کری کہ رگ عدم کی خوشی آتی ہی اور جو فی سی حلال کہ تیج سات دور کہ
 دعا اوست نے رسول نہیں ہوتی ہی اور جہا اوسی بھی حلال کری اور حلال کر کی تین جگہاں بھی
 کرنا وقت ہی اور روایت ہی کہ روٹی کی بہت تعلیم کیا کرو کہ برکت آسمان اور زمین کے
 اوس کے سبب سے ہیں اور تعلیم و نسی اوس کے یہ ہی کہ چری ہی اوسی نہ کاؤ اور سچی یاؤ کی
 اوس ہی آتی در اور جب ستر خواں پر وہ آئی اوس کے آگے اور کسی کہا ہی اسطاریا کر اور جس کا
 اوسی یکم و تو اوٹھا اور روایت ہی کہ حضرت دانیال فی اباب ملای کو ایسی پار اور نر کی کوٹلی
 ایک و شوی اوسی کہا کہ سی میں لیک کیا کروں یہ تو ہماری پاس یاؤ کی بھی پڑی ہوئی
 یہ کہ کہی و شکو لیک ہیٹیک با حضرت دانیال علیہ السلام ہاتھ دھا کو اوٹھا یا اور حوص کے
 کہ خدا و مدد اچھوٹا ہی کہ اس ملاح فی روٹی سی کہا کیا نور و ش کا اکرام کر میں جن مغالی ہی کیا
 کو در لک رہا وہ میں سگیش اوگی اور خط پڑا یہاں سکا ماح ناسد اچھا کہ و زابا کسرت
 دوسری وقت کہا کہ آوری فی روزہم اور نو اینی فرزند کو کہانیں اور بہر گل ہم اور نو اسی
 تفری فرزند کو کہا کہ اس اور در نو اباب لڑکی کو دووں فی ملایا یا دوسری روزہم
 ایک کی مان ایسی در کی کہا فی ریاضی ہوی یہ فصہ حصہ دس سال پاس گہا فرمایا کہ
 آخر تمہارا ہی ادنی دیا یہ نہت ہی ہم دنا فرمایا اور کہا کہ خدا و مدد لکون اور اوہلی
 کلمہ و ملاح فی ساتھ ہوا حدہ لغرا حصہ شانی و عاسی پانی رسا اور قحط دور ہوا پڑا
 لہ اگر لوئی سائل کہا نا کیا ہی میں ما کہا ہی وقت سے ال کری تو اوس کے تین خالی نہ ہر
 صفہ حصہ نہ وہ و ہر حصہ نہ ہیٹیک علیہ السلام کہ جو ہوئی تو لو سکا ماح و اباب
 نصیر ہی کہ اچھوٹا ہی و ہر حصہ نہ ہیٹیک علیہ السلام کہ جو ہوئی تو لو سکا ماح و اباب

قاتلون برکوی صلوات اللہ علیہم اجمعین و اهل بیتہ و ائمتہ اللہ علیہم
 و آئمتہ اجمعین و ائمتہ اجمعین و ائمتہ اجمعین و ائمتہ اجمعین و ائمتہ اجمعین
 ہزار گناہ کے معفو فرماتا ہے اور لاکھ مرتبہ دوسکو بہشت میں جلا فرماتا ہے اور لاکھ مرتبہ
 آزاد کرینیکا ثواب بھی عنایت کرتا ہے اور روزِ حشر کہ جب ہوا نیڑی پر نیچا آداب ہوگا اور با
 عباد کو اقدس و درخ شعلہ و رہوگی اور ماری سیاسکی سبکے نہ بانیں منہ کی باہر نکلی پڑتی
 ہوگی اور وقت اوسے اس صلوات کی برکت سی پیاں معلوم ہوگی اور روایت ہے کہ ایک دن
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پانی پیا اور حضرت کی آنکھوں میں فرار آنسو پھر اٹھی اور فرما
 لعن اللہ قاتل الخسین پھر فرمایا کہ جو بعد یانی نبی کی ہمارے جدام حسین علیہ السلام کو قتل کیا
 کو یاد کر کی اونکی قاتلون پر لعنت کری تو اوسے موافق اسی روایت کی جو ابھی مذکور ہوئی سب
 ثواب ہوئی ہیں اور بعضی روایت ہیں ہزار گناہ کی حال لاکھ گناہ بھی معفو ہوئی ہیں اور ایک
 روایت میں ہے کہ دسکو کہی کہی پانی پیافوت اور جھٹٹوں اور کہا ہائی ہستم و ہائی ہستم اور
 رات کو بیٹھنے کی پانی پینا بہتر ہے اور رات کو کہی ہوگی پانی پینی سے نہ باوتی صفر کی ہوتی ہے اور
 رگ جدام کی حرکت میں آتی ہے اور چپٹی امام فرماتی ہیں کہ پانی کو چوس چوس کی کم کم پانی ایک بار
 نہ پنی جاگے کہ اچھو ہو جاتا ہے اور پیشہ پیشہ دہوتا ہے اور کہا نا کہا ہائی پچھین پانی پینا بھی سبکے
 حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جو کہا ہائی پچھین پانی نہیں پیتا ہے تو معجب ہی کہہ سکتے
 اوسکا کہ وہ نہیں بہت جاتا ہے اور فرمایا ہے کہ توئی برتن ہیں پانی نہ پو کہ برتن کی کوئی
 جامع شیطاں بہتا ہے اور پانی برتن کو بند کر لی کہ کہا کرو کہ شیطاں بند پیر کو نہیں کہوں
 و اب غمیافت کی روایت ہے کہ اگر کوئی مومن کو کہا نا کہلائی تو سوا خدا کی کوئی اور
 کہہ نہیں جان سکتا ہے نہ فرشتہ مقررہ نگاہ بارہی نہ پیغمبر مرسل اور انواب یہم کہی معفرت اور
 ما جوئی خدا اپنی اور پلازم فرماتا ہے اور بہشت تو اوسکے واسطی واجب جاتا ہے اور سکا جو
 سکو بہشت کی نعمتوں سے ملے گا اور لاکھ بند کی آواز دہنی کسی ایک مومن کا کہا نا کہلا ما بہت ہے
 رجو ایک مومن فقیر کو کہا نا کہلائی تو سوا اولاد سمعیل کو دے سی پچاسکا ثواب ہوتا ہے
 رجو خنی کو کہا نا کہلائی تو اسکا اولاد سمعیل کو دے سی پچاسکا ثواب ہوتا ہے روایت ہے
 نہ جہاں کسی گزیدین داخل ہوتا ہے تو روق اوسکا اوسکے ساتھ آسمان کی آبی اور جو کہا
 کہا تا ہی تو اوسکی سب سے دینو کی گناہ معاف ہو جائے ہوں اور روایت ہے کہ کسی

ساتھ کہنا کہ انہی ہی بہت جلد معلوم ہو جائے اگر ساتھ کہنا ناخوشی اور رنجش دل سے کیا گیا
 تو یہ بھی بڑی محبت ہی نہ کہہ دیتا ہی حشر امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کہتی ہیں
 کہ ایک روز حضرت کی خدمت میں بہن گیا حضرت نے کہا نا سگوانا اور چھپی بھی ارشاد کیا کہ کہا میں
 تیرا سوا کہا با اور ہاتھ روک لیا حضرت نے فرمایا کہ کہا عصبی میدی کہ کہا چکا حضرت نے فرمایا
 اور کہا نہیں عانتا ہی تو کہ محبت دوستوں کی ایسی ہی معلوم ہوتی ہی کہ کہا آپس میں خوشی ہو
 رنجش سے کہا میں بس حضرت اپنی ہاتھ سے کہا سیکور کا فی بین ایکھا کرتی حالتی تھی اور میں
 کہا ماتھا اور ایسی وایتن بہت ہیں بھی وایت ہی کہ اگر کوئی مومس کی دعوت کری تو اس کو
 قول کرنا جسکے دعوت کری او سپرد احب ہی فی عذر سرخی کی عذر مری اور یہہ حق ایسا
 کہ مومنو بہن آپس میں پر لارم ہی اور حضرت رسول بخاری وصیب فرمائی تھی کہ وصیت
 کرتا ہوں حاضر اور غائب سب علماءوں پر کہ ہر ایک دعوت مسلمانی قبول کری اگرچہ پیچ پہلے
 حاتا ٹری بلکہ جہان معلوم ہو کہ کہا فی حرام ہیں یا اوس مجلس میں فقط اسہ ہیں یا امور گناہ
 اوس مجلس میں ہو گئی تو ایسی دعوت کو قبول نہ کری کہ ایسی صحت میں شریک ہو سکی ماعتین
 حدیثیں بہت آئی ہیں اور اس طرح کی محفلین معصیت خدا کی ہوتی ہیں اور ایسی مجلس کی سی
 دوری خدا سی ہوتی ہی اور ایسی مجلس میں فساد و فلب کی اور محبت دنیا کی ہوتی ہی اور اگر
 کوئی فی بلائی دعوت میں جاتا اور کہا نا کہائی تو ایسا ہی کہ اوسنی انگاری الگ کی کہا ہی اور جو
 کسی کوئی دعوت میں ملا ہی اور وہ اپنی ہمراہ اور کہہ کوئی بلائی فی حاتی تو اوسکا حکم جاتا
 کا ہی اور جو کہا نا کہائی وہ حرام کہائی مگر جیسی سبب کمال محبت اور اخلاط کی بیگانگی ہو اور
 نماں صاحت دعوت کا منع کر لیا بھی نہ ہو واللہ وہ لوگ حاتین کراس صورت میں جائز ہی کہ فی
 حاتی کہا نا کہائی اور کہہ کوئی دین او اب خواب رو کر اقسام خواب نہ کہہ کہائی بلکہ
 ایک سادحت لیشناست ہی اور اسی دلی لیننی کو بعد کہائی ایک خواب قبلہ کہتی ہیں اور خود
 قبلہ کا وقت دیکھی کہا نا کہائی بعد سی پیر وقت ظہر کی آئی تاک ہی اور خواب قبلہ مبارک ہو نا
 و درود کی کرتا ہی اور شیعہ علماء کا حصہ اس صحاب میں نہیں ہی اور نسیان کو دفع کرنا بھی اور
 ماضیہ کو طاقت دینا سے اور صبح کی نمود ہوسنے سے طلوع آواب تک
 دنا منہ ہی کہ ہنوقت رزق بنی آدم کا ملا لگہ بانٹ فی بین جو ہنوقت سوتا ہی تو اس وقت رزق
 روم ہوتا ہی اور نبی اسرائیل کو زمین و سلوی بھی اسی وقت تقسیم ہوتا تھا جو ہنوقت سوتا تھا

حضرت امام جعفر علیہ السلام کو پہنچا کہ کہی ہمارے شیعوں کی تو دعوت بھی کرتا ہی اور حق پرستی کی کہ کہی ہمارے
دو تین جو منہ لکھی تھیں کہ ہمارے کہنا نہیں کہنا تاہوں فرمایا بزرگی انہیں کہانی و الہی کے
تیری بزرگی سے زیادہ ہی اوسنی جو حق کی کہ حضرت ہیں تو انہیں اپنی گہرین بلا کی کہنا
کہنا تاہوں اور انکا مرتبہ میری مرتبہ سے بہتر ہی فرمایا یاں جبکہ گہرین داخل ہوتی ہیں تو
بہتر ہی اور تیری عیال کی مغفرت کو ساتھ لیکر داخل ہوتی ہیں اور جب باہر جاتی ہیں تو تیری
اور تیری عیال کی گناہوں کو ساتھ لیکر باہر گہری جاتی ہیں اور جو کسی بومن کو میرا بیٹا نہ کہنا
تو تیری و زحمت کی اوسنی نہو اور جو بیاسی بومن کو پانی پلائی تو حشر کو خدا کی تعالیٰ اوسنی حق
مختوم سے ہیرا بکری گا اور جہان پانی ہو و بان پانی پلائی تو ایک بندہ آنا دکر نہکا تو اہ
ہو تاہی اور اوسکے ہر گونہ کی پینی بین ہتر ہزار ثواب عنایت فرماتا ہی اور جہاں پانی
و بان پانی پلائی تو اولاد سمیٹ کی دس بعد لکے آنا دکر نہکا ثواب ہو تاہی و ایک آدمی کے
زندہ کہ نہکا ثواب ہو تاہی اور جو ایک نفس کو زندہ کری تو گویا اوسنی جہاں کی سب سے دیکھو
زندہ کیا اور جو جگہ نشہ انسان یا حیوان کو پانی یہاں پلا لگا تو وہ حشر کو سارے عرش خدا
میں دے ہو گا اور اوسر و زکیم سادہ کی جائے ملیگی اور جسی ایمان خدا اور قیامت سے ہو تو
کہ موجب فرمان الہیت کی وہ اپنی جہاں کی توقیر اور تعظیم اور تکریم بہت کری اور اگر کوئی کہے
گہرین کسی تو چاہی کہ صاحب خاندان پہلی کہنا تاہی اوسکے حاضر کری اگر اوسنی کہنا تاہی
چند تو یاد رہا مگر کسی اگر پانی کی بھی اوسنی خواہش نہو تو اوسکے وصول کو اپنی پانی لاکر موجود
کری اور اپنی جہاں کو کی کام کرے ہی اور روایت ہی کہ ایک بار حضرت امام رضا علیہ السلام کے
گہرین ایک جہان تو رات کو وقت خواب کی اوسنی چاہا کہ یا خدایا کہ چراغ کو بجھا دے
اوسنی منع کیا اور خود اوسنی اپنی دست مبارک سے بجھا دیا اور فرمایا کہ ہم الہیت جہان سے اپنی
کام نہیں لیتی ہیں اور روایت ہی کہ جب جہان افضل ہو تو اوسکے سبب لائے ہی صاحب غلام
مدد کری اور حب یا ہر گونہ تو لکری اور بخیر آداب جہان داری بہر ہی ہی کہ صاحب خاندان کہنا تاہی
بہر گونہ اور حلال ہی اوسنی ہی اور جب تک کہ کہنا تاہی صاحب غلام ہی اوسکی ہر ہی کی جانی اوسکے
پہلے یا خدایا کہ اپنی ہی اوشی اور اگر جہان کی ہوئی آپ ہی ہی تو اوسکے پہلے ہی کہہ رکھی کہ
کہنا تاہی اوسنی ہی کہنا تاہی اور اگر دعوت کی ہو تو اپنی مقدور کی موافق اوسنی ہی کہنا تاہی
اور اوسکے رغبت کی ہر گونہ موجود کری اور بہت رہا ہی جہاں کی کہ کیفیت وہ سنو لکے محبت کے

اور جسے سرور بیان قسمہ یا نہ فرماتا اور متروک رہتا ہی جیسی تعبیر کوئی دیتا ہی جیسا ہوتا ہے
 میں خواہاں ہوں چنانچہ قتل اور جہان کی سوا اور کسی سی نگہی اگر کوئی وغیرہ اور ذکر خدا کر کے
 عتویٰ اور دھوب کا خواب تھا جو ماہی نامہ توفیق لہ کی وقت کا کہ سبباً لکھ رہا اور توفیق
 ہوتا ہی اور دوسرا وہی اس کی بعد کا کہ وہ وقت سرور ملنا کہ گاہی اور اول شعب کی خواہاں
 اختیار نہیں کی سیما علیہ سوفنا اور ترقی بن اور باگرہا ہی کہ میں یہ کہ علان قضاوت ہو
 ترسوق وقت بہرہ و عا اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْخِذْنِيْ مَكَوْلًا وَلَا نَفْسِيْ فِيْ مَكْرَهٍ وَلَا تَجْعَلْ لِيْ
 فِيْ الْاٰخِرَةِ اٰلًا اَوْ اٰوْلًا سَاخَاةً لِّكَ اَوْ رُكْنًا اَوْ حَاجِسًا اَوْ مُبْغِضًا اَوْ مُتَوَلِّيًا اَوْ مُتَوَلِّيًا
 کر دی تو ائی فدا لی ایک فرشتہ کو مندر کرتا ہی کہ اوسے وقت جنگاوی اور عالمات و آیت
 کہا بونین ذکر کیا ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو یا کوئی کام مشکل ہو تو ظہار تہ سی بہتر کہ
 برلی حور ت کی سوئی اور سون کی وقت و رہہ و التَّائِبِينَ اُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اُولَئِكَ
 بعد اسکی ہو رہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَنْبِيَائِكَ هَدًى وَحَقًّا وَكَلِمًا طَيِّبًا وَتَرْجُمًا طَيِّبًا
 یا یا یحییٰ یا ساقیین رات تو کسی کو خواہاں بن دیکھی گا کہ وہ تدبیر حاجت برار کی تا سکا
 کرنی والا کہتا ہی کہ چھی رہے سر کا مارضہ بہت سندت سی عرصہ سی تھا اور علاج سی عاجز تھا
 اس اسپر عمل کیا مدنی پہلی ہی رہا کہ دیکھا مدنی کہ وہ آدمی آئی اور میری پاس بیٹھی ایک لیٹا
 سی ماتہ میری سر پر ملا اور انکے حاکم پناہ بنا کی کہا کہ یہاں سب نگہاں لگا جس جسمہ بنی اور
 سینگیان لگا تین فوراً شفا ہو گئی اور جس کو مدنی بنایا اوسے بھی دایرہ ہوا اور حضرت امام
 حنفیہ کہ ہمدار ہوتی تھی اور اواز بلند سی فرمائی تھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ هَدًى وَحَقًّا وَكَلِمًا طَيِّبًا
 عَلٰی الْمَشْرِیْعِ وَادْرَافْ لِيْ حَقَّ مَا خَلَقَ الْمَوْتُبَ وَادْرَافْ لِيْ حَقَّ مَا خَلَقَ الْمَوْتُبَ اَوَّلَ بَرِيَّةٍ
 امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جو من بار قل یا اے یا اَللّٰهُمَّ وَتَنْبِیْہِ
 مَلْهُو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَنْبِيَائِكَ هَدًى وَحَقًّا وَكَلِمًا طَيِّبًا وَتَرْجُمًا طَيِّبًا
 تِلْكَ وَهَدًى وَتَرْجُمًا طَيِّبًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَنْبِيَائِكَ هَدًى وَحَقًّا وَكَلِمًا طَيِّبًا
 کی سہمی تو ایسا گناہ بنی پاک ہو جاتا ہی کہ جیسی اچھی ایسی مائی پب سی پیدا ہوا ہی اور چھ
 سی درجہ توش بار لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَکَ لَکَ جَنَّتْ وَجَنَّتْ وَجَنَّتْ
 و جَنَّتْ وَجَنَّتْ لَکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنْ اَنْبِيَائِكَ هَدًى وَحَقًّا وَكَلِمًا طَيِّبًا وَتَرْجُمًا طَيِّبًا
 تاہر نکلی کی صبح کو پہلی اس سی کوئی اوسے پہلی حقیق کی انگوٹھی کی گئی کہ ہنسکی طرف سے سرور

اور عمرہ بجا لاو حضرت فاطمہؑ فی عرض کی کہ یہ سب کام یا حضرت ایک وقت کیونکر ہو سکتے
 ہیں فرمایا کہ تین بار اگر قل ہو اللہ پڑھا کر سو پہلی وقت پڑھ کر ان کا ثواب ہو اور اگر چھ بار پڑھ
 کر پھر یہ سب بھیج دین پر پورا کرو تو تین اور اور سب بھیج دینا ہی تمہیں ہوں قیامت میں اور
 مومنوں کی وسطیٰ استغفار کیا کہ تو سب بیسی بیویوں اور سخاۃ اللہ واسمہ اللہ ولا اللہ الا
 اللہ پڑھا کر و نوح اور عمر کی بھالائیکا ثواب ہو اور اگر کوئی قل ھو اللہ اور قل ھو اللہ پڑھا کر
 اور قل ھو اللہ پڑھا کر کو تین تین بار ان ہر ایک کو پڑھ کی سو بیوی تو بھی تم قرآن کا ثواب ہو
 اور مومن گنتی ہر ایک قرآن کی ثواب بھیج دینا پڑھا اور گناہوں کی ایسا پاک ہو جیسی
 پیدا ہو اور اگر اوس رات کو مر جائی تو گو یا شہید مر اور اگر گناہ مارا انا زلنا ہر پڑھ کی سو
 نو پور و گناہ ایک فور پیدا کر بی بی بی عیش تک طول میں اور عرض اسکا متی پڑھتے ہو اگر
 اور اوس کے ہر درجہ میں ہزار فرشتی ہوں اور ہر فرشتی کی ہزار زبان ہوں اور ہر زبان سے پڑھ
 لغت اوس کے وسطیٰ درگاہ خدا میں استغفار کرے اسی رات تک بعد کی اسی اور نو پور کو اوسکی سینہ
 میں قیامت تک کہہ دے اور اگر کہہ نہ سکے اللہ پڑھے تو ستر ہزار فرشتی بیا کرے کہ استغفار پڑھتے
 اوس کے وسطیٰ اور اگر سورہ الفکم انکا پڑھ کی سو بیوی تو عذاب قبر سے بچاتے ہو اور اگر
 استغفار اللہ اللہ لا الہ الا اللہ ھو الحی القیوم و اذکر اللہ پڑھ کی سو بیوی تو اگر گناہ
 اوس کے مانند رہو نہ دنیا کی پاک و دنیا کی بارگاہ بیان ملک کی ہوں تو بخش دے گی جان اور
 جیسی شہید نہ آتی ہو نو پور بھی آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرے اور کہی اذکر اللہ اللہ ھو الحی القیوم
 منہ و جعلنا نو مکر سننا اور جو پڑھ تو پڑھتے سننا ناک اور قل ھو اللہ پڑھتے
 الشاہد اور قل ھو اللہ پڑھتے الفکی اور آیتہ الکرسی پڑھ کی سو بیوی اور اگر اختلام کا کوئی
 ہو تو اللہ تعالیٰ اذکر اللہ من الاختلام ومن شؤۃ الاختلام ومن اب
 یثقل عیب فی الشیطانی فی المظلمۃ والکلام اور کسی فی حضرت امام محمد باقر علیہ
 السلام میں پوچھا کہ با حضرت وہ لوگ کون ہیں جبکہ حدانی صبح کی ہی کہ رات کو بہت کم
 پڑھتے ہیں فرمایا وہ وہ لوگ ہیں کہ تمام رات سو بیویں گنہ جو گنتی ہیں یا کر و شہ بدانی
 تو الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتی ہیں اور روایت ہے کہ خوابا چھ سو
 و بکری توہ خدا کی طرف سے ہی بل بھیجی خوابا سوام دست کی کسی سی بیان کرے کہ چھ سو
 ایک حصہ ہی شہرہ نبویؐ سے اور ایک روایت میں چالیس حصہ آئی ہیں اور مومن کا خواب

تو کوئی گناہ اونٹنی ذمہ نہ کہوں اور اگر قصہ روح کروں تو اپنی رحمت کی ہمسایہ پر ہی کہوں اور جو
 عیسیٰ کہ ایک رات اور دن بیمار ہوا رہے حکایت نگری تو حضرت ارشد بہم جلیل اوشلی ساقیہ
 اور کا حنفیہ اور مسل بخلی کی واسطی گدرا جائی اور جسی ایک رات کو ی بیمار ہی مارچ ہو اور وہ
 اور کا شکر کری اور اوسے قبول کری یعنی شکایت نگری کو ساقیہ برسے عبادت کا نواسہ
 کسی لی پوچھا کہ شکایت نگری ہی حضرت لی فرمایا کہ جب کوئی کہی کہ ایسی بیماری یا بیخ ہون
 مسئلہ ہوں کہ اور کوئی نہیں مسئلہ ہی بس یہہ شکایت ہی لیکن اگر یہہ کہی کہ رات بہر تہہ
 رہی یارات پیر بخار یا بیخ کی سبب فی حوائی رہی فہر بہر تہہ گوی ہی اسطرح ہی کہی تو وہ
 نہیں ہی اور اگر گناہ ہو نا بیمار ہو تو پانچ گنا ہو نا کفارہ ہی اور سبب کہ جو بیمار پڑی
 دو سو نو کو خبر کری تا اوسکے عبادت کہ بن اور اوسے خبر کر لیا اور دو سو نو کو کتاب عبادت
 اور مریض اپنی بیماری اگر مریض کو خبر کری تو دس گناہ اوسکے عہد ہوں اور دس درج
 اوسکے بلند ہوں روایت ہی کہ جو مریض کی عبادت کری تو داخل رحمت ہو اور جب اوسکے
 آگے بیٹھی تو رحمت اوسکو کہیری اور جب پہلے گہری تو خدا تعالیٰ ستر ہزار فرشتی مقرر فرمائی کہ
 وہ سب سبکی اطاعت کریں اور اوسکے رفیق رہیں دوسری دنکی اوسے ساحت تک اور دوسرے
 روز وہی فرشتی دعا اور استغفار اوسکی وسطی کریں اور کہیں کہ خوش رہی اور ہمارے خوشی
 بہشت اور مکان بہشت کا اور مستحب ہی کہ جب کوئی کسی بیمار کی عبادت کو جائی تو ایک سبب
 یا اور کوئی تحفہ اوسکے وسطی لیا جائی تا اوسکو اوس سبب تسلیم ہو اور شگفتہ ہو اور اوسکے یار
 بہت نہ پڑی کہ مبادا اوسے دشوار ہو اور جو مریض کی عبادت کو جائی تو ان کلمات سی
 اوسکے وسطی دعا کری اگر موت نہوگی تو البتہ اوسے شفا ہو جائی **کلمات دعا**
اللہ العظیم رب العالمین العظیم ان یشفع بک اور جیہا و سکی اگر اوشی تو کہی کہ
اللہ عظیمک و عظمک فی دینک و دیک الی ملکی احکام اور
 بیمار بھی اپنی عبادت کرنی والی وسطی دعا کری کہ دعا بیمار کی عبادت کرنی والی خیر ہوں
 مستجاب ہی اور بہم دعا بھی وقت عبادت بیمار کی پڑی **اللہ عظیمک و عظمک**
علا و ایشی لک الی الصلوٰۃ اور ایک روایت ہن ہی کہ جی بیماری زیادہ محبت ہو
 تو وہ اپنی دینی باتہم کی ہش گنا ہن منہ پر کہی اور تین بار **اللہ** اور تین بار **الحمد**
اللہ اور تین بار **اللہ العظیم** کلمات کو پڑھی عبادت کے وہی ہاتھ بیمار کے

یاں کیا جو راوہ مسلمان ہو گیا اور صحت بیمار لون اور درد و کمی و سہلی اگر تا تہہ حالی بیماری
 یا خود بر ملتا ہوا ہی اور نفس اور خلوص سے اس آئینہ شریف کو و کُلُّ مَنِ اتَّقَىٰ مِنَ الْفِتَنِ مَا هُوَ
 سَافِلٌ مِّنْ خِزْيَةِ الْوَقْدِ یُزِیْرُ، تو یہی شفا بخار ہو اور اگر بیمار بند اپنی قبائلی کہول کی اور
 سر کو گریبا جین ڈال کی اذان اور اقامت کہی اور ساتھ بار آگجیل پڑھی تو یہی جلد شفا ہو
 اس وایت کاراوی کہیا ہی کہ مجھی ایک ماہ پہ جو آئی مینی پہر جو عمل کیا تو مجھی شفا ہو گئی
 طریق و وسرا بہ ہی کہ اول صبح کو کسی سے بابت کہی پہلی سانس بار آگجیل پڑھی اور صبح
 تو پھر دو مہری روز سنہار پڑھی چھ سعاد علیہ السلام فرماتی ہیں کہ اگر کسی طریق کو پڑھی
 اسی کری تو میں مہامس ہوں صحت کا اور رہا است ہی کہ ای بیمار و کمی صدف سے دو اگر وہ صدف
 سو بیمار ہی اور ملا دفع ہو فی سنی اور سہا ہی کہ ہا سائل کو اپنی تا تہہ ہی صدف ہی اور سائل
 ہی خود کہی کہ مہری و سہلی و حال کہ وہ سائل لگا کر کہ وہ ہی والیکی و سہلی جلد قبول ہو
 ہی اور رواست ہی کہ مان بیمار کی دو رکعت مانہ پڑھی اور بعد سلام کی پہر پچھین جا او یہ
 وَحَالِ اللَّهُمَّ رَبِّکَ وَ هَذِهِ لَیْنٌ وَلَمْ تَکْ تَشْتِ فَاقْبَلْ لَیْنِ هَذِهِ حَلَلٌ لِّکَ پڑھی
 اسکاراوی کہتا ہی کہ میں ایک بار سخت بیمار ہو ا کہ امید پچھنی کی نہ ہی حضرت صادق
 علیہ السلام جو مہری عبادت کو تشریف فرما ہو ہی اور حضرت فی جو مہری یا نگو تعلیم فرما
 ورمیری مان فی پہر عمل کیا اس مجھی حصر کی ارشاد کی رکعت ہی جلد صحت ہو ہی اور اگر بیمار
 و دہر و حَالِ اللَّهُمَّ ارْحَمْ حَلَلِی الْوَقْفِی وَ عَظَمِی الدَّقِی وَ اَعُوذُ بِکَ مِنْ
 وَرَا حَسْبِی نَا اَمَّ وَلَدِی اِنْ کُنْتُ اَمْسَبُ بِاللَّهِ فَلَا نَا کُلِ الْحَمْدُ وَلَا تَشْرِی
 لَدُنَّکَ وَلَا تَقُوْدِی مِنَ الْعَمْرِ وَ اَسْتَعِیْلِ اِلَیَّ مَنْ یُّؤْتِکَ اَنْ مَّحَ اللَّهُ اِهَ اَخْرَاقِی
 تَشْرِی لَدُنَّکَ لَا اِلَہَ اِلَّا اللَّهُ وَ حَسْبُکَ لَا تَشْرِی لَدُنَّکَ لَہُ وَاَنْ تَحْلِلَ اَعْبَادَکَ ذُرِّیَّوْکَ
 ہی تو بیمار کی دعا جلد قبول ہو اور شفا ہو حضرت صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جس نے
 ہی بیماری ہوئی اور مینی اس دعا کو پڑھا تو مجھی شفا ہوئی اور رواست ہی کہ حضرت سلمان
 رسی کہ اصحاب رسول ہی بھی او کو انکھا بخار بار یکا بہت شدت ہی آپا مسلمان کہی ہیں
 ہی حساب خاطر صلوات اللہ علیہ ہاشمی جو ضحکہ فر حضرت فاطمہ زہرا علی ابنی زمان مبارک کی
 ی و خا و نور تعلیم فرمائی حضرت سلمان کہتی ہیں کہ کیا اعجاز او مس معصومہ کے تعلیم کا تھا کہ
 عالی پڑھتی ہی محار حاتابہ او مس و زسی مینی و خا و نور کی پڑھتی کا یہ صبح و شام کہ

وَلَقَدْ رَأَيْنَا إِنْ آمَسُّكُمْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ نَعْدٍ بِإِذْنِكَ كَانَ كَلِمَةً عَقُورًا
 پر پڑھ کی پہلی توان نامت کی برکت سی در دعا ہی اور در و سر او علی لامہ در دینی جامعہ
 حکم کی یہ دعا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ لَمْ يَلِكْ مَا فِي الْكَوْثَرِ وَالْخَسْرِ وَالْمَا فِي الشَّيْءِ وَمَا
 وَالْأَمْرُ فِي كَلِمَةٍ شَيْءٍ الْعِلْمُ بِرَبِّهِ لَوْ دَرَسَتْ مَا نَبِيٍّ أَوْ رَايَتْ رُوحَهُ
 شَرْعِيَّةً أَوْ لَمْ تَوَلِّ الْبَيْنَ كَهْرًا أَلَّا الشَّهَوَاتِ وَالْأَنْفِ كَمَا سَادَتْهَا فَعِنَّا ط
 وَجَعَلْنَا مِنْ أَمَاءٍ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى أَهْلًا تَوْصُونَ لَكُمْ كِي تَلِي تَوْسُكَ بَرَكَتِ سَيِّدِي
 جابر ہی اور اگر صاحب در سورہ الْفَتْحِ كَلِمَةً الْكَاوُثَرِ كَوْنِي تَوْسُكِي وَ سَيِّدِي
 اور آدھی سر کی ورد کو پہلی ورد کی حاسر ماتہر کہہ کی یہ دعا نَاطِلًا هَسْرًا
 مَوْجُودًا نَاطِلًا عِبْرَةً مَفْقُودًا أَرَدْتُ كُلِّي عَيْنًا لَكَ الْبُحْبُوحُ يَا دَاوُدُ
 الْبُحْبُوحُ عِنْدَكَ وَإِذْ كُنْتَ عَذِيًّا مَارِيًّا مِنْ أَوْدَى الْإِلَهِ رَجُلًا قَدِيرًا
 نواسکی برکت سی در دعا ہی اور ہر باب ورد کو پہلی ورد کی ماہر ہر کہہ کی یہ
 وَحَالِ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ كُنَّا لَكَ سَيِّدًا سَيِّدًا لَكَ سَيِّدًا لَكَ سَيِّدًا لَكَ سَيِّدًا
 قَرَّحَ عَنِّي شَيْءٍ نَوَاسِكِ بَرَكَتِ سَيِّدِي حَالِي عَيْنًا دِينًا سَيِّدِي اور یہ کی ہر دینی
 اور پورے میں ہر سات بار لا اِلهَ اِلَّا اللَّهُ اَحْمَدُ لَكَ نَمْرُوتِ سَيِّدِي نور اور درود
 اور ہو ہو کا کہ ہر دعا ہی اور سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَوَّلُ اَعُوذُ وَتَدْبِ السَّابِ اور
 قُلْ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزِلٍ لِقُلُوبِ اَوْرَاسَةِ الْكَرْسِيِّ كِي عَمِي ورد کی دفع کو پہلی شریعی کا حکم ہی
 ورد و شکم کو پہلی یہ حکم ہی کہ تہوڑا گرم پانی پہلی ہی بعد اوسیکہ ہر دعا نَا اَللّٰهُ
 يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ لَا دَرْكَ الْاَدْنَاءِ نَا اَللّٰهُ الْا
 بِحَمْدِكَ يَا مَالِكُ الْمَلُوكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اَسْتَغْنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ كُلِّ
 شَيْءٍ وَتَسْقِي قَائِي عَيْنًا وَأَنْتَ عَيْنًا لَكَ أَنْصَلْتُ فِي مَضْمُونِ شَيْءٍ وَرَدِ
 ہر تار ہی ورد و ناف کی پہلی ہانہ ناف ہر کہہ کی تین بار سورہ و دعا ہی و اے
 کُنَا بِحَمْدِكَ يَا مَالِكُ الْمَلُوكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اَسْتَغْنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ كُلِّ
 شَيْءٍ وَتَسْقِي قَائِي عَيْنًا وَأَنْتَ عَيْنًا لَكَ أَنْصَلْتُ فِي مَضْمُونِ شَيْءٍ وَرَدِ
 اَتَعَدُّ لَنَا حِلْمًا وَكَلِمَةً تَوْسُكِي كَلِمَةً وَتَسْقِي كَلِمَةً اَتَعَدُّ لَنَا حِلْمًا
 میں ہر کہی یاد بیچ آخر چنی یاد بن اللہ تو دفع شکم جابر ہر تار ہی اور ہر دعا

سئل اگر تیری توبہ و جہان لای و دوائے آری تیری توبہ بسیار ہو جائی اور حسب اور کمر اور بخی اور خیریت
 خیریت او و در صفت او ری او سدا و در لای کو و دسی ہمہ بانی نکالما ہی اور دسواس من او در سبک
 ہی ہی دل کو اماں دسا ہی اور آری ہی ای الہام خدا کی مائیں اس کے ولین پرتی بن اور
 حکمت دای ماں پر جاری ہو اور ہارون رحمت اور عفت خدا او سر ہی اور آری باران
 ہی حب بانی رسی نو پہلی منس بر ہی سسی دسی ل اور آری اور کل آخو دوتا لکنا ہی اور
 کل آخو دوتا لکنا ہی کو شتر شتر مار او سر ہی اور انک سالہ بر صبح اور سنم کو ہی اور ہی
 ہر صبح کو سہی باعث شفا ہی کہ ہمہ مدانی فرما ہی کہ ہمہ ہی ہی دسی خدا کی حسنی جی ہی
 ہر صبح کو سہی کہ جو حص آب ماراں اس طریق ہی لکی احمد دسی ہی توبہ علت اور مرض کو
 باعث سہا ہی اور روایت ہی کہ حسنا دلی جو کی نام ہو جو دسی ماہر نکالی کہ ہی
 ابسا برہ حاما ہی کہ او کے زمانہ ہی سی ہلاکت ہوئی ہی اس سہی یا قصہ حسن ام کو حکیم
 کہ ہی اوس ہی لہو کم کڑالی اور سو کا کلو اما سنگے ما قصہ ہی ہفتہ اور نواری راہ کو اور
 اتوار کو عصر کو وقت اور رور دوسرہ یعنی پیر کو بھی عصر کو وقت بہتر ہی اور فائدہ مند ہی
 اور نواری کو جو حوں نکلو ای تو ہر صبح کو سہی معید ہی اور جمعہ کو لہو نکلو ای نو و ہر
 پہلی نکلو ای کہ او سو وقت رگ من لہو نکلو ای حار لہو جمع ہو ما ہی اور وال ہوئی ہی پریشا
 ہو حاما ہی اور جمعرات اور آخر مہدی من خون نکلو ای تو جس عارضہ کو پہلی نکلو ای اوسی
 حری نکالی ہی بہت دینا ہی اور نکلو لہو نکلو ای تو لہو مند نہن ہو ما ہی ہانک کہ مر جا
 اور چہار شنبہ یعنی مدہ کو لہو نکلو ای نو سبب داغ کا آرا ہو ما ہی اور دوسری روایت ہی
 کہ بہرہ او کے پہلی ہی کہ جسکی مان حضور اس حاملہ ہوئی ہو اور رور جمعہ کو اگر دو بہرہ کو وقت لہو
 نکلو ای اور کوئی عارضہ ہو جائی تو مو ای ای اور کسی کو ملا مت مری اور حضور رسول خدا
 فرمایا ہی کہ شروع مہدی سی او ہی مہدی تاک لہو نکلو ای ناچا ہی اور سولہویں سی بہرہ آخر مہدی
 جب چاہی لہو نکلو ای تو مفسد ہی مگر ہفتہ اور مدہ کو لہو کہ ہی نکلو ای اور روایت ہی کہ
 اینہ اگر کسی پڑہ کی جب چاہی لہو نکلو ای تو ضرر نہ ہو گا اور لہو نکلو ای من سنگے اور
 قصہ کا ایک حکم ہی اور حسب سہی یا فہم دسی خون ماہر نکلی تو بہرہ و عاید نکلو ای
 الزکملہ آخو دوتا لکنا ہی کہ فی حاتم ہی طہی مری العین فی اللہ و من کل سہو
 و اکمل و اسفار و او حجاج و اسناک العافیۃ و المعافیۃ و السعۃ و السعۃ و السعۃ

اور اوس حرام چیزوں کا عمل میں لانا وہی گناہ کبیرہ ہی اور حرام خمرین اور فعل سب سے
 اہم میں سے ہے جو نہ ہی یہ ہیں جنکی سے کہ رکب جانی ہی واجب ہے کہ جو حرام کر ہی مازما کرے
 یہاں شہر سب سے ہی ہر رکب اوس گناہ سے ہی اور وہ گناہ بڑا ہو جائے ہی اس جو انکا
 بہتر ہے ہی ہم چاہیں کہ وہ رکب دعا اوس کے قبول ہوں اور اگر اوس حالہ میں ہو
 نماز کو بھی جو ہر وہی تو خدا اور سوا ہو جائے ہی اور اس حالہ میں کہ وہ قبول
 نہیں ہوں ہی اور اگر مر جائی کہ کام ہونا ہی اور اگر ایک راور ہی تو بہت اور لہو چور ہوں
 زما کار ہی کی وجہ سے دو مرتبہ حرارت و نوح ہی پہلی کا حق معافی اوسے ملا لگا اور اگر
 اوسے ہمیشہ تو بہت پسند ہو اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حیرہ کی دینی
 اور اوس کے حفاظت کرنی والی اور اوس کے جوڑی والی اور اوس کے کچھ والی اور پستی
 والی اور اوس کے شائق اور کسب کے واسطی اوسکی لٹائی والی اور خچی والی اور مول لیسے
 اور اوس کے فحش کہانی والی اس سب پر لعن فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ شراب پنی ایک سب سے
 صحت مکروہ اور لڑکی اوسے نعو یعنی اوس کے اپنی لڑکی کا کچھ مکروہ اور اوس کے عمل کی
 کچھ نکروہ اور امانت اوس کے سیر و نکرہ اور وہ یار ہو تو اوس کے عبادت مکروہ اور اوس کے
 حارہ ہی یہ ہمارے پڑ ہو ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ
 وہ ایک سب سے ہی لیکن شراب پنا ہی حضرت نے فرمایا اگر وہ مر جائی تو اوس کے جنازہ کا
 نہ پڑ ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام فرمائی ہیں کہ حب سب سے مبارک حضرت امام حسن علیہ
 السلام و باریر مد علیہ العین میں گنا تھا تو بڑا شرف شراب خوری اور پڑ پڑ ہی
 اور نہ طرح مابہین مصروف تھا اور پڑ پڑ شراب کا پنا ہی جس طشت میں سب سے مبارک تھا
 اوس کے بھی پہنکاتا جاتا ہاں جس جو سیدہ ہمارا ہی سب سے طرح و شراب اور صلح یعنی پڑ پڑ
 و کہتی تو اوس سے پڑ پڑ کر ہی اور بڑا اور آل بڑ پڑ پڑ کر ہی اور وہ واجب ہی کہ رمضان کی پڑ
 رات کو خدا ہند ہو کہ لکھنؤ دو خوشی آراو کہتا ہی مگر نہیں آراو کہتا ہی شراب سے باور نشہ
 سے و کہی اظہار کر ہی والیکو اور قمار مار یعنی جو اربکو اور پڑ پڑ کی پنی والی و سب سے حضرت
 رسول خدا فرمائی ہیں کہ جسے پہنک ہی نہ اوسنی گویا اپنی فانی شتر مارنا گناہ اور حیرہ لکھنا
 مانسی رہا کر ہی و اوسنی شتر مار خاندہ کہہ کو گناہ اور کہہ کا گناہ والا کاٹری اور روزہ پڑ
 اوس کے لکھو پڑ لکھنا ہو گا کہ یہ بہت سخت خدا سے لکھنا ہو اور نہ طرح کا کھانا شکر خدا کا

ہوئی لکھن اور رانی پر جہ عذاب خدا اگر ناپی نہیں تو دنیا میں کہ نور اوس کے مسہر کا جاننا ہی
 اور جہ ناجی ہو اور موت اوس کے بہت جلد آئی اور تین آخرت میں غصہ خدا اور سختی
 کے آگے اور جہ کی دوزخ میں آئی کی افسوس حساب دروازہ دوزخ کی قیامت مانتا اوس
 قسرتین کہوں جائیں کہ شعلہ آگ کی اور پھر اور سانپ دوزخ کی اوس کی قبر میں آگ کی اوس جہ
 کرین قیامت کی سوزناک اور بعد اس کی دوزخ میں لپٹائیں اور لو اطمینانی اسلام کی بار بہن
 یہ کہ اوس کی فوج فریضہ اور ناخلف کچھ اور سکا فوجی ہو اور مشرین ہو اوس کے اسی ہو کہ
 سب آدمی اوس سی ایدا اور پائیں اور حکم اوس کا مثل حکم کافر کی ہی اور جس سی کہ لوطہ کرین
 اور جہ پر پشت یہ اوس سی ہننا نہ نصیب ہو چوہر سی کیو اسی یہ حکم ہی کہ پہلی بار اگر چوہر
 کرتی ہیں گرفتار ہو اور عذاب آگ کی سی جا کہ شریع ڈرائی اور مال چوہر بجا صاحب مال کو دلا
 اسپر پر دوزخ بارہ اگر چوری کری تو کچھ بد نہ ہو کہ قید کر ہی جا کہ شریع کا اور پھر اگر وہ بارہ
 چوری کری تو پھر موصح حکم درائی کی عورت نامہ د جو ہو اوس کے نامہ کاٹی اور جو قہر
 عذاب کی بیان ہیں اور جو گناہ مومن یا مومنہ کا فاش کر ہی سب نامہ کا اوس کے ہو تو
 گویا وہ ایسا ہی کہ وہ گناہ آپ اوس کے کیا ہے اور خون ناحق کی بار میں رہے حکم
 ہی کہ جو عذاب ناحق کہ سیکو کٹہہ کر ہی تو اوسنی گویا مقام آدمی کو دیاکر کہ نہ کیا اوس کی تو جہ
 دوزخ ہو اور جو قتل ہو اوس کے سب گناہ خدا بخش دی ورا کے سب گناہ اوس کی فاش
 نامہ عمل ہیں لکھی اور ہر سرکش خدا سی وہ ہی کہ جو سیکو ناحق قتل کر ہی او اگر تمام لوگ آسمان
 اور زمین کی کسی مسلمان کی قتل میں شریک ہوں اور اس امر سی اسی ہوں تو صایہ مالی سکو اور دینی
 منہ دوزخ میں ڈالی اور اگر کوئی کسی گناہ سی کسی مسلمان کی قتل میں کر ہی تو دوزخ میں دوزخ
 ایسی جو سکاہ جو سی اوس سی کر لگا اور جو مومن کا کہ ہی رفق ہو اور اوس کے بہتر کی باتوں کی
 تو اوسنی خدا اور سو خدا اور ایمہ ہر اسی خیانت کی اور بہرہ سب اوس سی شریع کو اس خباثت کا خون
 لیں گی اور جو کوئی سردار دس آدمیوں کا بھی ہو اور وہ ادین عدل لکری تو جہ شریع یا تہد یا کول
 ہاندہ کی اوسنی لائیگی اور جو والی اور امیر اپنی زوجیت اور ان کی حاجتوں میں منہ چھپا لگا دوزخ
 حشر کو خدا اوس کے حاجتوں میں منہ چھپا لگا اور جو ہایا کی کارسان میں کچھ بد نہ ہو تو اوس
 خیلنت کی اور اگر حکم حق میں کچھ اوسنی رشوت لی تو وہ مشرک ہی اور سب سی پہلی دوزخ میں

برابر ہی اور گہر میں اوسکار کہنا کھر ہی اور شیخ صدوقی نے منہ امتہ کے سامنے لاکھڑا لکھ دیا ہے
ہے کہ نزد کا گناہ منقطع سی ہوا ہے اور ر کہنا منقطع کا گناہ میں کہہ دیا ہے کہ ہنسنا اوسکا شہر کو
اور سکھنا ما اوسکا کسیرہ ہلکے ہی اور اسکے کہہ بنی والے سلام کرنا گناہ ہی اور وہ پیکر چا
اوسکا اور اوسکے سامنا کافی مار کر دیکھ ہی کی برابری اور جس چیز پر منقطع لگا ہی جانی
وہ مست اصل قرار ہی مگر گہوڑا اور راہ شیش کے دوڑا بنکی شہر طاکر ان کے تہ کو مطلق جائز ہی اور
تیر کھی لگا ہی ہر مادی جائز ہے اور شہوہ کی ماریں خدائی اور کس کی ہی اوسکے دینی
والی اور اوسکے دینی والی اور اوسکے لکھنی والی اور اوسکے گد ہی دینی والی پیر اور ایک
وہ ہم سو دیکھا گناہ ایسا ہی کہ نا جہا میں چسی ایسی مان سی ماکہ اور سو دایسا حرام
کہ ایک شہر سو دکارا ہی شہر نا کہ کہ ہونے کا خالہ کی ساقفہ کری اور کوئی عبادت بہر
عصفت اکل اور فرج سی نہیں ہی اس جانی کہ حرام سی اپنا حفظ کری اور جو مال حرام
ماصل کری یا لکھ حرام کہنا یا اس جہا میں ہو کہ کوئی عبادت فریضہ اور نافذ کی
اوسکے قول نہو اور ترک کرنا کہ لایہ حرام کا بہتر ہے وہ رکعت نماز سی اور گناہ
ہی چا نا اور حیرت سی ہی کہ مانی او کی کر نی والو کی مانی اس وہ عذاب میں
یعنی ذلیل اور سو اکر لڑا لکھا دیا مانی اور ہست میں انکے رہ جسی کہ جس جہا ہو کہ
ہم کر مانی تو وہ اوسکے ہلائی ہی اس جہا میں کی اور اوسکے سنگنی ہی کہ کسی کی ہی
ہی ہو اور جو دمانر گانی جانی سی رہیز کر گیا تو اوسکے درخت بہشت کی آواز اوسی
ستی ہن آئی گی اور گاسکی سنہ البکی و عابجی شول نہیں ہونی ہی اور گانی اور بجالی کی سستی
نفاوی لمس بد ہونا ہی اور گناہ کر نی جانی ڈری بھی ہو جانی ہی حضرت امام محمد باقر علیہ
السلام فرمائی ہیں کہ جب حصہ آدمی راست کی تو قایل آتا یا بل حضرت آدم کی بیٹی
اور شیطان کی بیٹی پہر سب باجو اور سب لہو لکھتے چہیزہ نا مین اور جس گہر میں چاہت
رور رہتا ما اوسکے قسم ہی رہتا اور سارگی ہیرہ مجیں تو حصہ نام کا شہنشاہ اور صاحب چاند
سے ہو کہ اپنی ہر عفت و بد لکھ اوسکے ہر عفت و سی ملی ہیں اوسکے بدن مانی سی ایسا اثر ہو
اور سے خیرت اور جی مالک ایک قلم او ٹھہر جائی یہاں تک کہ خود تین اوسکے زنا کر میں اور
اوسے پیکر پروانہ اور ہر ساز کی جانی کا اور گہر میں کہہ بنی کا خنامی بڑہ کی گناہ ہی اور
نشا جسے بکرت ہونی لکھ تو مرگ نا کہانی دبا و غمہ اور وہ درو کھہ نہو نہو

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی محفل میں ایک شخص کہی لگا کہ میں غلامی ہوں اور میرا
 امشا عالی ہی اور نہ کسی قوم کا ہوں حضرت ان دنوں کا احسان حسب کاہنم پہ کہتا ہی خوش حالی
 کی چہا کی شاہد سکوت کر گیا ہی اور کفر کی سبب سکوت دلیل کیا ہی اور کسیکو کچھ نہیں ہے
 مگر فہمی اور ترجمہ کار ہی اور حضرت امیر فرمائی ہیں کہ اگر مکر اور خدو چھ کر لی والو کا
 جہنم ہونا تو میں سب سے سوا دیکار ہونا اور روایت ہی کہ یہ بھی بڑا عیب ہی کہ ایسی عیب دہشی ایک بندہ
 بند کر لی اور اور آدمی عیب کو دیکھی اور کفر کی ضرب ہی بچہ ام کہ مومن کے سبب اور خطا کو
 باد کی علی کہ ایک روز اسی سرزنش کر ہی اور خود ہی مسلمانوں کی عیب دہی ہو تو خدا سے
 ماوس کے عیب دہی دینی ہونا ہی کہ اوسکو رسوا کر ہی اور جو کوئی کسیکے کچھ بدی مانگا ہی کہ
 لو ظاہر کر ہی تو گو ماوسنی خود وہ گناہ کیا اور جو مومن کی عیب دہی تو گو یا دہشی دوا
 گوشن کہ انا اور حسن کو اوسکی ہمہ سی ایسی بری بو آوی کہ امام آدمی اوس ہی ہمہ سلس اور
 جو کسیکے عیب سی اور قادر ہو کہ نہ سنی مافع کر ہی اور سی اور دفع ٹگری ہو عدا و سیابین اوسکو
 داخل کر ہی اور جن امرا کو کوئی جیسا کی کر ہی اسطور سی کہ اور آدمی کا بن اوسکا کوئی دگر کر ہی
 تو وہ عیب ہی اور اگر وہ امر گناہ جیسا کی مکر ہو ادی کہی تو وہ عیب نہ ہی اور اگر اوسکی
 وہ مکر ہو ادی کہی تو وہ ہمتان ہی اور ہمت مومن کی عیب کرنے والی پر حرام ہی اور
 بہتان کرنے والی کو جو جب تک سکا حساب ہو گا دو نرخ کی کبی پر لگا اور عقلتہ دگا اور سچا
 عیبی کر سکا بھی سخت عذاب ہی و اب ہی کہ چار تجھ و نکو جہنم ہیں والین اور رانک انوں
 نیمم و روح دس اور ایسی عذابوں میں ملتا ہوں کہ سب و نرخ والی بھی اہل نالہ و عیاضنی
 پناہ مانگے اور یہ بھی کہ بہ کون ہیں کہ جن اپنی عذابوں میں بھی اونکی عذاب ہی بھہ ازار ہوتا
 پس فرشتی و وزحکی اوسی کہن گی کہ جو آگ کی صندوف میں لگا ہوا ہی وہ شخص ہی کہ مال آدمی کا
 لٹا تھا اور ادا لکھتا تھا اور ارادہ بھی ادا کا لکھتا تھا اور جسکی آنکھیں گل کی بر ہی ہر وہ
 اور ہر بختا سی کچھ اوس پر ہر بہا اور جسکی کہ پیپ اور لہو مہ سی جاری ہی وہ آدمی کو
 بانس دگر کر کی دریا میں قندہ بر با کر لکھتا اور وہ جو ایسا گوسب آپ کہا نا ہی یہ آدمی کو
 نفیت اور سخن چینی کرتا تھا اور جو مومنوں کی بدگمان ہو تو جسکی ملک بالی میں لکھتا ہی
 اوسیطح اوسکا امان پکھلتا ہی اور جو مومن کو حاکم سی فرامی اور کچھ اراد اوسی نہ بھی تو خط
 قذافی ہی سی خط اوسکے جہنم ہو اور اگر آرا بھی تو فرعون اور آکی فرعون کی ساتہ وہ سے

اوساہ اور عالم حائین کی خواہی رعیت سی عدل سی بدین الی ہوئی اور جو شخص کشتی کی ظلم
 و رخصت سی لیگا خوشتر کو خدا اوسیر رحم فرمائی گا اور کوئی جہاد نہ اور نہ شک کام اوسکا کو
 ہر مائی گا جب ناس کہ نو بہ نگر سی اور جو بد کسی ظلم کی کری تو وہ بھی اویسکے گناہ میں شریک نہ
 بیا جائیگا اور اوسیکے ساتھ اوسکا بھی خیر ہوگا اور جو راضی ظلم سی ہو تو وہ بھی ظالم ہی
 ورنہ جو ظالم کی نو کری مار خاقت کری تو وہ خدا تعالیٰ سی دور ہو اور خدا پر ہر گار کو اوسکے
 دلیسی باہر نکالی اور اوسنی جہان کری اور قیامت میں بھی وہ اوسیکارمیت ہوگی سی فی حشر
 پوچھا کہ با حشر تہ تیغ تہا سی اکثریشانی سی کام معمار کا اور کوئیں کہو دنی والو کا اور
 باغبانی کا خلاف مذہب و مکی وسطی کرتی ہیں حضرت صادق علیہ السلام فی ارشاد کما کہ اگر تمام
 بدینہ میری قبضہ میں آئی تو کہتی انکی وسطی پسلی رو پوئی نہ کہو لوں اور بد ظلم سی بیکار ہوں کہ
 مددگار ظالموں کی روز حشر کو آگ کی مکا نو بین ہوگی جب تک کہ سب ملایق کا حساب ہو اور
 جو صاحب ملکت کے طمع کو وسطی کر سی جہنم میں بھی اوسکا مصداق ہے اور اگر ظالم اور خدا
 مدد سی ملی کہ کشتن کی مال با تہائی تو وہ حلال ہی دوسرے روایت ہی کہ ظالم اور خدا
 مثل ہو پوئے و خیرہ طمس سی مال کی یا یحوا حصہ اوسکا اگر فقیر و ن شیعہ کو دی تو وہ سب حلال ہوگا
 اور اگر کوئی ملازمت مخالف مذہبوں اور ظالموں میں بننا ہوگا تو کھارہ اوسکا ہی
 ہی کہ وہ مونی حاجب براری کری اور اوسنی ظلم کو دفع کری اور سطح سی ہو سکے دفع ہوگا
 تاکہ ہنگی برابر گناہ کی ہو جائے اور جو ظالمین کی کری تو وہ فقیر ہی اور خطا اور ظلم ساطعین
 نہ بنا ہو اور جو رکوۃ کو منع کری یا روکی تو زمین اپنی خبر اور حرکت کو اوسنے رو کی اور جو
 قطع صلہ رحم کری تو مال اوسکا شریرو کی قبضہ میں جائے اور جو غم و ضرر دی روح نا خدا
 حشر کو اوسپر عذاب کریگا عذاب شدیدی اور فرما لگا کہ اس روح ہی ذل اور خو امین
 کی خوف دلائی وسطی اوسکو گاہ خضبت دیکھی گا تو حشر کو خدا اوسنی خضبت سے ڈر لگا
 اور جسکی دلین دڑو کی برابر بھی خود ہوگا وہ داخل بہشت نہوگا اور حشر کو بکر کی دانے
 مثل جیفہ شولی پا مال ایل حشر کی پاؤں کی نمی ہوگی جب ماکہ خدا خلا بن کی حسرت و حسد
 کری اور حسد اور شرک برابر ہی اور حسد ایمان کو ملامت بھیجی سی اگر لکڑی جلائی ہی اور حشر
 قصص میں راسی کی برابر بھی تو وہ کھار کی ساتھ محشر ہو اور ایمان کی رسی اوسکے گروئی
 نکال لیجائی اور جو حبیبانہ میں ہن آفتخار کری دلیسی ہی اوسکے وسطی امت ہی پاک

شخص ایسا ہی کہتا ہے کہ اپنی بہن کی کٹری بھی می می میں بعد چند کی وہ سہار ہوا میں ایک شخص
 اسی پوشی کہتی ہیں کہ میں اوسکے عذاب کو جو گیا تو مار مارا لکھیں کہولتا تھا اور کہتا
 کہ حضرت علی داماد ہی و حدیکو وفا کا نہیں بھی کہتی کہی صلب کر کے احسان میں حضرت کے
 میں گستاخ حضرت بھی فرمایا کہ داماد فلا کی و حدیکو وفا کا نہیں اور اگر کسی پہنسا
 نو اوسکے عذر کری اور سہوفا ریڑھی اور اگر سبکا مال چہن لیا ہو تو اجسہ ہی کہہ طرح
 اوسے بخشہ ہی پیر دی او را اگر مالک نہ ملی تو حواس و سہاویں میں احمد علی فی حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اوسر عمل کری وہ یہ ہی کہ جب کوئی فادر و دوا
 بر نہو نو چادر رکھ مار ریڑھی پہلی رکعت میں ہی سورہ حمد کی پچیس بار سورہ دل واد
 شہی اور دو تشری میں ہی سورہ حمد کی پچاس بار قل ہو اللہ شہی اور تیسری
 میں پچہتر بار سورہ دل ہو اللہ ہی حمد کی شہی اور چھ شہی رکعت میں ہی سورہ حمد کو
 بار قل ہو اللہ شہی فوجی معالی اوسکے عذاب و لکوا سی رحمت ہی راضی کر دیگا اور بہشت
 سرشت اوسے عطا فرمائی گا اور رو اس ہی کہ رسول خدا فی اسی وفات کی نزدیک ایک و
 بڑا اور بعد حمد انہی کی ارشاد فرمایا کہ امی گروہ آدمیو کی اس میں حضرت تم میں سی جانی والا
 جس ہی بینی کچھ وعدہ کیا ہو وہ اکی یاد دلائی توہن اوسکے وعدہ کو وفا کروں اور حجاب
 و مہ کچھ قرص ہو وہ بھی آگاہ کری کہ میں وہ فرض ادا کروں امی گروہ آدمیو کی خدا اور بندہ
 کوئی ایسی راہ نہیں ہی سوا اوسکے طاعت کی کہ اوس ہی حیرانی نا اوس سی بندہ ہو اسی
 آدمیو کی کوئی دعو ہی کرنی والا دعو ہی نگری کہ فی عمل کی کوئی رستگار ہو اور آرزو نگری کہ
 آرزو کرنی والا کہ فی اطاعت خدا کی خدا اوسکے راضی ہو قسم ہی اوس خدا کی جس ہی جی
 ہو جی ہی کہ بخت نہیں دیگا عذاب سی لکھ عمل نیک یا رحمت خدا کی اگر میں بھی معصیت کروں تو
 جہنم میں جاؤں پھر فرمایا کہ حق تعالیٰ فی قسم کہا ہی ہی کہ معاف کروں گا ظلم کسی ظالم کا جس کا
 یکجہ منظمہ جہی ہو وہ او شہی اور جہی فصاحت اوسکا لی کہ فصاحت یا کا فصاحت آخرت سی جی
 پسند ہی آخر صفت سی ایک شخص او شہا کہ نام اوسکا سوادہ بن فیس تھا عوص کی کہ یار سہی
 حجاب طاعت سی شریف لائی ہی اور میں انکی استقبال کو آنا ہوا اور آپ ماقہ خصما پر شہا
 اور عصا می مشورت انکی ہاتھ میں تھا میں جہا ہی او شہا یا ماقہ یار نیکو ہو وہ سہی پیر
 لگا میں نہیں جانتا ہوں کہ ایسی جہا جہی مارا کھا با خطا سی جہا کی لگ گیا حضرت فی فرمایا

دو رحیم ہیں یہ کما کر اگر کوئی مومن کو کھانا مار بگا دو جسی اوسسی لگ کا کو ڈال دے اور جزا مار بگا اور لگ
 نکال دے اور بگا دے۔ مگر کھانا اوسکے اور ہاتھ ملو تو بکھر دین لگ کی ڈال دے اور رحیم ڈال لگا بگا
 اور جو دوس کھانہ کھانے سے کڑی اور بی عذر ماجر کوئی تو رکب رزق کی اور حرام ہو اور حشر کو
 پانسو برس کھانا کھانے کے کہ انش اوسکے ہسب ہی سی بہ جائیں اور جو فرض لی اور ریت دینی
 بہودہ نوہ بھی منسل پر کی ہی اور ہر رک رکہ دینی کری تو وہ خدا کا جو رہی اور جو راہ خدا میں
 بشتہ ہو تو پہلی قطرہ مولیٰ جو نہیں یہ گری سب گناہ اوسکے حسن دینی جائیں مگر فرض اور ہر
 کہ کفار و انکاسو ادا کر نیکی اور کچھ نہیں ہی اور جو مرد و برہنہ کڑی تو بہشت کی ہو ہی اور ہر
 حرام ہو جائیگی اور روایت ہی کہ مزدور کی مزدوری دینی من اسف ر حلدی کرو کہ پسند اوسکا
 سو کہنی نہائی اور جب تک مزدوری بچکالی کام مزدور سی ہی ہر چہ وہ کہی کہ جو دو کی او نہیں
 خدا توفیق دے گا اور جو گواہی ناحق دے گا تو وہ منافقوں کی سانہد سب سی بھی انی جہنم میں ہو گا
 ورجو گواہی کو ہر بگا و حشر کو اوسسی کا گوشت اوسسی حیثی اٹھائی کہلا بگا اور جو خدا کی گناہ میں اٹھ
 دمی کی کر بگا اوسکے رضا جوئی کی وہ اسی نوہ دین خدا سی ماہر ہو جائیگا اور جو حلال اور حرام
 مکران سی جانی اور حسن دنیا کو پہلی اوسکے خلاف کری تو وہ لائق عذاب خدا کی ہی اور یہود
 و نصاریٰ کی سانہد اوسکا حشر ہو گا اور حب کوئی مومن کسی یاس اپنی کوئی حاجت لیلی آئی
 وروہ قدرت ہوئی پر اوسکے حاجت راری مگر ہی تو حق تعالیٰ حشر کو اوسپر ساقون ورجو
 عذاب کر بگا اور روقہ مظالم و گناہان یعنی جو مواخذہ اور حق کیسے کہ دیکھ بگا ہو خواہ
 تہ وہ مال کی قسم سی ہو یا اور طر حکا ہو مثل کسیکے ضعیف یا کسیکے تو مال اوسکا اوسسی ہی اور صبیح
 و نو اوس سی سذر کر کی بخشائی اور مارا ہو تو بھی اوسسی طرح سی ماضی ہو راضی کری ایک شخص نے
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی جو جس کے مدنی مدت تک مخالفین کے خرابی کی کچھ بکا کام کیا ہی
 حضرت کچھ اسکا کھانا کھا کر دیا جسکا حق بھی ناست ہو اوسسی وی اور ایک اور شخص نے حضرت
 صادق علیہ السلام سی طرح عرض کے کہ یا حضرت مدنی مدنی ماضی ماضی کی کچھ بہن حساب لکھا
 نا ہی اور بہت مال یعنی جمع کیا ہی حضرت فی فرمایا اگر بہن ماضی تصدیق اور حشر اور خدیم
 ان کے سب ہم پر فوج بھائی اور ہمارا حق غصب کر لی اوسنے جو جس کی آخر کچھ اسکا کھانا کھا
 حضرت فی فرمایا ان ہی جو کچھ تو فی حاصل کیا ہی اگر اوسکے مالک کو عانتا ہی تو اوسسی وی
 رحیم ہیں نہائتا ہی تو اوسکے پہلی تصدیق کر دے ہر ضامن ہون تیرے ہی بشت کا ہر آہو

ہمارے ہوں اور جو گناہ کری اور دلیں خدا سے دہی اور جانی کہ خدا قادر ہے گناہ کی سر او سنی ہو
 تو ہی خدا او سکے گناہ کو عفو فرماتا ہے اس معیار کی سی پہلی کیا رحمت حاجی روایت ہے کہ
 اگر میں گناہ کری اور اوسے پہلی نہیں اگر چہ بت میں سکی یاد کر کی تو یہ کہہ کی تو گناہ اور
 بخش دینی جائیں حصہ صداق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ کہی یہ گناہ سی بھی بہت میں پانچ
 سی لی عفو سے با حضرت کیونکر حضرت نے فرمایا جو گناہ کری اور شیطان ہو اور عفو فرمائی
 در ایسا دشمن ہو کی اپنی اور آپ عتاب کری تو خدا ہی دعا او سپرد رحم فرمائی اور بہت میں
 حاجی اور روایت ہے کہ ہر چیز کو سطلی نول ہی مگر رو سکی وسطی کچھ تو ہی ہیں ہی پاکست
 ع خدا سنی گ کی دریا کو کچھ ہا ہی اور اگر کسی کسی گروہ سر رو سنی تو جن دعا کی او سکے
 دی سی اوس منہ رحم فرمائی اگر ترس خدا سنی مگر و نین آسو ہر آئیں ع عمار و نین کا کہنے
 ی اور اگر وہ آسو جاری ہوں تو خدا تعالیٰ او سکے دیکو اگر ہر حرام کری اور ہر آئیں کی مدد کیا
 مدد کی برابر فواس خطا فرمائی اور کو می قطرہ خدا کو تسد و فطر و نسی سو انہیں فطرہ خوش کا
 راہ خدا س گری اور قطرہ آسو کا کہ شب ماہ یک بن جو خدا سی گری اور سب انکھیں
 روتی ہو گی مگر نہیں انکھیں جو آنکھ کہ نہ جس اسے وی ہو گی اور جس آنکھ فی طاعت خدا
 جوانی بھی ہو گی اور جو آنکھ کہ حرام سی بند ہو گی ہو گی احتمال تو یہ کہ سنی یہہ ہر کہ جب
 می سی کوئی گناہ ہو اور خدا او سکے اپنی پروردگار کی عدالت اور اوس گناہ کی خدا
 و خیال کی کہی مادم اور شیطان ہو تو یہہ اعمال تو یہہ کی بحال لائی اور فوہ دلنی کری ہی
 سل کری اور کہہ ہی پاک ہیں کی دور کعت نماز صبح کی پڑھی اور صبیغہ تو یہہ کی یہہ
 ہی اِنِّیْ اَسْعِفُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَنْتَ الْاَسْمَاءُ اَسْمَاءُ اللّٰهِ وَ جَمْعٌ مِّلَاکَکَیْمَ
 یُّبَسَاتِیْمَ وَ رُسُلًا وَ حَمَلًا عَزِیْمًا وَ جَمْعٌ حَلِیْمًا اَبْنِیْ نَادٍ عَلٰی مَا سَلَمَ
 اَللّٰهُ تَوْبَتِیْ وَ اَلْمَعَاذِیْ وَ مَعُوْذَتِیْ بِمَا وَ اَبْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا اَعُوْذَ اِلَّا بِہِ
 اِنَّ مَا هَدٰتُ اللّٰهَ عَالِیْ عَلٰی خَلْقِ اَلْفِ عَشْرٍ وَ اَعُوْذُ بِکَ عَمَّا یُکَلِّمُ النَّاسَ یَوْمَ
 اَمْرٍ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ مَصْلِحَہٗ سُبْحٰنَہٗ سُبْحٰنَہٗ سُبْحٰنَہٗ
 فی حبیب فرمایا کہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واکہ کہہ دو سو میں سی کہ جو گناہ کہہ ہی
 چاہی کہ خدا معاف فرمائی تو وہ اس پاکیزہ ہیں کی صحرائیں جا اور آپ سہا ہو
 میری اوسے اور کوئی نیک ہی من فلو ہو کہ ہاتھ دعا کی لی او ٹھائی اور ان جا

عداوت پر مبنی ہر ملک کہ اسی ملال فاطمہ کی گہری جاکی عصائی مکتوف کوئی احسن بلال علی
 نازار میں نہ آکر بیٹے کہ واجد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی کہانی ایسی پر مصاحف کر رہی ہے
 قاسم سے حب ملال عصا کو لائی اور حضرت کو دیا حضرت فی فرما با کہاں ہی وہ بیہوش ہو گیا
 جو صبح کے پہلے حاضر ہوں بار رسول اللہ حضرت فی فرما بالی اب قصاص کے تار اسی ہو تو
 سوادہ کی عرض کے کہ ایسی بیٹ کو کہو لی جس حضرت فی ایسی شکم مبارک کو کہو لا سوادہ کی عرض
 کہ تاپ اور مان بیکر صاف ہوں آپ برنجی احارب فرما تو میں اپنی منہ کو تمہاری شکم مبارک پر
 رکھوں جسے حضرت فی اجازت دی جس سوادہ کی شکم مبارک کو چوما اور کہا یہاں چاہنا ہو تو
 ساتھ حاکمی قصاص شکم والی آمد کی اٹش دو نوح سہی پنج روز جزا کی حضرت نے فرمایا اسی جواز
 قصاص کر مائی کو ماحض کر مائی تو میں سوادہ فی کہا حقو کما مینی بار رسول اللہ حضرت نے
 فرمایا خدا کو دانا تو سوادہ کو عفو فرما جس کا کہ اوسنی تیری پیغمبر کو عفو کما اور دو اہر گناہ خدا
 تو بہادر مستغفار ہے اور ہر عفو بہتر سی بہرہ عافی انا ہو نگو گناہی منی درخت کے
 بتو کی اور جو سوار ہے اس کی تو اس کے مامہ عمل کو فرشی نورانی لہجائی میں کسا اچھا ہی
 وہ شخص کہ قیام کر او۔ یکے ہر گناہ کی سانہ انک سے عفو بھی ہو ایک شخص سے حضرت نے
 محمد باقر علیہ السلام سے کہ با حضرت بھی کوئی ایسی خیر تعلیم فرمائی کہ دینا اور آخر میں
 میں مبارک ہی ساتھ رہوں حضرت فی فرمایا کہ انا اے لٹا بہت بڑا گناہ اور اس عفو سے ایسی
 ہو نہ ہو مگر ہر وہ فرد ناہر کہہ اور روایت ہی کہ کوئی شعا عکس کر لی والا بہتر تو ہے
 نہیں ہی اور جو گناہ سی تو نہ کری تو ایسا ہی کہ اوسنی حبیبی گناہ نہیں کسا اور خدا تعالیٰ
 ایسی سند ہی تو نہ کر لی وہ کسی بہت سنا کہ ہا ہی اور جو کہ قویہ تصحیح کری یعنی بعد لو
 کہہ سکی بہر گناہ مگر ہی اور اگر نام کو کہی کوئی خطا ہو جا تو بہر تو نہ کری اور گناہ کر فی پر صدر
 تو معنی لغالی اوسنی اپنا دو۔ اب حاسا ہی اپنی رحمت سی اس کے گناہ چھپاتا ہی اور اس کے
 گناہ ہو نگو و شدو کی یا اوسنی ہو لا دینا ہی اور جس مکان میں اوسنی گناہ کسا اوس مکان کو اور اگر
 احضار کو حکم دنا ہی کہ اس کے گناہ ہو نگو دستہ پر کہیں جتن تک ہو کہ ہی ہر گناہ ہی اوس کی گناہ
 بلکہ ہی اور اگر گناہ کی حاکمی اور گناہ ترک مگر ہی اور ہر عفو چھپ ہی تو گناہ زیادہ خدا سی سند ہی
 اسی کی ہا ہی اور اگر کوئی گناہ کر فی وقت خدا کو یاد کر کی ملا نگو گناہ کا تعین ہی عمل کہی ہی واکو
 شرم کر ہی اور اوسنی نکر ہی گناہ اس کے بخش دی جائیو اگر جو اس کے گناہ سے حق اور اس کا

مان عجز و روی کچھ خانہائی کہ استعمار کیا ہی استعمار کی چوتھ مندریں بن رہی تھیں۔
 ان گناہی اسپیاں وہ دو شرعی سراطیہ تھیں کہ ارادہ کی یہی کہ پہ گناہ نگار و گناہ نشین
 سراطیہ ہی کہ آدمی کی جن کو جو اسکے چہ بہا و اوس کی اوکری کہ کس کا اوس کا اور کس کا
 نہو چو کھتی تھیں سراطیہ ہی کہ جس فیضہ میں شہسی کچھ کی یا فور پڑا ہو اس کا جو کس کا چو
 سراطیہ ہی کہ جو کس کہ آدمی کی بد میں حرام سی پڑا ہو اوس سی عم اور مع سی کھانی نہاں
 نہ تیرا نہ نوسنی طمانی اور بہر گو سنہ نیا نکل چھٹی سراطیہ ہی کہ نہ کھو ج اور نقیب حاکم
 دی جیسی کہ نہ اور رات گناہوں کی اوس دی ہی جس حوان شرطو بہر عمل کری بہر استعمار
 اور بہر ہی معلوم رہی کہ اگر گناہ خیر کا وہ تو استعمار اور تو نہ فقط کافی ہیں ہی اسی سی عذر
 نری اور ہر گناہ اوہو گناہو جو جسی پہچانی اوسنی ہی سی اور جسی نہ پہچانی اوسکے طرف سے
 نصہ فی کری اور کسی کی کسی بر کچھ ظلم کیا ہو اور تلاقی اوسکے اوس سے ہوئی نو ظلم کو سنی
 استعمار کری اور اوسکے بخشش کے دعا کری کہ کفارہ اوس کا بھی ہی اور اگر کسی کے عذر
 نوحب باد اچی اوسکے وسطی استعمار کری کہ کفارہ اوس کا بھی ہی ایک شخص کے حضرت صاف
 علیہ السلام سی یو چکا کہ با حضرت اگر کسی کے لیے کوئی نہی نہاں ہو تو کفارہ اوس کا کیا ہی وہا
 نہ بہر کری اور کوئی نہی نہاں سی عذر کری اور کہی کہ اوس فعل کو حلال کری بہر اوس کی کہا کہ اگر
 وہ حلال نہ کری تو کیا ہو فرمانا رانی اور عائن ہو بہر اوس کی کہا وہ دو مع میں جائگ و پایا
 سعادت پیچہر کی اور ہمار سی سب گناہوں کو تمہاری کافی ہی مگر نہ سعادت یہ کری کہ
 جس سی کچھ عمل ہو گا تو اللہ حسب ناکہ اوس پر رحمت اے گا اور ہول و دوزخ کا ہو گا سعادت
 ہمار سی کچھ نہیں کر سکتے ہی حضرت امر فرماتی ہیں کہ بہت ہو ای کہ قصہ نہ ہیں یہاں ہی
 مگر ایسی باعث ہوئی کہ بہر کر سکا تو اس سی بہر ہی کہ گناہوں کو آدمی چوڑی کہ سب
 وہ نگر نی فاسع رہی بیان اون تارہ نچو نکا جو سفر کر نیکی وسطی مناسب
 ایسی چیز فکر کر لی ہو تو سفر حلال تلاش حقیقی اور تلاش معاش و وہہ حلال اور کھسار
 حلال کی وسطی کری اور سفر وہ مانوسو امی تلاش عقی کو وسطی اور کسی امر کی وسطی جائز ہیں
 و جنت اور مسلک اوہی جنت کی سوا اوہی دور سفر کری اور بیون رور وہیں عقی ہی
 ایچ بھی کچھ لی اور قور و عفر کا بھی بخاطر کر لی اور شمس کے اور اصغر اور قمر و جنت
 و دو شمعہ اور انوار اور بدہ نہو نہی اور چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں اور نوویں

بری تو بن اوسی اسکے گناہوں سے پاک کر دے گا اور وہ جو گناہ ہیں تو اسے بخش
 غائب ہے وناصلنا اصل رحمہ وناہمنا لیسک سلطانہ وناہمنا لیسک سلطانہ
 مکان ہر بڑا اصابہ العار کفر حق الہک مہمنا لیسک انما الہک نفعنا علیہ
 یوم وطلعت نفسی وبعثتک خوجت الہک استجرتک فی حق حق
 الثار وبعثتک لک کما ورت فیما ورت باکو تم ویاہمنا الہی سہمت
 ہم وبعثتک فی کل عظمک ومع کل مذکرک وفی کل سلطانک و
 صلیتک وبعثتک وکونک بکتابک وکونک وکونک وکونک وکونک
 اللہ اطلب الہک ان کھو عی ما انیکک بہ وارتع بدی عن منہ
 فانی بک لا الہ الا انت ویاہمنا الہی منہ تفصل الامور کما
 مؤمن ہذا اعلوا فی فلا کھد لک وکھب لک عامۃ واکھب لک من اللہ سبب
 العظم ہلکک فلا فی حق حق کما یاکو تم اور روایت ہی کہ اگر
 کسی سے اسے اور دن میں ہر روز چالیس گناہ کبیرہ ہوں اور جسے شان ہو کہ ہر روز
 استغفر اللہ الہی لا الہ الا هو الحق المؤمن کما نع الشہاب والارض
 کما یجالی و الا کرام واستلہ ان تصلی علی محمد و آل محمد فان موت علی
 تو سب گناہ کے بخش دی جائیں اور اسے کوئی نہیں ہی کہ ایک روز میں چالیس گناہ
 سو اگر ہی اور اگر کوئی ہر روز بار استغفر اللہ کہے تو سات شو گناہ اسے ہر روز
 بخشی جائیں اور جس سے ہر روز سات شو گناہ سے زیادہ ہوں تو اسے کوئی ضرر نہ ہو
 روایت ہی کہ جو کہی استغفر اللہ الہی لا الہ الا هو الحق المؤمن واکون الہ
 تو گناہ اسے بخش دی جائیں اگر چہ چار سو بھی ہاگا ہو کہ چار سو بھی ہاگا ہو بہت بڑا گناہ
 ہی اور روایت ہی کہ جو کہی استغفر اللہ الہی لا الہ الا نعمر الد قوت الا انت وکونک
 فرما ہی کہ اسی ملائکہ بندہ میرا جاتا ہی کہ گناہ اسے بھر میری اور میں بخشی گا گناہ
 تم کہ میں ہی اسی بخشا اور کسی فی حضرت رسول خدا کی خدمت میں عرض کی کہ ما حضرت شاہ
 گناہ بہت ہوتے ہیں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے بہت کیا کر کہ سیدہ گناہ ہو مگر
 گناہ ہی جیسی ہوا بیو مگر درخت سے گرا ہی ہی اور روایت ہی کہ کسی نے حضرت
 امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں کہا استغفر اللہ جنت فی مہلکہ تیری

اور مرغ و مہی اور چھلکی اور قلم مرغ اور انی ورجہی سناہہ مرغ بھی کہنی ہیں اور مرغانی اور بط
آمر سار اسس اور شرج اس اور خاخہ اور ہر بل اور مہنا اور چرہ اور او جو جو جانور ان پھچاؤ کی
تہوں سے حلال ہیں اور ہر ماہی جو خاخر کہ اپنی جھل سی شکار کرتی ہیں مثل نماز اور مہی اور
طستہ اور شکر اتور شاہین اور چیل و سہ اس صفت کی سب جانور حرام ہیں اور اسی طرح پرچہ پر نہ
جانور و مکی حرام حدیث کی ناسبت میں کوا اور گد اور طاووس اور الو اور چمکاؤر و چم
کی وہ بھی حرام ہیں اور چو یاؤں میں اڈ اور گائی اور سل اور پھنس اور وسہ اور مہنا
اور کمری اور ہرن اور مارہ سگ اور جمل اور مارہ اور نسل گاو بہت سے حلال ہیں اور گد
اور چر اور گدہ اور گدھے بھی حلال ہیں مگر وہ ہیں اور جھلی دار جھلی ہر قسم کی اگر زندہ پانی سے
ماہر نکلے تو اور پانی سے نکلنے کی سبب سے مری ہو تو وہ حلال ہی اور گار کی ماہنہ کی مری ہوئی
نہیلی جھلی کی اور بھی حرام ہی اور وہ اور حرام تو بہت ہیں بعضی کتا اور سورہ شمشکی کا بھوہ اور با
ہوئی پانی پر مری ہوئی کھل کی اور جو ہمہ مسئلہ اور خاکی اور گہوس اور گلہ ہی اور نیولا اور گد
اور کو اور چو باؤ مین جو جانور درندہ ہیں مثل سر اور عدا اور سناہہ گوت اور تندہ و اور
بلی اور لوٹری اور سیار اور ہٹرا اور بچ و وغیرہ اور جو خاخر سے ہیں یعنی نافرمانی خدا
اور ہر خدا جو نازل ہوا آدمی کہہ دے کہ حلال ہے جانور بن گئی ہیں مثل بانی اور ہر جانور
اور جو گوتس اور لنگور اور بھو اور ماہی اور گدہ اور شوں و حیرہ کی اور سب جانور
در پانی سوا چھلکی دار جھلی کی مانند مہڈک اور بھو اور گد اور بھکڑ اور سیرطان ہی اور
فی اور شوک الی اور گامیابی و حیرہ اور سب حشرات الارض مثل سانپ اور گرگت اور مگر ہی
ہی اور ہڈ اور چر اور کھیل اور ہر نشان اوکھو می اور کھنکھو می و حیرہ کہ یہ سب حرام ہیں
وہ جن جانور و حلال کی غلط کہاسی عادت ہو جائی تو اوکو حلال کہتی ہیں وہ بھی
د کہانہ کی سبب سے حرام ہو جائی ہیں مثل حسلہ و کوکھ و کھالی سی وک کی تن چارہ و کھنکھ
یا وہ موافق ہر جانور حلالہ کی فیدہ شرعی کی پاک اور پاکیزہ والی ہر گھر میں کہہ کی حلال
کی کہائی تو حلال ہیں اور جس چیز انسانی کو ہی مری حرکت کری تو وہ چوان اور اوکھ
میں بھی حرام ہو جائی ہیں اوکھ و کھانہ کی حلا و نسا و احب اور جو جانور سر اور ہوا اور
ندہ و مری بغیر خدا کی نام لہنی کی طرح یا حرام جھلی حلال ہیں ملک کی فوہ سبب سے
ہی اور نہ مری حلال جانور و مکی حلال ہیں اور حرام جانور و مکی حرام ہیں اور چھلکی

اور وہ سب اور گیارہ سو ہیں اور چوبیس سو ہیں اور پندرہ سو ہیں اور ستر سو ہیں
 اور اٹھارہ سو ہیں اور نو سو ہیں اور پچیس سو ہیں اور اکیس سو ہیں اور تیس سو ہیں اور پچاس سو ہیں اور
 ہر صنف کی اونچے سب کو سفر کری اور جمعہ کو سفر کری تو بعد گزربانی کا جمعہ کی سب کو سفر کری
 مساک ہو تا ہی اور جمعہ کی رو کی سفر کیو سب ہی حکم ہی کہ اگر تہتر ہی اتنی چاہی ہی ہشتی نہ ہر
 آکی علفانی اور کل کی رو کی و سب تو حدینت میں ہی کہ سفر کا مسلک کو بہت حوصلہ ہی خلک
 جدائی جفت و او کی رو ہائی کیو سب او کی حواسی کو ہی کو نوم کسائی اور ہر سب
 کیو سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حد و نامسا کے ان دونوں رو رو کو مسرت کیو سب
 کی و سب سو بہرہ و دون دن حصر کی حواسی مساک کہ پین اور در جمعہ نو جمعہ المؤمنین ہی مساک
 نو دن بہرہ کا مو کی و سب سو اسی سفر کی اچھا ہی اور سفر ہی نماز جمعہ کو خوش کا اگر حاکم
 نعد بہرہ اچھا اور مساک ہی اور اس حال عجمہ سفر کی حج کی سیاست و کر کی گئی ہی اس
 شکار کی اگر شکار کرنی والیکہ جمعہ قطع شکار کرنی حانہ و دن ہر جمعہ ہو تو جو حانہ
 و حنہ کا حد و عالم کی کوشت حلال کسائی امن حانہ و شکار کرنا حصول جمعہ او سب
 و حنہ اور کشادگی رو کی و سب سو ہی اور فی ایسی ضرورت ہی شکار کرنا بہرہ نہیں ہی
 اور انکو تو شکار کرنا ہر حانہ کا اور چوبیسوی حانہ رو کی ایسی بیکارنا اور جمعہ کو خاص
 چوبیس کا شکار کرنا مکروہ ہی اور شکار کرنا حانہ کا خصوصی حال سی با وجہ کرنا جانور کا خصوصی
 چوبیس حرام ہی اور چوبیس حانہ کو اس کے مفاد حد سی مری مری یا و کسی مری کہ سی و
 کہ کو بعضی عالم نو حرام اور بعضی مکروہ حانہ ہی اور ملک عیر میں بھی شکار کرنا ہی اجازت ملک
 کی حرام ہی اور کافرو مسلمان و تہم اہلیت اور دیوانی اور لڑکی بی شکر بھی ہاتھ کا شکار
 و ح کرنا ہر حرام ہی اور عصر و صبح کو فلی ہر حانہ جنگی یا پالا ہوا اور کسی صورت سی اگر حرام جانور
 مسکوئی نو حرام ہی حلال نہیں ہی اور سدوق کا شکار اگر گولی سی لی و ح کی مر جانور تو حرام ہی
 و حرام ہی اور اگر کسی حانہ کو قطع کر پھینکی و سب گولی ماری اور بعد اس کے کہ فلی مسکوئی
 ہی حیات سبہ کی اور حرام مستقر کی یعنی یہ ہیں کہ جانور سبہ کی اسی و ح کی سبہ سبہ
 مری و کو نو صنف و ح لکری نو پیکہ ہر حدتارہ پتا پھر و ح کری نو حرام نہیں ہی اور حانہ
 ملک اور ملک حلال ہو نا حرام ہو نا ہر صنف حدینت سی غلام نہ ہو نا اگر اوٹرا نا اونکا ناز و مار کی
 مفاد نہ کی اور فی سی نیا و ہوا نہ کی نوٹہ با سنگ اندہ ہو پھینکی اوٹرا نا اور کب اور تہتر

حیدر کی سہیلی بھی بہت اچھی ناسخچی ہے اور جو فرزند بہت اچھے تو ترست خوب اٹھائی اور انہوں
 سلام دے رہی ہے اور ہنگامہ اور ہر حاجت کی سہیلی مخصوصا طلبہ معاش کی سہیلی بہت اچھی ہے اور
 جو اسے خود دیکھی ہے اب اسے روز کی بعد از اسکا ظاہر ہو سکا تو بہت سب کاموں کی سہیلی ہے
 جو اسے روز لکھا شدہ فرج کری تو بخوبی کمال کو پہنچی اور جو اسے روز عمارت شروع ہو یا
 مہیا ہو تو انجام دو نوں کا اچھا ہے اور جو فرزند پیدا ہو تو بہت قبول کری اور وہ بہت مہیا
 اوسی ہو اور شکار اور طلبہ معاش کی سہیلی بھی اچھی ہے اٹھارہ پچیس حیدر اور درخت کی سہیلی بہت
 اچھی ہے اور جو مادہ شاہ کی یا اسے روز جائی تو حاجت اس کے روایہ اور بکری ہے اسے روز
 رہا اسے صاف اور جس کے کاسے کرنا اور لڑائی سر جانا مان فرزند اگر پیدا ہو تو مناسب ہو اور
 جو کھالگی اور اسکا قایم رہنے کا مسئلہ ہو اور جو اسے روز راہ ہوں کا تو نہ ملے جو بہت ہے اور
 جو ہمارے تو سچ بہت اٹھائی اور دو سہیلی و است میں ہے کہ ہر کام کی سہیلی اچھی ہے اور
 اچھی ہے جس کام کا ارادہ کری خوب ہو کہ بی اور درخت لگا شکو بھی اچھی ہے اور درخت لکھی
 شک ہے اگر دشمن سے لڑی تو فتح ہو اور سفر کری تو مال بہت ملے اور سب دیکھی ہے اور اگر دشمن سے
 بہاگی تو خجاست پائی اور جو بیمار ہو تو بیماری بھاری ہو اور جو گم ہو جلد ملے اور جو فرزند پیدا
 ہو تو سائستہ ہو اور ہر حال میں توفیق شک و کھائی اور دو سہیلی و است میں آہی کہ وہ فرزند
 صاحب وزنی ہو اور خواب جو دیکھی تو اوسی میں اس کے تعبیر ظاہر ہو و سونین کو حضرت روح
 علیہ السلام سے میر خدا پیدا ہوئی ہیں جو فرزند پیدا ہو تو اس کے شری عمر ہو اور روزی اس کے
 وسطی بہت ہو اور خرید اور فروخت اور سفر کی سہیلی بھی بہت اچھی ہے اور جو اسے روز گم ہو تو
 جلد ملے اور جو کھاک گسا ہو تو وہ بھی ہاتھ آئے اور قید ہو اور جو اسے ناسخ بہار شری تو
 لایق ہے کہ وہ صبت کری اور دو سہیلی و است میں بونی کو اور کہتی کہ اچھی ہے اور خرید کو بھی
 اچھی ہے اور خواب دیکھی تو اٹھارہ روز میں تعبیر اس کے ظاہر ہو گیا ہے وہ میں کو حضرت شریف
 میا ہوں میں ہر کام اور خرید اور فروخت اور سفر کی سہیلی اچھی ہے لکھا مادہ شاہ کی سہیلی
 غامی اور جو بھائی اسے روز ہیرائی اور اطاعت کری اور جو بیمار لڑی تو جلد شفا
 ورجو لکھا ہے اب تو بیک لہو و شنی زندگی کری لکھی نہیں جب تک کہ یہ نشان ہو
 ایسا ناوشہ سے بھاگی اور جو اسے دیکھی تو تعبیر اس کے یہ سہیلی و است ظاہر ہو یا وہ میں
 کچھ کر شکو آمد و مکان دار میں شریک ہو نیکو اور دوکان کو ملے اور دریا کا سفر کر سکے

شیری اور بیٹوں شوال کی چٹی اور انہوں نے قلعہ کی تی اور دیوڑی اور دوسری
 کتاب سی چٹی اور انہوں نے قلعہ کی تی اور دیوڑی اور دوسری
 دیوڑی میں ایک نایاب اور بھی سری ہی جو اس سے مرہر کہی تو پناہ میں تو
 قلعہ میں بھی شرم کی ناکسوس صفحہ کی دس رتبع الاول کی جو بھی تیسرے
 کے اور جمادی الاول کے انہا ناکسوس جمادی الثانی کی پہلی اور حال الصالحین
 میں بارہویں ہی پہلی میں ہی جبکہ گیارہویں اور حال الصالحین میں بارہویں رکے
 ہی اس پر وایت میں شعبان کی چھٹیوں اور حال الصالحین میں انہا ناکسوس رب رمضان
 المبارک کی چھٹیوں شوال کی دوسری ہی قلعہ کے انہا ناکسوس ہی قلعہ کی انہوں
 ہی اور ایک روایت میں انہا ناکسوس اور احمد صاحب کے رسالہ اصدارات میں نام چھٹی کے
 آجی اور برسی سب بارگش اس مانی لکھی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے
 ہیں کہ ہر چھٹی کی پہلی کو حضرت آدم پیدا ہوئی ہیں حاجتوں کی طلب کے واسطی اور یہی اور بارگش
 اس حاجت کی پہلی اور سفر اور خرید اور فروخت کی اور حواؤ کی دل لہنی کی واسطی اپنی ہی جو
 پیدا ہوئی بہت بارگش اور صاحب و زنی ہو چار رتی نو جلد ندرست ہو و ستر کو حضرت
 نوح پیدا ہوئی ہیں کلاخ کر سکو اور گد سانبکو اور سد لکھی کو اور طلب حاجات کے واسطی اپنی ہی
 ایک بار ہوئی تو ساری ہی کی ہو اور حو فرزند سدا ہو و سب حو بلا و شھائی تیسری سری
 حضرت آدم اور حضرت جوا علیہما السلام بہت سی باہر نکالی گئی ہیں سب کاموں کے واسطی
 مری سے حو سار پڑی نو بہت منفعت او شھائی مگر فرزند حو پیدا ہو نو اتومی سیت میں
 نو اور طو لعم ہو چو شھائی اپنی ہی کہنی کر سکو اور شکا کر سکو اور عمارت سنانکو اور جو بائی مول
 لہی کو اور سفر کرنا کر دہ ہی اور حو سفر کری نو ڈر ہی کہ ماقہ مارا حاجی با مال اور سکا جو سری
 طو وخت و کسی ملا میں مبتلا ہو اور گد سانبکو اور سدا ہوئی ہیں حو فرزند اس نایاب پیدا ہو
 نو نیک اور سار کہ ہو آخر عمر تک اور اگر کوئی اس نایاب میں بھاگی نو نہ ملی پانچویں تاریخ
 قایل طو لعم کی پیدا ہو سکی ہی بہت کن اور اسی تاریخ اپنی بہا مٹی ناسیل کو قایل فی شہید کیا
 اگر پوسکے نو اس تاریخ کسی کام کی واسطی گہری یا چرنگی اور جو شھائی تم کہانی تو سدا ہو
 بھی الاور نہ پہلے نو شک جو چھٹی بہت لہی ہی سب کاموں کی واسطی اور کلاخ اور سفر کی
 واسطی ہی بہت مبارک ہی خواہ سہرور یا کا ہو خواہ صحران کا ہو جلد ہی گہری ہی اور جو

غلام اور ہاؤز خریدینکے پڑی ہی اور کم ہوا اور ہاگا ہوا پندرہ روز کی بعد پھر آ اور
 فرزند پیدا ہو تو تو فین خیر کی یا بی بی چوین نہ اچھی ہی بہت بری ہی اور ہموس سفر
 ہزار ہی ہاؤز عمارت سانی اور درخت لگانی اور چاؤر خرمہ کی کوہ سٹی فو اچھی ہی اور اگر کو
 ہاگی فر ہا پھر نہ آئی اور جو راہ بہول جاؤ اوسی خوف ہلاکت کا ہی اور جو یار ہو تو ہمار
 اوسکے حکم ہو اور جو فرزند پیدا ہو تو منصف سی مد گانی کری اگے سٹوین پت پتو
 کو کسی حاجت کو اس در کسی سی حاجی نادشاہ کی سامنی بخائی اور سر کر ہی در جو ہلا
 ہی اگر فرزند پیدا ہو تو محلح رہی الا خانہ ونگی حلال کہ سکی اسٹی اچھی ہی ہاؤز پتو
 ہی ساحو کی رانی اور حرداہ و فروحب اور بادشاہ ونگی در مارہین جا سکی و سٹی اور نہ
 آئی نیک بہت فائدہ بخش مانی اور بعد در گاہ ماری ہو تا ہی سارہ پڑی فوج ہا پائی اور
 کری تو عافیت سی پھر تیسوین کو حضرت یوسف علیہ السلام پھر خد پیدا ہو ہی پتو حو
 ر آئی اور بخار نہ کر سکی و سٹی اور ماد شاہ کی پاس جا سکی و سٹی اچھی ہی اور اگر سر کر ہی تو
 مال پائی اور خیر بہت و مکی اور جو فرزند اس مانی پیدا ہو تو اچھی تر سینا و تھا ہی پتو تیسوین
 بہت بری ہی و مرحون پیدا ہو ہی اس کسی کام کا اس در اور وہ نگر ہی اور فرزند اگر اس مانی
 ہو تو نامہ او سپر حنت گد ری اور تو فین خیر کی بنائی اور آخر عمر میں ماخوار والا حامی ماؤ و
 حامی اور اگر کوئی ہمار پڑی تو ہماری اوسیر طول کر ہی پتو تیسوین بہت بری ہی آدمی ہی سن
 اس سی بہت پناہ ہن کہی اور کسی کام کی در پی نہو اسی مارچ کو حق تعالیٰ لی اہل مصر اور فوج
 اسی مذابین ہتلا کیا ہی اگر کوئی ہمار پڑی تو حال اوسکا برابر ہی اور فرزند پیدا ہو تو روری
 و سٹی بہت ہو اور سک کار ہو لیکن ملائی سخنہ بین مثلا ہو آخر کو بجات ہو اور دوسر روایت
 ہی جو سار ہو تو آخر ورنک ہوشین نہ آئی اور وہ سری وایب ہی کہ اس مارچ کی ہوشی
 پناہ مانگی اور دعا اور نماز اور عمل جرمین مصروف ہی پتو تیسوین سفر اور ہر کام کو سٹی
 نکاح کی اچھی ہی اور جسکا نکاح ہو نو اوس سے اور اوسکے جو روسی حدی ہو اوس سٹی کہ اسی
 مارچ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو و سٹی در یا شکامہ پائی اور اگر کوئی سفر سی ہر کر آئی تو اکل
 لہر میں و اکل ہو اور اگر کوئی ہمار پڑی تو سفت اوٹھا لی اور اگر فرزند پیدا ہو تو عمر اوسکے
 و آن ہو شتا تیسوین سب کا ونگی و سٹی اچھی ہی تو فرزند پیدا ہو تو جو خوب صورت اور
 راہ عمر ہو تو سیکے جو نعل اوسکے محبت ہو اور بہت نیک ہو اور دوسر روایت پتو

من اچھی ہی ام اس دور اور مہو کی در خواستیں اور بہار یہ نو جلد شفا ہوا اور جو فرزند پیدا ہوا
اسی ہی سی زینت باجی اور بڑی چھریا سی اور کہی برتیاں نہو اور بہار کا ہوا جلد ہاتھ آ
نمبر دہن بہت سری تاریخ ہی برہنہ کر سی ہنگرا کر سی اور مادہ سناہ کی مانس عالی سی اور
سر پر شیل ملی مٹی اور سر دندہ والی سی اور جو بھائی تو پہر ہاتھ لگی اور جو بہار بڑی تو پہر
بڑی اور جو فرزند پیدا ہوا بہت بچی اور جو خواب دیکھی تو تیار اسکے نوین بدو ظاہر ہوا
تھ کام کو پہلی اچھی ہی اور تحصیل علم کو پہلی بھی بہت خوب ہی مگر فرزند جو پیدا ہوا تو ظالم ہو اور
منہر کر لی اور قرض لہی اور در ہا بن سوار ہو سکو بھی اچھی ہی اور جو بھائی تو ہاتھ لگی اور با
پڑی تو انشاء اللہ صحت باجی اور دوسری روایت میں ہی کہ اگر فرزند پیدا ہو تو عمر اسکے
درا نہ ہو اور علم سی تخت کری اور آخر عمر میں مال اسکا بہت ہو اور روایت سلمان ہر امر
کہ پہلی اچھی ہی اور باد سناہ کی ہا بن سیکو بھی اچھی ہی اور جو فرزند پیدا ہو تو خوش فرائی
دانا ہوا اور جو خواست بھی تو چھتھون روز فرج ہوا اسکے ظاہر ہو پندرہ چھتھون واقعہ
دینی اور لہی کی سب کاموں کی پہلی اچھی ہی اگر سیار بڑی تو جلد شفا ہوا اور جو کوئی کسی
بہار کے جلد ہاتھ آئی اور اگر فرزند پیدا ہو تو یا گوسکا ہو یا زناں میں اسکے کوئی حیب ہو
جو خواب دیکھی تو دس دن میں نہ کی تعبیر اسکے ظاہر ہو سو لہو چھن سوامی کار ہن ہائی کی اور
کسی کام کی پہلی اچھی نہیں ہی جو سفر کری اس دن تو بلاک ہو اور جو بھائی جلد پیری اور جو راہ ہو
حالی تو سلمان سی ہی اور جو سیار بڑی تو جلد صحت پائی اور جو فرزند وقت زوال سی پہلی پیدا
ہو تو جوان ہو جا اور اگر بعد زوال کی پیدا ہو تو انجام اسکا اچھا ہو اور خواست بھی نو دور
کی تعبیر انرا اسکا ظاہر ہو سفر چھتھون بہ اچھی دینی بری ہی چاہی کہ پرہیز کر لی اس دور چھتری
اور قرض لہی اور دینی سی اور جو قرض دے تو پہر اوشی ملی اور جو فرزند پیدا ہو تو حال اور بھائی
ہو اور دوسرے روایت میں ہی کہ بہت تاریخ بھاری ہی حاجت کی پہلی کہین خانی المسبک
لگو اچھی مادہ گہاوائی تو شفا جلد ہو انہما کہ چھتھون سب کاموں کی پہلی بہت سارہ ہی خبر بد
روزہ اور سفر اور راحت کر سکو بھی اور اگر دھن سی لڑی تو اوپر غالب ہو اور مال قرض
نو جلد ملی بہار ہو نو شفا جلد پائی اور فرزند پیدا ہو تو حال اسکا بہت نیک ہی
صحت چھن کی پیدا ہو نیک تاریخ ہی بہت مبارک ہی ہر کام کی پہلی خصوصاً سفر کر سکو اور
دینی کی طلب کر سکو اور کو شمس کر سکو اور ۱ - اسکا ۲ - اور ۳ -

نور انوکھوں اور زور دینی مادہ جو چھ مرتبہ سب کاموں کی وسطی اسی ہی تضرع رسول کے
 وہاں ہی کہ حضرت رسول نے دیکھا تھا ہی کہ خداوند ہفتہ اور حضرت کی تسبیح کو مبارک کر پڑی
 اس کے گاہوں کی وسطی اور بصد اور پھر ہوئی وسطی بہت اچان ہی اور مردوں کی ضرورت کی حاجت پڑی
 وسطی ہی جو اس کے گاہوں اور دنیوی اچان ہی اور حضرت رسول نے جب ہوا اگر ہم ہوں ہی ماسہ وہوں
 تو ماہر کلنی تھی ماہر تشریف دہائی ہی سوئی وسطی تو جمعہ اور عجز اس کو نفل دہائی تو
 پہلے ہی فعلی کہ نیکی وسطی ہی بہت مبارک ہی اور بعض حدیثوں میں ثابت ہوا ہی کہ ارشاد ایدہ
 کہ ماہر تجویسی شمس کی تشریف الگو راخانہ کہ ماہر بچہ شمس کو شمس کی نگہ میں ہیں عیسیٰ کہ ہفتہ
 جو سو جمعہ اور جمعہ اور ہفتہ اور ہفتہ اور ہفتہ کی بھی جس نے چاہی ہر کام کرے مگر کہہ کی
 اس حشر ہی نماز گزار کہ تو صدق ہی تو صدق ہی ہر کام ہر روز میں مبارک ہو گا کہ صدق
 ہی کہ جس کام کو کوئی تو کل صدق کر کی اور صدق جو یک اور دعا حدیثی کر کی کر گا وہ وہ کام
 مبارک ہو گا اور صدق اور دعا اور تو کل علی اللہ کی اکی ساعت اور روز ہر روز مبارک اور
 اور غم کا کچھ کام نہیں کہ سکتا ہی اور ہر کام کی شروع کہ نیکی وسطی وقت صبح ہی بہتر اور کوئی
 وقت نہیں ہی اعمال ہر چہ میں کی ہر چہ میں کی پہلی بات کو چاند دیکھا سکتا ہے اور ہر
 بات کو نہ دیکھا ہی ہی نوہ و سری اور سری رات تک دیکھی اور دعائی ہلال نہیں اور چتر
 الہی بن علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالْآلِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَكْرُوفِ فِي سَكُوتِ الْحَوَارِيِّينَ بِالْقُدْرَةِ
 وَبِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ يَا لَاحِظِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْمُحْسِنِينَ
 وَالْمُسْلِمِينَ وَكُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ قَبْلَ عَيْنِ حُرَّةٍ وَاجْعَلْهُ سَمًّا مَلَأَ كُلَّ حُجْرَةٍ
 الشَّيْطَانِ وَكُنْ لَنَا فِي الْحَسَنَاتِ وَتَوَقَّعْ مِنْهُ الدَّخَابَ يَا كَظِيمَ الْكَرَامِ
 اور اور روایت میں ہی کہ حضرت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالْآلِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَكْرُوفِ فِي سَكُوتِ الْحَوَارِيِّينَ بِالْقُدْرَةِ
 وَبِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ يَا لَاحِظِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْمُحْسِنِينَ
 وَالْمُسْلِمِينَ وَكُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ قَبْلَ عَيْنِ حُرَّةٍ وَاجْعَلْهُ سَمًّا مَلَأَ كُلَّ حُجْرَةٍ
 الشَّيْطَانِ وَكُنْ لَنَا فِي الْحَسَنَاتِ وَتَوَقَّعْ مِنْهُ الدَّخَابَ يَا كَظِيمَ الْكَرَامِ

که سفر کو سطلی نهشت اچھی تاسیجی ہی انہا یہ سوہن یک ہی ہر کام کیو سطلی حضرت یعقوب جلدہ السلام
پیشہ خدا اسی تاسیجی پیدا دوسی پڑن مگر جو فرزند پیدا ہو تو اوسی بہت غم نہ ہو کہ کسی بیار بہن نہ ہوتی
عین اسلام ہو اور جو خواہد بکھی تو اثر اوسکا اوسی و رطاہر ہو او تہیہ چون سب کاموں کی تاسیجی
اچھی ہی اگر فرزند پیدا ہو تو ہر بار اور خلق ہو اور سفر کری تو مال بہت ملی اور ملاقات ہا دشمن
و سطلی ہی اچھی ہی اور جو بڑو لگی دیکھنی کیو سطلی ہی اچھی ہی اور دو سونو کی ملاقات کیو سطلی بہتر ہی
جو چار ہو تو جلد پایا ہو اور وصیت نامہ لکھی اور جو خواب بکھی تو اثر اوسکا اوسی و رطاہر
اور جو بھاگی تو بہر اچھی تہیہ سوہن اچھی ہی خرمہ و رشتہ کیو سطلی اور حور و کر نیو اور فرزند
پیدا ہو تو ہر بار اور دبارک ہو اور اگر کوئی بہاگ جائی تو ہا تہہ آئی اور اگر کوئی چیز کیو
جائی تو بلکی ہی اور جو کچھ فرض کی تو جلد اوسی خدا داد اگر و ادائی بیان ایام ہفتہ کا
جمعہ نو عہ ہی و سب کاموں کی و سطلی اور موہن اور علما کی ملاقات کار و تہیہ اور موات کی کجور
خاکہ خولنی کو بھی اچھا ہی اور عیسائی مہمان شہر لہندہ کو سب ہفتہ دن پر بزرگی خدا کی روز و سنی ہی
اوسی و سرت سی جمعہ کو سب ہفتہ دن پر بزرگی ہی حاجت جمعہ کی سبب اور جمعہ جملہ ہفتہ
و جمعہ ہی نام نہ کہا گہائی اور نیا لباس پہنی کہ اچھا ہی مگر سفر ناہج کیو قوت سی گذر ہی وقت
نامہ جمعہ نگر ہی ہفتہ ہی سب کاموں کیو سطلی مسارک ہی اور سفر کیو سطلی تو بہت مسارک ہی
طلب حاجت کیو سطلی بھی بہت نیسک ہی الا کثیرا اگر قطع ہو تو پا چوری جا یا چلی جائی آواز ہر
کام کیو سطلی اچھا ہی سرائی الانہائی عمارت کر سکو بہت اچھا ہی و عہہ کیو قوت فصہ کیو لکھو اور سب
فلو کیو بہت اچھا ہی اور کثیری اگر قطع کری تو مبارک نہون اور پتیر اور جاشور و د و نوں روز
بہر ہی امید کی خوشی کی ہیں ہماری نہ ہسنا شاعر بہن ان روزوں کی برابر سال بہن
کوئی اور روز عین نہیں ہی اور عہہ کی قرب و صد کیو سطلی اچھا ہی اور کثیری قطع کر نیو بھی اچھا
اور سفر کر نیو بہت برائی شکل ہر کام کیو سطلی اچھا ہی نہ ہما ہی اور سفر کر سکو تو بہت خوش
اور حضرت رسول فرمائی ہیں کہ چو دہوہن با ستر ہون با اکیلوں کہ اگر نکل ہو اور فصہ
و غیرہ سی خون نکلوا ہی تو شفا جلد ہو اور دوسرے حدیث میں مانعت ہی اور فرمائی ہر کہ
نکل نہن ایک ساعت ایسی ہی کہ اگر لہو نکلوا ہی تو خون بند ہو اور ایک حدیث میں ہے کہ
ما جتہ بہت و شوا ہو اوسکے و سطلی شکل کیو کثیری ہر بہت خوش روز ہی کسی کام
ہو سطلی اچھا نہیں ہی الا جلاہ لہنی کو اور دو انی ہیں کہ اچھا ہی اور کثیری ہی اگر قطع کری

سورہ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد کی تیس بار سورہ انکا اکریم
 پڑھی اور قنوت اور رکوع اور ذکر رکوع اور پھر سورہ اور ذکر سورہ و خیرہ مثل نماز صبح
 اور اگر کسی اور شہید اور سلام پڑھ کی نماز کو تمام کرے اور موافق اپنی مقدور کی کچھ نہ
 رہی تو گویا سلامتی ساری مہینی کی حداسی خریدی اور ہر مہینی کی پہلی جمعرات اور دوسری
 تاریخ کی بعد کی پہلی بدہ کا اور آخر مہینی کے جمعرات کا ہر مہینی میں روزہ رکھتا ہے
 اور ان میں روزہ پختی تمام سال کی روزہ وار کا ثواب ہوتا ہے بلکہ صائم اللہ ہر لکھا جائے
 کچھ اللہ ہداسی ان روزوں کی سبب کو پوچھا حضرت فی فرمایا کہ روزہ جمعرات کا اور
 ہی کہ جمعرات کو اعمال بندو کلی درگاہ خدا میں عرض کے حافی ہیں تو ہوسہلی خوب ہی اور
 دسویں تاریخ کی بعد کی پہلی بدہ کا روزہ اسوسہلی ہی کہ حق تعالیٰ فی اور سبوں کے
 امتوں پر جب عذاب نازل کیا ہی تو ہر مہینی کی درمیان کے بدہ کو عذاب نازل کیا ہی اور
 روزہ امان ہی عذاب سی اور دوسری وجہ بدہ کی روزہ کی یہ ہی کہ بدہ کو بروردگار
 دوسرے کو پیدا کیا ہی اور روزہ سیر ہی دور غلی اور اگر کسی عارضہ سی یا اور کسی سبب سے
 نہ کہہ سکے تو ہر روز کی عرض میں باؤ گہون کسی محتاج کو دی اور کہا تا کہ لانا یا کچھ محتاج کو
 دینا بہر ہی تمام مہینی بہر کی روزیسی اب ہر مہینی کی اعمال جدا گانہ عقیدہ اور تاریخ
 کی معہ تاریخ و لاوت ہر معصوم کی اور زیارت مختصر ہر معصوم کی لکھی ہے
 ہیں جو مثل راو المعاد کی وجہ سے شروع ہوتی ہیں چاندنی کہ جن مہینی کی جس تاریخ کسی معصوم
 عبادت با وفات ہو تو اس تاریخ کو زیارت اس معصوم کی نزدیک اور دور سی ہر
 مومن اور مومنہ پڑھی فضیلت و وجہ میں حضرت رسالت پناہ علیہ السلام علیہ وآلہ قرآن
 ہیں کہ جو چہا اور شعبان ان دو مہینوں کی عزت روزہ کی کہنی اور عبادت خدا سی کری اور
 ان دو مہینوں کی روزہ سی ماہ رمضان المبارک کی روزہ پختی ملا دی تو حشر کو بہرہ و نون
 مہینی اور سب کے اعمال کی اپنی گواہی دیگی اور ہر فرامی ہیں کہ مہینہ چہا کا بزرگ مہینہ خدا کا
 اور کوئی مہینہ اسکے برابر نہ ہو مہینہ ہی اور گزاسی کہ اس مہینی میں حرام ہی اور شہید
 تہو نہیں ہی ایک نفر کا نام چہا ہی پانی او سکا و وہ سی صاف اور شہید سی مشابہی
 جو کوئی ایک روزہ بھی چہا کا رکھتی تو اسی او سس ہر کا پانی پینی کو مل گا اور وہ سب کے
 اک او سس سپہر کے راہ ملک وہ پہاگی گی اور جو کوئی دور روزہ رکھے نہ کہ کا تو

اور رشی دعا و ہلال پڑھی تو دعا و ہلال صحیفہ کا ملکہ کی پڑھی کہ وہ اسناد فرمائی ہوئی
 حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہی اور بعد رسول خدا کی فرمائی بہا علی ایہ
 فرمائی ہر ایک کسی کا فرمان نہیں ہی اور بعد و انکی پڑھینہ کاملہ کی برابر کوئی کنا نہ نہیں ہی اور یہ
 کاملہ کی دعا و ہلال یہ ہی ائھا الخلق المطیع الذائق الشریع المکرم الذی فی صلاب
 التقویٰ المصروف فی ملک الشد ینر امنہ عن نور ذک الظلم و اوضح بک الکفر
 و جعلک ایہ من اناب ملکہ و علا مہ من علا صاب سلطانہ و ائھا شک
 بالذکر و النقصان و الظلوع و الا قول و الا ناریہ و الکسوف و کل ذلک
 انت لہ مطیع و الذی زادہ سرب سخطہ ما اکتب ما ذکر فی قرآنک و الکتاب
 ما صنع فی سادک جعلک و فصاح سحر خادب لا مخر خادب فاشیئ اللہ
 سرب و ذک و حالہ فی و حالہ و معذرتی و معذرتک و معذرتی و
 مصیبتک ان یصل علی محمد و آلہ و ان یجعلک ہلال و کبہ لا یخفہا الا نام
 و ظہارہ لا ینکسہ الا نام ہلال امنی من الا فایہ و سلامۃ من
 السبب ہلال سعید لا یخس بہ و من لا یکن معہ و نسب الامارک
 نفس و کفر لا تشوئہ سرب ہلال امنی و اقبال و بعثہ و احسان و سلامۃ
 و اسلام اللہ صلی علی محمد و آلہ و اخلصنا من ارضی من طلع علیہ و اکرنا
 من طرکہ و استعد من نعتک کف بہ و دقنا منہ لایونہ و اعطنا
 فیہ من الحونہ و اعطنا منہ من مہا سرب معصیتک و اور غنا منہ
 شکریہ منک و انسا منہ حسن العافۃ و ائمر علیکنا یا سبکنا طاعتک
 و ائمرنا انک المکان الحمد و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطیبین الظاہرین
 اور سادہ امام اگر سورہ محمد جامہ دیکھہ کی پڑھی تو سادہ ہی پڑھنی ہر ایک دیکھنی ہی صحیحہ طریقی اور اگر
 پڑھنا پڑھیر جامہ دیکھہ کی کہانی تو اس پڑھنی ہر دعا اور حاجت اسکے رہنما اور اگر
 سادہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی جامہ دیکھہ کے پڑھی تو لاکھ شہید و سکا فراموش ہو
 پڑھ جو حرم عورہ من مشہور رہی کہ شہری مانع کا جامہ دیکھنا بہت خوش ہی پڑھ اگر انک
 تادی دیکھہ ہی تو کمانی حضرت ماضی علی کی سنی اسکے پڑھنا اصل شریع کی روسی نہیں ہی اور اگر
 پڑھنی کی پڑھنی ناسرچ و کعبہ نار سادہ ہی پڑھنی کہ پہلی کہستہ بین بعد سورہ محمد کی پڑھنی

فَأَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ إِلَيَّ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ عَنْ عَصَاهِهَا لِكُلِّ أَشْجَةٍ نَّسَبٌ مِّمَّنْ يَنْتَشِرُ وَرَأْسُهَا
 شَيْءٌ كَلِمَاتُهَا يُسَمَّرُ أَوْ يُشَفَّرُ أَوْ يُنقَرُ أَوْ يُسَمَّرُ أَوْ يُشَفَّرُ أَوْ يُنقَرُ أَوْ يُسَمَّرُ أَوْ يُشَفَّرُ أَوْ يُنقَرُ
 مَا رَأَى مِنْهَا إِلَّا إِلَهُهُ أَحَدٌ مَرَّارًا مَرَّارًا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 ثَوَابُهُمْ جَاهِزٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يُرِيدُ أَنْ يَفْعَلَ بِهِ لَكُمُ اللَّهُ مِزَانًا عَدْلًا وَهُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 اس مہینے کے پہلی کو روزِ عید ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام پیغمبرِ خدا کی کشتی کو طوفانِ نسی اور
 عوفی بولی سی صدیقی بجات دی ہی اور حضرات ائمہ ہداسی مہفول ہی کہ ہماری ہر خوشی کی
 خوشی کرو اور ہماری سچ کہدن سچ کرو اس الہی ہر موصوم کی تاریخ و ولادت اور وفات
 بھی ہر مہینے کے احوال میں لکھی جاتی ہی اب معلوم ہو کہ پہلی کو منگل یا جمعہ یا ہر کوہ ہر مہین
 ششہ ہجری میں معاویہ کو وقت میں یا یحییٰ بن امام پیدا ہوئی ہیں اور پیر کی دن ساتویں ہجری
 ششہ ہجری میں یہ میں ہشام ملعون کے خلافت میں اونہ ہجری ہر سکی سنہ و حات پائی حبس
 فوج مدفن ہو اس میں پہلی کو یا یحییٰ بن امام کی تولد کی روز جمعہ زیارہ ششہ ہجری مناسب سے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اِمَامِ الْهُدٰى اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا كَذٰلَ الْجٰى اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ
 لَا كَيْفَ الشَّيْ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ اَهْلِ النُّصُو اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاسِرَ
 عَلَيْهِ النَّبِيِّ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الشُّوَابِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ كَمَا
 حَمَلْتَهُ عَلَمَا اِلْعَادِلِكُمْ وَمُسُوْدَعَارِ حَمَلِكُمْ وَمُسُوْدَعَارِ حَمَلِكُمْ فَصَلِّ
 عَلَيْهِ اَفْصَلُ مَا صَلَّيْتَ عَلَى اَحَدٍ مِنْ دَوْلَتِهِ اَلَيْبَانَا اَلَيْبَانَا وَاصْعِلَا اَلَيْبَانَا رُسُلَا
 وَلَمَّا اَلَيْبَانَا اَلَيْبَانَا الْعَالَمَيْنِ مَدِينَةِ كِرْدَنَ اَلَيْبَانَا مَدِينَةِ مَدِينَةِ
 زمان خلافت میں ہجری عید پیدا ہیں سوین امام کی ہی اور ششہ ہجری میں پیر کی دن تیسری ہجری
 معتبر عباسی کے نہ ہر مہینے میں سرمن ای بن ہا لیس کے نہیں شہادت ہوئی زمان معتبر ہجری
 مدفن ہجری سرمن ای ہوا ہیں تولد کی روز حضرت امام علی نفی علیہ السلام کی بیہ زیارہ ششہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اِمَامِ الْهُدٰى اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاَشْيَاءِ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ
 يَا حُجَّةَ اَللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْفَ الْاِمَامِ
 الَّذِي اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاَحْسَنِ اَبِي مُحَمَّدٍ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ
 لَقِيْنَا اَلْعَسْكَرِي اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا قُوْدَ اَللّٰهِ الْمُخِي اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ وَوَجَّهْ
 اَللّٰهُ وَتَوَكَّلْنَا اَللّٰهُمَّ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا يَحْيٰى بْنَ اَبِي حَمَلِكُمْ قَوْلِ سِي مَعْتَرِ عَنَّا سِي تَابِ

بہشت اور سہر و احباب ہو گا یعنی بہشت میں وہ ضرور داخل ہو گا اور روایت یہی
 ہے ایک روزہ بھی خالص نیت سے فقط رخصت خدا کی واسطی کہی تو غضب الہی سے شکر کو پناہ میں
 اور اسکے اور روزہ کی درمیان میں ستر خند تو کافرن پہلی در بہر چند کا فرق مثل فرق ربڑ
 انگام کی ہو اور بہشت اسکے واسطی واجب ہو اور اگر ایک روزہ شروع عیدین کا اور ایک روزہ
 عیدین کا اور ایک روزہ آخر عیدین کا کہی تو گناہ گذشتہ سبب اسکے خدا عفو فرمائی اور جو
 سی اگر تین تین کہی تو گناہ گذشتہ اور آئندہ سبب معاف ہوتی ہیں اور پھر وہ اب یہی کہ جو
 روزہ بھی کہی جس کا تو بہشت میں ہمارے ساتھ ہو گا اور دس عائدین اسکے شام کو تو
 افطار کی دنیا اور آخرت جس کے لی مانگی قبول ہوں اور نام عیدین کی اگر کوئی روزہ نہ کہی تو
 بروز تو ابو لکی خدا زیادتی فرماتا جاتا ہے حج اور عمر کی ثواب بھی عطا فرماتا ہے اور روایت
 کہ ایک روز حضرت رسول مقبول ایک مقبر کی طرف سے ہو کی گذری اور ایک ایک اس مقبر کی پاس
 شہر گئی پھر تشریف لی علی تو اصحاب نے حضرت کے مقبر کی نزدیک شہر کا سبب پوچھا حضرت
 فرمایا کہ اس مقبر کی مردہ ان پر عذاب ہوتا تھا خدا سی عاکلی عینی کہ عذاب کی تخفیف ہو اگر یہ
 ایک روزہ بھی ماہ رحمت کے کہتی اور ایک ات بھی عبادت خدا میں جاگتی تو ان پر یہ عذاب
 نہ پڑتا اور جو مومن اور مومنہ کہ ایک روز اس عید میں کار و روزہ کہی اور ایک ات کو عبادت میں
 نہسر کری تو خدا تعالیٰ سال پھر کی روز و نکاح اور سال پھر کی عبادت کا اور ہزار حج اور ہزار عمرہ
 ماور ہزار جہاد اور ہزار بندہ دن اولاد اسمعیل کے اراد کرے کا قدر جو نسی اور ہزار شہر کی صدقہ
 دینی کا ثواب اسکے عطا فرمائی اور ایسا ہی کہ میری اس کے عید یوں قبول لیکی آنا دیکھا اور ہزار
 ہو کہو نگو کہنا کہ لایا اور عذاب قبر اور بھول مسکر اور نکمر سی وہ فی خوف ہو راوی بی
 تعجب سی پوچھا کہ یہ اتنی ثواب فقط ایک روزہ کہی سی اور ایک ات کا گنی پتی بی
 ہیں حضرت فی فرمایا جان جی قدرت خدا کا ہزار ہزار سے بھی ہوگی اور پہلے کہ
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی پڑھی تو گناہ اسکے سبب بخش دی جائیں اور اگر پہلے کہ
 پچھلے کہ کو غسل کر ہی تو گناہ اسکے دو جو جائیں اور روایت یہی جو تمام رحمت میں ہزار
 استغفر اللہ والجلال والاکرام من کلمۃ اللہ فی کلام پڑھی تو حق تعالیٰ فرماتا
 کہ اگر میں اسے بخشوں تو میں اس کا خدا نہیں اور یہ عیدینا تو یہ اور ستم عطا کا ہی جس قدر جس
 ہو کے اس عیدین میں استغفر اللہ والاکرام من کلمۃ اللہ پڑھی اور جو ستم اسے عطا فرماتا

وکون الی واذنهم ما کان لثانی صلیا کو بھی ہیں، ماری بھی ہو سب گناہ اور کجی ہمارا
 اپنی رحمت سے معاف کرے اگر یہ سنار وکی برادر ہوں اور شفا حبسہ سیکر و صفوی اور
 آشنا وکی او سکے دعا کسی اور اگر ان تینوں میں سے کوئی بھی ہو جس کا گناہ سب سے بڑا ہو
 اس عمل کی کوئی گئی تو ہر حرف کی جو میں سن رہا ہوں تو اس سے دعا ہے کہ اس کا گناہ
 ہر امر ہو اور اسے دعا میں اس کے لیے اس کی نصیحت و حرج کہہ دیتا ہوں اگر وہ اس سے وکیل اور
 سات سو جہت شرک و کفر سے باز رہے اور اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے
 عمل و عادت سے پہلے جہت شرک یعنی سو چند گناہوں سے روکے اور اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 الی وکون الی واذنهم ما کان لثانی صلیا کو بھی ہیں، ماری بھی ہو سب گناہ اور کجی ہمارا
 کی میں تارکا اس سے دعا ہے اور اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 شری اور حبسہ اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 مترجم سنی عائی اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 انک انت العلیٰ الی وکون الی واذنهم ما کان لثانی صلیا کو بھی ہیں، ماری بھی ہو سب گناہ اور کجی ہمارا
 سلام کی سجدہ میں کیا ہی کچھ اسنی کر کو شتر مار دو بارہ کی بھی سجدہ میں کیا ہی کچھ اسنی کر کو شتر مار دو بارہ
 اس کے دعا سجدہ دو بارہ کی دعا کی بعد حدیث سے طلب کہ ہی انشا مار اندہ سب جاہ ہوگی اور اگر
 ہی اس کے دعا سجدہ دو بارہ کی دعا کی بعد حدیث سے طلب کہ ہی انشا مار اندہ سب جاہ ہوگی اور اگر
 والی کجا حد اندیادہ کجا اس عمل کی رکعت سی اور گیا رہے ہیں او دوبارہ ہیں کو او تیرہ چھٹا ۱۲
 مہربانی کی بحسب کبریٰ مکریم ہو، کہ سارے سہو کی پیدا انیش حضرت امیر عاب اللام ہی ہو
 اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 کہہ معلوم میں حضرت سدا ہو ہی ہیں کہ کہ ٹی شتر ہی ہے سب ہی ہو ہی کہہ نہیں سدا ہو
 ہو وہی بلکہ جب حضرت سدا ہو ہی نہیں خدا کی پیدا انیش کا وقت مرتب ہو اور حضرت مکریم کا شمار
 ہو ہی بلکہ جب حضرت سدا ہو ہی نہیں خدا کی پیدا انیش کا وقت مرتب ہو اور حضرت مکریم کا شمار
 خدا خلق ہم سے پہلے ہی میں کجا حد اندیادہ کجا اس عمل کی رکعت سی اور گیا رہے ہیں او دوبارہ ہیں کو او تیرہ چھٹا ۱۲
 اس کی رکعت ہی خدا وند عالم فی الہی خاطر کی کہ حساب اس کی ولادت کی وقت او مکر خدا کے عین
 اکل ہو گیا کہ داند و انت ہی کہ جس وقت حضرت خاتمہ بیستہ اس سے دعا ہے کہ وہ اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے

وقت کی نہ ہر دینی سی وفات ہو ہی بالیس ہر سکے سنیں اور مدفن حضرت کا سر من برای ہی اور
تیسری کو اور پانچویں کو روایتوں کی اختلاف کی سبب وفات بھی نہیں امام کی ظاہر ہوتی
اور اس میں بھی کہ وہ تین کے بعد کی دن چھٹکے پھر تین مدینہ میں عبدالحکیم کے شاگرد تھے اور سال میں
اشی تاسی سترہ پھر تین ہجرت ہوا سنہ کی نہ ہر دینی سی شہادت ہوئی تیس ہر سکے سنیں شہر
بغداد میں اور کا طہن مدفن تھے انوکس امام کی پیدائش کی عید ہی تو تولد کی روز حسب امام
محمد تقی علیہ السلام لی ہذا اور اب روایت کی بعد تاجوں میں رمضان روز تہجد ولادت امام کی
روزہ بھی حضرت کی ولادت ثابت ہوتی ہے نیز گارنت پڑھی اللہ و صل علی محمد و علی
الآلہ من اولیائہ فی الرضی لم یحیی و یحیی علی من فوق الارض من من شک ما لولہ
کثیرہ فامینہ راجیہ منار کما ہو اصلہ منار کما ہو اصلہ ما صلت علی
آلہ من اولیائہ فی السلام علیک یا نور اللہ السلام علیک یا حجة اللہ
السلام علیک یا امام المؤمنین و وارث النبیین و سلالہ الوصیین
السلام علیک یا نور اللہ فی سماء الارض فصداک راؤا عا رفا
یجھک معاجد کالاعداک یا نور اللہ یا نور اللہ کاشفعہ فی عند ربک اور
اگر ایک روز بھی ان میں سے کسی کا کوئی رکبی فوج عادت سال ہر کا اوسی ثواب ہو اور ہزار
ملند ہوں اور سکے ہفت ہن راوی فی عرض کے کہ اگر کسی سے روزہ نہ کہا جائی تو وہ گناہ
جو اس سے مشرف ہو فرمایا کہ ہر روز روئی اگر کہلو کہلائی تو خدا کی قسم اوسی سے
بھی ثواب ہوں بلکہ زیادہ بہر راوی فی پوچھا کہ جسی قدر تہ روئی کہلائی ہو تو اوسی
کیونکہ یہ ثواب ہو حضرت سے فرمایا کہ ہر روز سو بار یہ سبج پڑھی سبحان اللہ الجلیل
سبحان من لا یلہ فی الشیخ الا لہ سبحان الاکبر الا کرم سبحان من یقطف
بالحد و ککرم بہ سبحان من لیس المرء و ہولہ اهل اور جو رجب و شعبان
اور ماہ رمضان میں ہر روز اور ہر رات کو الحمد اور آیتہ الکرسی اور چاروں قبل اور
سبج اور بعد ان ہر ایک کو تین تین بار پڑھی اور فلا خوف ولا کوفہ الا یا اللہ العزیز
العلیہ کو بھی تین بار پڑھی اور اللہ علی کل عمل و علی کل عمل و نبی بھی تین بار
پڑھی اللہ اعلم المؤمنین و المؤمنات کو بھی تین بار پڑھی اور اللہ اعلم المؤمنین و المؤمنات
سورہ پڑھی اور دوسری روایت سی تین بار یا اللہ اعلم المؤمنین و المؤمنات کو بھی تین بار پڑھی اور اللہ اعلم المؤمنین و المؤمنات

ہی اور بہشت جانی کثافت بہشت چھوڑ کر حضرت آدم بہشت سے باہر آئی تو تمام بدن حضرت کا
 سیاہ ہو گیا تھا اور ایسا سیاہ ہو گیا تھا کہ بعد تو یہ کہ سبکی بھی ایک خط سیاہ بدن پر
 پر مانی تھا جب ملائکہ فی حضرت آدم کی اس خط سیاہ کو دیکھا تو رولی لگی اور درگاہ خدا
 میں دعا کی آسمانی ایک سادی فی ندا کی کہ اسی آدم اکل دن دورہ رکھے وہ تاریخ تیرہویں
 مہینہ کی بھی جب حضرت آدم فی فرمان جس سے روزہ رکھا تو ایک حصہ اوس خط سیاہ کا
 دن شریف سے دور ہوا پھر چودہویں کو بھی اوسے ملو رسی مادی آسمانی گئی کہ اسی آدم اکل
 روز پھر روزہ رکھے تو اس تاریخ کی بھی روزہ سے خط سیاہ ایک حصہ اور زایل ہوا
 اور وہ چودہویں بھی پھر سترہویں کو بھی اوسے ملو رسی مادی آسمانی آئی اور حضرت آدم
 روزہ رکھا تو تمام وہ خط سیاہ مٹا رہا بس پھر وہ چھوڑی کہ ۱۴۱۳ھ کی رور و کور و رور
 ایام البیض کے کہنی ہیں اور اسی مہینہ کی سترہویں رات کو حضرت امام حسین علیہ السلام
 ریاض شہید کی بھی بہشت نواسی جد ہن اور جو رمارت شعلہ لگی مہینہ کی اعمال میں
 کی تاریخ ولادت میں لکھی جاگی اوسے کو پڑھی اور جسے کوئی بڑھی حاجت ہو وہ وہاں
 مہینہ کی چودہویں اور پندرہویں کو روزہ می رکھتی اور روال آفتاب کی وقت غسل کرنا
 چھل اصر و او کو جس شرطوں سے نوازا المعاد میں ہی پڑھی تو حاجت اوسکے اس عمل کے
 برکت سے افتادہ صراط راستی گئی اور اٹھارہویں کو اس مہینہ کی اسیاں حضرت رسول
 کی بیٹی کی وفات ہی اور ابن عباس کے بیان سے اکیسویں کو اس مہینہ کی ۱۵۵۸ھ حساب فاطمہ زہرا
 صلوات اللہ علیہا نماز پڑھتی ہی اگر چہ رواست مہینہ ہور کی علامت ہی مگر امتیاز کی رسی اگر
 اس وقت پر عمل کری اور اکیسویں کو اس مہینہ کے زمارت اوس معصومہ کے بڑھی اور فاطمہ کی یہ
 اوس معصومہ کی لعن بھی کری تو عالی ثواب سے نہیں ہی علی اکھو صلی علیہ وسلم کے بیٹی پر تو فرما
 اس تاریخ کو است کری اور اس مہینہ کی مائیکوین کو معاد بہ جہنم دھل دوا ہی چاہی کہ سنیہ
 نصیحت کی شکر کار روزہ رکھیں مادی مہینہ کی پینسویں کو حضرت امام حسن علیہ السلام کی انیسویں
 شکر کار تاریخ اسیاں ہیں ہی تو اس تاریخ کو اوکھو حضرت کی زمارت حوامہ میام میں حضرت کی
 تولد کی تاریخ لکھی جاگی اوسے پڑھی اور چودہویں کو اس مہینہ کی حضرت رسول صلی علیہ وسلم کی سامی حضرت
 امیر فی خیمہ کی لڑائی کی ہی اور مرتب ہر دہی جو ہزار آٹھ مئی ہی اکیلا لڑتا تھا وہ حضرت
 ہاتھ سے پسینہ روزہ رکھ کر گناہی نوا اوس روزہ بھی اس نعمت کی شکر کار روزہ سب ہی

لاکھ لو جانے کہ یہ کادور وارہ سد کھا حصہ کی حمل کی برکت منی اور فاطمہ بنت اسد کی دست
 دیوار کھینکے تھیں اور فاطمہ بنت اسد جانے کہ یہ منی اصل بیوی اور حجاب اور علیہ السلام
 مکہ میں سال ۲۳ عام العیال میں بادشاہ شہر یار کی عہد میں جمعہ گند اور گندہ کی آمد پیدا ہوئی
 اور ۲۴ رمضان کو ستر تھی ہیں ابن بلجم کی سر پر زخم تلوار کا لگائی سی شہید ہو معاویہ
 مانی سفار کے علاوہ بیتر ۳۳۳ ہجری کے سین مدفن حضرت کا بھلا شرف ہوا جس میں غری بھی
 کہتی ہیں فتح حضرت امیر کی نو لک کی دلی بڑی جوسی کی عہد ہی تو اوسوں اور و وفات حضرت
 الامام علیہ السلام کی بعد نہ بار شہ پر ہی مساکت السلام علیک ایھا الذی عقیق
 الذی علی السلام علیک ایھا الذی اعظم السلام علیک ایھا الصمدی
 الذی علی السلام علیک ایھا الذی المکی السلام علیک نا وصی رسول رب
 العالمین السلام علیک یا حاکمہ اللہ علی الخلیفۃ ائمتہ انک
 خیر اللہ وخاصۃ اللہ وخاصۃ اللہ علیک السلام علیک نا ولی اللہ و ولی
 سیرہ و علیہ علیہ و خیر و خیر بعد اسکے کہی یا بنی انت و ائمتہ نا امیر
 المؤمنین یا بنی انت و ائمتہ یا حجة اللہ الخیام یا بنی انت و ائمتہ یا فاطمہ
 الخیام یا بنی انت و ائمتہ یا نور اللہ الثامن ائمتہ انک قد تلغت عن اللہ و
 عن رسولہ صلی اللہ علیہ و آلہ ما خلقت و رعتہ الامم و الخلیفۃ و
 الخلیفۃ ما انبؤدھم و خلقت کلال اللہ و کثرہ من حرام اللہ و
 ائمتہ احکام اللہ و لکم تعدل حد و اللہ ہدایت اللہ علیہما علی اللہ
 الذین و صلی اللہ علیہما و علی آلائہما و علی خلائہما و علی روضہ ہدی کہ اس کے
 شکر کا سبب اور مومن کو لازم ہی کہ اعلیٰ دن کی بڑی خوشی کریں ائمتہ انک دو ستر
 بنی گہر ہو اور دھت کری اور محتاج ہونہ کو بھی شریک و محبوب کری اور ہر جہنی کی ہر ہونہ
 اور جو ہونہ اور بند ہونہ کی روزہ کہی کی بہت نواب پیر اور در حصار سلطان کی
 شیون تاریخی کی ردی کہی تو اس قدر حسنات ہیں کہ کسب اللہ انہیں آئیں اور انہیں ہونہ
 مرد و کو ہر جہنی کی ایام البیض کہتی ہیں اور ہر جہنی کے ان تین بار بڑی کی روزہ کی
 ہونہ کی ہر جہنی کہ جب شیطان کی دسوندہ ہیں ذالہی سی حضرت آدم ہی ترک اولی ہوا
 ایسی گہون کو کہا یا اور حکم ہوا کہ اسی آدم اب تم بہت باہر جاؤ کہ گہون سی کت و تہید ہو

ریاست حساب اسیر کی پڑھی مناسبت اور ان مہینی کی چھ سیوہین کو اگر کوئی دورہ رکھی
 دو سو برس کے گنا ہو گا کھارہ ہوتا ہے اور بہت مبارک ہے اور اعمال ان کی پڑھی شری کیا ہوتی
 ہیں اور ایک تہ و اربعہ کی ملا ہوتا ہے کہ چھ سو کو اس مہینی کی دھار حضرت امام محمد علی علیہ السلام
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امام کی ہی اور ستائیس سو کہ دو بہت شری عید ہے کہ حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم کی پندرہویں ہیں اور اسی برکت عید مبعوث حضرت
 رسول کی ہے جسے اس کی روزینکا تو اس اور دفعہ کی ہزار روز کی برابر ہے اور ہزار کی
 روزہ کی ہی مشہور ہے اور ہر جن حضرت رسول خدا کی زیارت ہر ماہ اور ہر روز کی کرنا اور
 مومنین کے ملاقات کرنا خوش ہوگی جس کے اور ستائیس سو ہیں اس کی عبادت کرنے کی بہت
 توار ہے ہر ماہ نماز اور دعا ہو اس اس کی احمد صحت زیادہ المعاد میں شری ہے
 اس کے علاوہ حضرت رسول کی کھانا پیسی ہر ماہ ایک بار ایسی ہی حال شعبان کی مہینی کے
 لکھی جاتی ہیں وہ ہر ماہ ہی اس کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا ہے اور
 اس مہینی میں اعمال بہت کی جاں پہ جاتی ہیں اور ان مہینی میں ایک نئی کا تو اب ہر ایک کی
 برابر ہوتا ہے گناہ گشت کی ہیں اور خوشی کی ہیں اور ہر مومنین کا مہینی کی قسم
 ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے ہر مصلح کی طور سے اور کہ ہر ایک کے مہینی میں کی جاتی ہے
 اور حق تعالیٰ جس کی مہینی کی عبادت کرنی والوں اور دورہ داروں کی طرف ملاحظہ فرماتا
 اور حضرت فرماتی ہیں کہ ماہ رمضان کی تعظیم کی پہلی دعا کی ہر روزی کہنا سب اور سنتی ہر روز
 ہی ہر ایک اور وہ حضرت خود بھی اور ان کی فرمان ہی حساب ہر حالہ السلام چھ سو برس کے
 دورہ ہی ہر ایک رمضان کی ہر روز ہر ماہ لکھی اور چھٹی امام فرماتی ہیں کہ جو روزی تعالیٰ کی
 رکعتی تو خوشتر ہو سکے پہلی روزہ کی کوئی جزائی ہوگی اور دنیا میں اس روز کی برکت
 کی جی جی تھیں اس کے ہر ماہ میں برکت دینا اور اس کے سب کاموں کی درستی فرمایا اور ہر مومنین
 اس کو انی ساہ ماہ کی ہر ایک اور بہت اس کے پہلی واجب ہر ماہ اور ہر حضرت رسول خدا
 پر ہر ماہ اور ہر ایک روز کی رکعتی اور ماہ رمضان کی روزہ کی ملائی تھیں ہر ماہ میں ہر
 ماہ ہر ماہ ہر ماہ اور جو کوئی تعقیب ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ
 اللہ تعالیٰ کی دعا اور ہر ایک شری ہر ماہ ہر ایک کی برابر ہی اور حق تعالیٰ اس کے سب کاموں کی
 درستی فرماتا ہر ماہ اور ہر ایک ہر ماہ ہر ایک ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ

گنت منگو کاؤن منگو اور ایک رات سی سی مہمی کی پانچویں کو مہم کا وقت حضرت
 امام زین العابدین علیہ السلام کی امام کی ظاہر ہوئی تھی احباب و ملا پانچویں کو اور حضرت
 زید بن اسلم نے بھی اس طرح سے علیہ السلام کی مہم میں شرکت صاف علیہ السلام
 رانی، واست کی تھی کہ اس مہم کی پانچویں رات و کادس سنا میر علیہ السلام کی پانچویں
 ہی اگرچہ ہر دو اسب خلافت شہرہ رکھ رہی تھیں اگرچہ اس رات کو مہم جانی میں ہیں لیکن
 اعدا طاعا اگر مہم میں بہت سی ضرورت کی تھی پھر بہتر ہی اور اس مہم کی پانچویں رات کو مہم
 وہ مہم کی ضرورت و کادس علی اللہ علیہ السلام کہ وہ مہم کی پانچویں رات کو مہم
 رہی والو کی رات خطا کر لی بہت اکر لی ہیں کہ کوئی شخص ہے کہ اچکی رات حداسی ہی پانچویں
 پانچویں رات کو مہم کی مہم اور اس مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 رات کی اور کسی اس کا مہم نہیں ہی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں
 پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 ح حد پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 ہی کہ حضرت علی فرمایا کہ میں اس مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 اکی مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 حضرت علی فرمایا کہ آج کی رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 ح حد پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 اوٹھا سنے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آج کی رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم کی پانچویں رات کو مہم
 بخش گناہوں کی آسمان پر گہل جاتی ہیں اور وہ وہی خدا کی فضل اور احسان کی اور کو مہم
 اور نعمت الہی کی آج کی رات کی حرکت ہی کہل جاتی ہیں اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کہ کئی کئی
 رات دنیا میں جاگی اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھی اور نماز اور
 تلاوت قرآن کریم کر لی تھی تعالیٰ اوس کے حکمہ آخرت میں بہشت میں مقرر فرمایا اور اس
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ تم اپنی امت کو حکم دو کہ تمہاری ہر رات کو مہم
 دو دو رکعت کر لی دس رکعت نماز پڑھیں پانچ سلام سی منی صبح کی اور ہر رکعت میں دس
 سورہ محمد اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ ابراہیم اور سورہ محمد پڑھیں

اُمِّهِ فَرَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ طَلَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ سَمِعَتْ بِذَلِكَ وَصَدَّتْ
 بِهِ نَامُوكُمِي نَا اَنَا عَدِلًا فَلَا اَسْمَا تَاكَ كَسَبْتُ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ السَّامِيَةِ
 وَالْاَصْلَابِ الْمَطْمَرَةِ لَمْ يَتَوَسَّكَ اَحَدٌ هَلَسَتْ بِهَا نَحْسُهَا وَلَمْ تَلَسَّكَ مَرْمَدُهَا
 يَارِهَا وَاسْمُهَا اَنَا عَزِيْزٌ دُعَاؤُ الدِّيْنِ وَارْكَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْمُهَا اَنَا اَللَّهُ اَمُّ
 اَللَّهِ السَّمِيْعُ الرَّحِيْمُ اَللَّهِ اَدْنٰى اَهْلِيْ اَهْلِيْ اَنَا اَللَّهُ مِنْ وَلَدِ كُلِّ اَللَّهِ
 وَاعْلَامُ الْاِنْسَانِي وَالْعَرُوَّةِ الْاَوْفَى وَالْحُكْمُ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاسْمُهَا اَللَّهُ رَزَقَ
 مَلَائِكَةً وَاسْمَاءُ وَرُسُلُهُ اَبِيْكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِالْاِيْمِ مُؤْمِنٌ بِسَائِرِ دِيْنِ
 وَتَوَاتَرِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِعَلَّيْكُمْ يَسْلَمُ وَاقْرَءُوا كُمْ مُنْبِغٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَعَلَى اَزْوَاجِكُمْ وَعَلَى اَسْمَائِكُمْ وَعَلَى اَحْسَابِكُمْ وَعَلَى سَائِرِ كُوْنٍ وَجِلَّةِ
 بِلَايِكُمْ وَعَلَى ظَاهِرِكُمْ وَعَلَى بَاطِنِكُمْ بَعْدَ اسْمِكُمْ دَوْرُ كَعْتِ مَارَاسِ نِيَارَتِ كِي
 مَثَلِ نَارِ صَحْحِ كِي سِتْ سَتِ سِيْ بَرِيْ اَوْرَاسِ عِبَارَتِ سِيْ نِيْشَتِ كِي كِي كِي دَوْرُ كَعْتِ مَارَاسِ
 حَضَرَتِ اَمَامِ سِنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي بَرِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ
 بَرِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ
 اَحْسِنِ كَارِ كِي نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ
 نَا اَتِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ
 اَحْسِنِ السِّيْرَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبِيْ اَمْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبِيْ
 اَحْسِنِ السِّيْرَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبِيْ السَّمْعَانِيْنَ وَاتِيْ السِّيْرَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا اَبِيْ الْمُظْلُوْمِ وَاتِيْ الْمُظْلُوْمِ لَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ فَكَلَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ
 طَلَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ سَمِعَتْ بِذَلِكَ وَصَدَّتْ بِهِمْ اَسْمَا اَوْرَاسِ سَمِعَتْ
 لَرَبْلَا كِي نِيَارَتِ كَا قَصَبِ هَجَرِ كِي كِي نِيَارَتِ سَائِرِ شُرْمَا كِي بَرِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ
 هَمَّتْ مَرِيْهَ اِلَى اَسْمَاءِ نِيَارَتِ بَرِيْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَاجِبَاتُ اللَّهِ
 سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَكَذَلِكَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اللَّهِ نَا اَنْصَارُ اللَّهِ
 اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ نَا اَنْصَارُ اللَّهِ
 اَبِيْ الرَّحْمٰنِ اَوْ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ كِي كِي كِي
 نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ سِتْ سَتِ سِيْ نِيْشَتِ مَارَاسِ
 نَا اَنْصَارُ اللَّهِ نَا اَنْصَارُ اللَّهِ نَا اَنْصَارُ اللَّهِ نَا اَنْصَارُ اللَّهِ

اگر دو جہی رمارس پڑی ہو تو ہر ایک کی ماگہر کی بلند کو ٹھکی پر باجھن کستادہ میں اوسم کو رسی
 دایہی طرف نہوڑا سگج کر پڑی ہوئی جس سے کہ سرفا کسرف کلمہ کی اونکلی سی فادرہ کر کے
 وچو رمارس واور میان ہوئی ہی مارچج نو لدہیں اور کھرب کی پڑی نو سو اسی نو اسی
 سمروں اور ملا کہ کی برادرارح کی بھی نواب ہو گئی اور یہ ایک رک اس کی اور
 ہی کہ نصرب صا حوالہ ان علمہ السلام بھی اس اب کو جمہ کو سرس رای من ششہ بھر میں
 سو کل کی مٹی کیو جس میں ہر ایک کی ہا جہی کہ نصرب کے رمارت نو سس اس اب کو پڑت
 اور اسی مارچ کو جمہ کہ پڑت نو سس میں صا حوالہ اس کو صاب من اور ایک نو سی نو سو چہا
 بھر میں صاب صا حوالہ نصرب کی ہوئی اور ششہ بھر میں راضی مقدمہ راضی مٹی کو صاب
 عت کہ راضی ہوئی صاب ریشہ سس اور ربارب حضرت کی ہر ایک اللہ تعالیٰ
 انکسنا ہدیہ و مؤوہ ہا و تحنہ و مؤوہ ہا الی و ت الی فضلہ و فضلہ
 فہمہ کلماک جہد فاعلمہ لا مہدال لکلماتک ولا معصک لا تاتک
 نور لک الماتک و صباؤک المسہاق و العلم النور فی طہائہ اللہ خور اللہ
 المسعود کل مؤیدہ و کوم خمدہ و الملائکہ شہدہ واللہ نا جہرہ
 و مؤیدہ اذ ان و عبادہ و الملائکہ امدادہ سب اللہ الہی
 لا تدوا و تودہ الہی لا تحبوا و احلم الہی لا تصوا مذلہ الدھر
 و تو امس العصر و ولاہ الاخر و المثل علمہم اللہ کما تامل فی
 فکلمہ الفکر و احکام الحسب و اللہ و الحیہ و ولاہ آخرہ و فہمہ
 اللہ فصل علی خاتمہ و فاعلمہ المسوورہن عوامہم و اذیرہ بنا
 و ظہورہ و فاعلمہ و احکامہم اذیرہ و اذیرہ و اذیرہ و اذیرہ
 عذرا اللہ و خلصا تہ و احبنا فیہ و کلمہ ناہمہ و نصیبہ عالمہ و
 عہدہ فاعلمہ و میں اللہ و الماتک نا ارحم الراحمین و الحمد للہ رب العالمین
 و صل علی امہ علی محمد خاتم النبیین و امی سئل و علی اهل کتبہ الصادقین
 و عترتہ الثا طہات و العزیز و المصلح العالمین و احکمکم کنسنا و کلمہ نا ارحم
 الخ کلمہ نا ارحمکم و سر علیہ الرحمہ فی کلمہ نا کہ ہر مومن کو یا ہی کہ بعد فارض
 ای مولانا اور انا اور ہمارے حضرت صاحب الزمان می عہد شاہ کی ورنیا عہد کی ورنیا

[illegible]

حرام سے بیانی و اللہ بہشت پرین اوسکے واسطی واجب ہی اور اگر کسی کو روزہ نہ ہو
 کالی دی اور وہ کہی کہ میں مثل تیری روزہ میں گالی نہیں دیتا ہوں تو میں نے تعالیٰ فرمائی
 کہ میری پھٹی لی روزہ کی گالی کا ٹھکانا کیا اور یہاں لی گیا میں اسی وینچ ہی ہا دو
 اور روزہ ہی میں ادا ہی طاعت واجب بھی ہی اور ثواب بھی لی حد ہی طرح روزہ
 سی خدا ہی حد ہی جو اس میں ہی روزہ کی تو پہلی تاریخ حسب گناہ اوس کی بخشش
 جاتی ہیں اور وہ ہزار ہزار درجہ بہشت میں اوسکے بلند ہوتی ہیں اور عیاش شہر اولی
 نام سی اراہ ہوتی ہیں اور وہ ستر روزہ تو ہر قدم اٹھانی ہیں ایک سیکے عبادت
 کا ثواب ہر ماہی اسی طرح سی ہر ماہ میں نوادگی زیادتی رحمت الہی ہی ہوتی جاتی
 اور جیسے تیس روزہ ہی تمام ہوتی ہیں تو ہر روز کی عرض میں ثواب ہزار شہید و سکا
 اور ہزار صد تقویٰ سکا اور پچاس سیکے عبادت کا حق تعالیٰ عطا فرماتا ہی اور ایک
 کی دروازہ نکال دیا نام ہی کہ سوای ستر ہشت کی کہی نہیں کہیں گے جس حد ستر روزہ
 وہ دروازہ کہی گا تو رضوان عازن بہشت کہی گا کہ اسی روزہ داران امت محمد
 اس دروازہ میں داخل بہشت ہوا و ہر شب کو ستر ہزار گناہ گارو کی سوای ستر ہشت
 کی ماہ سہار کہ بخشش ہوتی ہی رحمت خدا سی اور شب عید کو بیالیس لکھ گناہ گارو
 بخشش ہوتی ہی اور جس کی کہ برکت اعمال بخشش ہوتی ہی اس کی سی صلہ و رحم حضرت
 رسول خدا فرماتی ہیں کہ جو اس مہینی میں بخشا گیا تو ہر کوئی نسی یعنی ہیں وہ بھگتا جائگا اور
 جسے رمضان المبارک داخل ہوتا تھا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہی
 اللَّهُمَّ إِنَّهُ خَدَّ كُلَّ شَيْءٍ وَمَصْنَانِ اللَّهُمَّ رَبِّ شَهْرِ مَصْنَانِ الَّذِي أَنْزَلْتَ
 فِيهِ الْقُرْآنَ وَخَلَقْتَ فِيهِ نَبِيَّكَ مِنَ الْهُدَى وَالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ قَبْلِ الْفَلَاكِ
 فِي شَهْرِ مَصْنَانِ وَأَجْمَلًا عَلَى صَبَا يَمِهِ وَصَلَاةٍ وَمَا أَمَّا وَمَا أَمَّا وَمَا أَمَّا
 بعد ہر نماز کی یہ دعا یا علی یا عظیم یا عقور یا جیم انت الی اللہ العظیم
 الذی لم یکن کما شئ شیء وھو الشیخ الجلیل وھذا شہر عظمیٰ وکرم
 وشمسہ وفضلک علی الشہور وھو المشہر الذی قُرِئت فیہ صلیا مائے ہکے
 وھو شہر رمضان الذی أنزلت فیہ القرآن کھلا للناس وکرمات
 من الھدای والقرآن وکملت فیہ لکۃ القدر وکملت فیہ لکۃ القدر وکملت فیہ لکۃ القدر

مدینہ میں گزار فقیر مدینہ حضرت کا ہوا اور اس مہربانی کے سترہویں تاریخ کو جنگ بدر فتح ہوئی یہی اس سب سے سترہویں کی رات اور دن دونوں بہت مبارک ہیں اور یہی خوشی مانت اور اوس سترہویں کی بھیر ہی کہ انوکھ اور حمد و ثناء بخین سینوں کی پیتھوا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضرت سی بالکل ختم ہوئی کر کی اور حضرت کو دشمنوں کی اکیلا چوڑی اس میں بھاگی ہیں اور حساسا مہر علیہ السلام فی خدا اور رسول خدا کی فرمان واجب لافغان اطاعت کی اور تائید خدا سی اس قدر اچھی کہ تین ہزار اپنی دانت سی فتح کیا اور شمشیر قدس میں شرا اختلاف نہی مدینہ سنی اور شیعہ دونوں میں مگر او بیسویں رات اور اکیسویں رات اور بیسویں رات میں شمشیر قدر کا ایک بار ہمار سی مدینہ مامیہ میں ہی اور ان دونوں راتوں میں کھڑی تیرہویں رات پر حد بنو نکا امیر ہوا کی اور علمانی دین کی تحقیق کا بہت اتفاق ہی اور او بیسویں رات کہ پہلی سب قدر ہی مسجد کو فہ میں صبح کی وقت جناب امیر علیہ السلام کو نماز تیرہویں میں اس بلکہ مامون نے قدامت فی جہا اپنی معشوقہ کی ویر خلافت فی سی حالانکہ عہد میں اوس بناب کی سر مبارک پر تلوار نہر کی بھائی ہوئی لگائی اور سی تلوار کا یہی پڑی کہ سر مبارک اوس جناب کا شق ہو گیا اور اکیسویں رات کو کہ وہ بچے سب قدر دو مری قحی اوس ہی ختم سی حضرت فی وفات پائی اور بعضی راوی کہی ہیں کہ اکیسویں کو من کو حضرت کی وفات ہوئی ہی فرمان علی ابن ابی طالب علیہ السلام کما مر تبہ سی حضرت کا کہ اغانہ ہی خدا ہی کی گہ میں ہوا یعنی طائفہ میں پیدا ہوئی اور انجام بھی خدا ہی کی گہ میں شہر ہوا یعنی مسجد نبی شہادت بھی پائی میں شہادت کہ فو منین انج و فو ان راتوں میں اعمال شب قدر کی بھی محال ہیں اور غصہ شہادت کی زیارت پر ہیں اور دنگ حضرت کی حال شہادت کو سکے گریہ و بکا کر کی بھی داخل خواب ہوں اور تیرہویں شب قدر کی محال منہر کہ ہیں وہ یہہ ہیں کہ ہر شب قدر میں دور کعت نماز شب قدر اس غصہ سے سی پڑی کہ دور کعت نماز شب قدر کی پڑھنا پڑھتی ہوئیں سنت قرینہ الی امیر مگر دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کی سات، سات، بار قل ھو اللہ احد یرہی اور نماز کی بعد سلام آخر کی ستر بار استغفر اللہ و انکوب الیک پڑھی نو حدیث میں کہی حانما سی نہ ار غصہ پائی کہ حق تعالیٰ میں رحمت سی اوسکو اور اوس کے باپ پر مانگو بخش دی اور اس عمل کو کئی کئی فرشتی خدا مقرر فرماتے ہی کہ ہر سال مائیدہ تک اوس کے نامہ اعمال میں اوس کی نیکیاں لکھتی ہیں

مَا هُوَ حَبْرٌ لِي فِي مَنِّي قَبَائِلِي وَأَحِبُّ لِي مَا أَنْ حَبْرٌ لِي قَبَائِلِي وَأَحِبُّ لِي مَا أَنْ حَبْرٌ لِي قَبَائِلِي
 خداوند قادر کریم ای اور سہ نہ ہیں بھی و سب عطا فرماتا ہے لیکن بعد اس دعا کی بھی پڑھ لیجیے
 اپنی سب حاجتوں کی حداسی دعا مانگی اور اکیسویں بار کی بھی پڑھ کر کو وہی اعمال سابر
 جو بہشت میں مشترک ہیں کری اور اس بات کی مخصوص یہ وہ سب بھی پڑھی یا مَوْجِ الْكَوْنِ
 فِي الْفَارِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ
 مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ وَلَا مَوْجِ الْفَارِ فِي الْكَوْنِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 لَعَلَّ أَسْمَى فِي هِدَايَةِ اللَّهِ فِي السُّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ السُّعْدَاءِ وَالْحَمْدُ
 فِي عِلِّيِّينَ وَأَسْأَلُ فِي مَغْفُورَةٍ وَأَنْ هَكَ بِي بَهْمًا صَادِقًا ثَابِتًا بِرَبِّهِ
 طَلَمِي وَإِنَّمَا نَدُهُ السَّكِينَةُ وَرَوْحِي مَعَ السُّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ السُّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ السُّعْدَاءِ
 حَسْبُهُ وَفِي الْآخِرَةِ حَسْبُهُ وَفِي الْعَذَابِ السَّارِ حَسْبُهُ وَفِي الْفِتْنَةِ
 ذِكْرُهُ وَتَسْكِينُهُ وَالْوَكْفَةُ الْبَارِ وَالْإِيمَانُ وَالْثَوْبَةُ وَالْوَكْفَةُ الْبَارِ وَالْثَوْبَةُ
 لَهُ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ لَهُ وَفِي السَّلَامِ أُوْرَاسِ مَبِي كِي جَلِي وَشِ وَمَنْ بِرَبِّهِ
 بہ دعا بھی پڑھی تو اس میں اَعُوْذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 جَعَلِي مَشْهُورَةً صَانِ أَوْ تَطَاعَ الْبَحْرُ مِنْ لِكَلِي هِدَايَةٍ وَفِي لَكَ عِلْمِي سَيِّدَا
 أَوْ ذَلِكْ نَعْدِي نَبِيَّ عِلْمِي يَوْمَ الْعَالَمِ أُوْرَاسِ مَبِي رَاتِ كِي شَبِ حِدَرِ كِي بُولِي يَوْمَ
 حِدَرِ نِكَ اور بہت عالموں کا اتفاق ہے حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں
 کہ اس رات کو ہر کسی کے عام سال کی سب صحت اور بیماری اور گناہ کی رزق اور قہر
 رخ اور عزم موافق حکمت اور تعلیمت الہی کی معطر ہوتی ہیں اور مرگ اور ملا و حشر اور جو کچھ
 کہ آدمی کہہ سکی سال بہر میں بولی والا ہوتا ہے وہ سب اس بات کو معرہ ہوتا ہے پس فرماتا
 حال اس میں یہ کہ اس آیت کی جالی اور کثرتی سجد میں ہوا کہ یہی کوح میں ہوا اور یہی
 گناہوں کی طرح چپال کر کی روٹا ہوا ہو تو اس میں رحمت حداسی کہ وہ نواب شہ قدر سی
 محروم رہی اور سورہ قدر میں جس معالی فرماتا ہے کہ ہم نے نازل کیا سب قدر میں اور وہی
 کہ سب حیر بہر ہی ہر بار ہمیں سی یعنی عبادت شہ قدر کی ہنری ہر بار ہمیں کی عبادت

اور ہر امام کی ریاست کو اس قدر ملائکہ حکم سے اس میں جو اس وقت کو آسمان سے دینی
 ہیں کہ زمین پر لکھ باقی نہیں رہتی ہی اور ہر کسی کے تمام سال کی امور ان بعد پر کسی حکم سے
 ہر امام زمان علیہ السلام کا گاہ کرنی ہیں اور جس کو کوئی عبادت خالص باقی ہیں وہ ان کے
 زمانہ کو نہیں بھی سلام کرنی ہیں اور یہی تمام سال تمام کی حکمت عالم اور محفوظ ہے اور
 بعض وہ اینت سے ظاہر ہونا ہے کہ ان میں سے جو سب سے امور ان تقدیر سے ہر کسی کے سال پر
 مقرر ہوتی وہی شروع ہوتی ہیں اور یہی دن اس کو عام ہوتی ہیں اور اس میں اس کے سال کے
 وہی سبب اعمال مشترک سب قدر کی جو پہلی دگر ہوتی خلاصی و اسی اعمال سے سبب اور
 اور ان کے سبب میں رات کی اور اس میں سور کعبہ عار پر پہنی کی تاکہ درہر ہی جب کا پہلی
 مشترک میں بیان ہو حکام ہی اور جس کی ذمہ قصا عمارت ہیں وہ اپنی خبر دیا گیا اس وقت کو
 وفاق میں ترتیب سے ہر ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جو شخص کو
 رات کو سورہ عنکبوت اور سورہ روم پڑھے تو واللہ وہ اہل شہادت کی ہر گاہ اور ان شاء
 اللہ وہ میں ڈر تا وہ نہیں کہ اس قسم میں کچھ گناہ ہی اور فرماتی ہیں کہ جس اس کو ہر گز
 سورہ اگر آؤں گا کہ پڑھے تو اہل عقاد اور بعض ہمارے ولایت کا اوسے یاد ہو اور حال ہی
 کہ کچھ جواب میں ایسا دیکھی کہ وہ بھی پڑھا وہ ہمارے ولایت کی نفس کا ہو اور اس سے
 سورہ جو حلال کی بھی پڑھنے کی بہت نواب ہیں کہ یہ سورہ دگر سبب میں ہر سال
 اور صفہ کاملہ کی دعائی توہ اور دعائی مکارم الاخلاق کو بھی تیسویں رات کی سنت ہے
 میں یہ بہت مناسب اور یہ وہ صاحب بھی پڑھے اللہ تعالیٰ فی عمری و اوسع
 ان فی رزق و اجمع خیر و کافعی امی و ان کنت من الکاشفین فافک
 من الکاشفین و اکثرت من الشعداء فاکلک قلت فی کتابک المکمل
 علی بکیت صلوٰۃ علیہ و آلہ فکواللہ ما استاء و یغنی و عندک ام الکتاب
 اور یہ وہ صاحبی اسے ان کو پڑھے اللہ تعالیٰ من اوق عبادک نصیبنا من
 کل عبادک و کنت فی طاعت اللہ ام و انت من اول عبادی ربہ او
 تشرہا اور من فی قصہ او کلام ندفعہ او کنت تکتشفہ و اکنت لی
 ناکنت لا ولیا کالصارحین الدین المستوحون امک التوا و اموا
 و صالک عظمک العقاب لا کیر صل علی محمد و آل محمد و اعلیٰ بن

پوشیدہ کہاں کہ سب اسم میری لوگ پڑھیں اور سب کے ثواب پانچ اور پندرہ سو روپے
 پوشیدہ کی کاہی کہ احتمال شفقہ روسی ان مینون را توین لوگ سری عبادت کریں اور پیر
 و ہوا اور بھی پائی جاتی ہے کہ اگر سب قدر ما اسم اعظم لوگو کو معلوم ہو تو جن اور ماضی کے
 و اعلیٰ دعا کریں اور اس کی حاصل ہی جیسا کہ قصہ معلم کا منہور ہے کہ اوسے اسم اعظم معلوم
 جب حضرت موسیٰ علی نبینا و اکبر علیہ السلام فرعون موشی لڑائی جاتی تھی تو وہ دعا کرنا تھا
 حضرت موسیٰ فتح ہوئی تھی جب حضرت موسیٰ فی دعا کی تو فرعون نے اوس کے سوار اوس کی کابلہ
 اور معلم کی حق دعا اور موسیٰ کی گسا اور اوس کے بھی خدا فی اسم اعظم کو اپنی پہلا واجبہ ہے
 فتح ہوئی مگر معلم ملوے اپنی خد کو ایسا مارا کہ وہ مر گیا لکھا ہے کہ نافہ صلیٰ بجمہ اور فرعون
 علیہ اور حرلم اور وہ فدای حضرت اسمعیل اور ذوالحلیح رسولہ دل جمیعہ علی فی
 علیہ الہ وسلم اور سب حلال جانور و نسی پہلی ہیشت میں جاسکی اور یہ دعا ہی تھی جو
 پڑھی کہ اس دعا کی بیست ضعیف ہی اللہ تعالیٰ اسئلک من کما آتاک ما تاء و کل
 ما آتاک بحق اللہ تعالیٰ اسئلک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من کما آتاک
 یا آتاک و کل کما آتاک حق اللہ تعالیٰ اسئلک کما اللہ تعالیٰ اسئلک
 من کما آتاک یا آتاک و کل کما آتاک حق اللہ تعالیٰ اسئلک کما اللہ تعالیٰ اسئلک
 انی اسئلک من عظمک یا عظمک و کل عظمک عظمک اللہ تعالیٰ اسئلک
 بعظمک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من نورک یا نورک و کل نورک نورک اللہ تعالیٰ
 انی اسئلک نورک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من رحمتک یا رحمتک و کل رحمتک
 و اسعہ اللہ تعالیٰ اسئلک رحمتک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من کلمات
 یا کلمات و کل کلمات کما اللہ تعالیٰ اسئلک کلمات کما اللہ تعالیٰ اسئلک
 اسئلک من کلمات یا کلمات و کل کلمات کما اللہ تعالیٰ اسئلک کلمات کما اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ اسئلک من اسمائک یا کبرها و کل اسمائک کبرها اللہ تعالیٰ
 اسئلک یا اسمائک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من جبرائک یا جبرائک و کل
 جبرائک عن ربہ اللہ تعالیٰ اسئلک یوریک کما اللہ تعالیٰ اسئلک من مسبتک
 یا مسبتک و کل مسبتک ما جسد اللہ تعالیٰ اسئلک من مسبتک کما اللہ تعالیٰ
 انی اسئلک من قدرک یا قدرک و الی اسئلک ما علی کل شیء و کل

قلنا ربك مستطاع اللهم ربنا استغفر بك بغيرك كلنا اللهم ربنا استغفر
 من عذرك يا مفضل وكل فعلنا نافذ اللهم ربنا استغفر بعبادتك كلنا اللهم
 ربنا استغفر بغيرك يا ذا الجلال والإكرام وكل قولنا رضى اللهم ربنا استغفر بقولنا
 كلنا اللهم ربنا استغفر من مسألتك يا حيها الملك وكل مسألتك النافعة
 اللهم ربنا استغفر بفسادك كلنا اللهم ربنا استغفر من شررك يا شرير
 وكل بشرتك شريفة اللهم ربنا استغفر بغيرك يا مفضل كلنا اللهم ربنا استغفر
 من سلطانك يا ذا ومنه وكل سلطاننا دارم اللهم ربنا استغفر بسلطانك
 كلنا اللهم ربنا استغفر من ملكك يا مهيمن وكل ملكنا فاجر اللهم ربنا
 استغفر بملكك كلنا اللهم ربنا استغفر من خلوتك يا خلافة وكل غلو لغو
 اللهم ربنا استغفر بخلوتك كلنا اللهم ربنا استغفر من ميثك يا ذا ومنه وكل ميثك
 قد تم اللهم ربنا استغفر بغيثك كلنا اللهم ربنا استغفر من انابك يا ذا
 وكل انابك كريمه اللهم ربنا استغفر يا ذا يا ذا كلنا اللهم ربنا استغفر
 يا انت منه من اشرار الجن والجنون و استغفر بكل فتن و فتن و فتن
 و فتن هذا اللهم ربنا استغفر يا حي يا قيوم استغفر يا حي يا قيوم
 جو حاجت جو ما را مقصد جو اوسكه الله تعالى سى دعا ما لى الله اسى حالى ركت سعى
 اوسكى مقصد بر الاكلا فقط اور سحب هى كه ماه مبارك من هر روز اور تمام سال هر
 هر روز جمع كويهم صلوات الله على ربي ان الله وملائكته تصليون على النبي وآله
 الذين آمنوا صلواتكم و تسلموا تسليما كبريا نازت وسئلك الله صلى
 على محمد وآل محمد و نازل على محمد وآل محمد كما صليت و نازلت على ابراهيم
 وآل ابراهيم انك خير من محمد اللهم ان خير من محمد وآل محمد كما رحمت ابراهيم
 وآل ابراهيم انك خير من محمد اللهم تسلم على محمد وآل محمد كما سلمت على
 محمد في الغابطين اللهم ما من على محمد وآل محمد كما منت على موسى وهرون
 اللهم صل على محمد وآل محمد كما هدت نساياه اللهم صل على محمد وآل محمد كما
 سرت نساياه اللهم صل على محمد وآل محمد و انعم الله بها ما نهمو ذا تعبطه به
 لا تكون ولا تجرون على محمد وآله السلام كلما طلعت الشمس او غابت

[illegible]

وَقَامِي فِيهِ بِإِذْنِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ عَنْ نَوْمِهِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 فِيهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 يَرْبِي اللَّهُمَّ قُوَّتِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاكَ وَحِيلِي فِيهِ مِنْ تَعْطَلِكَ وَتَقْطِيلِكَ
 وَوَقْفِي فِيهِ لِقَاءِ نَفْسِي أَيْتَانِكَ بِرَحْمَتِكَ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 يَرْبِي اللَّهُمَّ أَنْزِلِي فِيهِ الدُّرَّ الْهَيَّ وَالشَّيْءَ وَنَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 وَالْقُوَّةَ وَاجْعَلِي فِي نَفْسِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَنْزِلُ فِيهِ خَيْرٌ لَكَ يَا خَيْرُ الْخَيْرِ
 لَمْ يَكُنْ قَطُّ كُفْرًا وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ قُوَّتِي فِيهِ عَلَى نَفْسِي أَيْتَانِكَ وَكَفَى بِهِ
 خَلْقَهُ ذِكْرَكَ وَأَوْفَرْتَنِي فِيهِ لَا أَدْرِي سُبُوحَكَ بِكُورِكَ وَاجْعَلِي فِيهِ
 وَسُبُوحَكَ يَا أَلَمُّ السَّاطِرِينَ أَوْفَرْتَنِي كُفْرًا يَرْبِي اللَّهُمَّ احْجَلِي فِيهِ
 الْمُسْتَعْمَرُونَ وَاجْعَلِي فِيهِ مِنْ عَمَلِكَ الطَّالِبِينَ الْعَالَمِينَ وَاجْعَلِي فِيهِ
 أَوْلِيَايَكَ السَّيِّئِينَ يَا أَمِيرَكَ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 خَلْقَهُ لَيْسَ بِهِ لِي حَرَجٌ مَعْصِيَتِكَ وَلَا كَيْفَ نَبِيٍّ بِسَبَاطِطِهَا وَكَفَى بِهِ
 فِيهِ مِنْ مَوْجِبَاتِ تَعْطَلِكَ عَمَلِكَ وَأَنَا ذِكْرَكَ الْمُسْتَعْمَرُونَ وَكَفَى بِهِ
 سَامِعِينَ كُفْرًا وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ رَأْفَتِي عَلَى نَفْسِي أَيْتَانِكَ وَكَفَى بِهِ
 هَمَّوَابِهِ وَأَنَا فِيهِ وَأَنْزَلْتَنِي فِيهِ ذِكْرَكَ يَا أَمِيرَكَ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ
 الْمُؤْمِنِينَ أَتَمَّوَنَ بِهِ وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ رَأْفَتِي فِيهِ رَحْمَةُ الرِّسَالَةِ وَالْطَّالِبِينَ
 وَرَأْفَتَهُ السَّلَامَ وَخَاسَةَ الرِّسَالَةِ وَكَفَى بِهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 نَوْسٍ كُفْرًا وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ احْجَلِي فِيهِ نَفْسِي أَيْتَانِكَ وَكَفَى بِهِ
 وَأَجْعَلِي فِيهِ لِقَاءَ نَفْسِي أَيْتَانِكَ وَكَفَى بِهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 لِقَاءَ نَفْسِي أَيْتَانِكَ وَكَفَى بِهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 الْمُتَعَمِّدِينَ إِلَيْكَ يَا خَيْرُ الْخَيْرِ الْخَيْرِ كُفْرًا يَرْبِي اللَّهُمَّ احْجَلِي فِيهِ
 خَلْقَهُ لَيْسَ بِهِ لِي حَرَجٌ مَعْصِيَتِكَ وَلَا كَيْفَ نَبِيٍّ بِسَبَاطِطِهَا وَكَفَى بِهِ
 عَلَى كُفْرِهِ الشَّكُّ وَالْعَمَلُ وَالْإِيمَانُ وَكَفَى بِهِ نَارُ الدِّمَاءِ الْعَالَمِينَ وَكَفَى بِهِ
 وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ رَأْفَتِي فِيهِ بِالْمُسْتَعْمَرِينَ وَالْمُسْتَعْمَرِينَ وَالْمُسْتَعْمَرِينَ
 وَكَفَى بِهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ رَأْفَتِي فِيهِ بِالْمُسْتَعْمَرِينَ وَالْمُسْتَعْمَرِينَ وَالْمُسْتَعْمَرِينَ

سَأَلْتُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَأَبِي مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُحَمِّلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعَاءِ
 وَفِي خَيْرِ السَّعَاءِ وَأَخْبَانِي فِي عِلِّيَّتِي وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْفُو عَنِّي وَأَنْ تَغْفِرَ لِي
 اسْمِي وَتُنِي وَأَنَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِلَةُ عَنِّي وَتُوَصِّلُنِي بِهَا صَمْتًا لِي وَأَنَا لِي لَدُنَّا
 سَعَاءٌ وَفِي الْأَجْرِ خَيْرٌ وَفِي الْعِلْمِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعَ فِي صَمْتٍ كَرَامَةٍ
 سَكْرَةٍ وَالْعِلْمُ الْبَارِ وَالنُّونَةُ وَالْأَلِفَةُ وَالْوُفُوقُ مَا وَصَفْتَ لَهُ مُحَمَّدٌ
 صَلَّوْا بِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَوْ ۳۰ إِنَّ كَرَامَتَهُ حَاضِرِي أَجْمَلُ لِلَّهِ لَا سَمْعَ نَكْرٍ
 مُحَمَّدٌ لِلَّهِ كَمَا نَسْتَعِينُ لِكُرِّ وَجْهِهِ وَجَرِّ حَلَالِهِ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ لِمَا دُونَ لِي لِيَوْمِ
 زَالٍ قَدْ سَأَلْتُ مَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ نَارِي خَيْرُ مَا خَالِ الرَّحْمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 يَا اللَّهُ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ يَا حَكِيمُ يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا سَمْعَ لِي يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ
 لَا سَمْعَ لِي خَيْرِي وَالْأَكْمَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبَرِيَاءُ وَالْأَكْلَامُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
 وَأَبِي مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُحَمِّلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعَاءِ وَفِي خَيْرِ السَّعَاءِ
 بِلَاةٍ وَأَخْبَانِي فِي عِلِّيَّتِي وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْفُو عَنِّي وَأَنْ تَغْفِرَ لِي بِصِفَاتِ الْإِسْمِ
 بَنِي وَأَنَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِلَةُ عَنِّي وَتُوَصِّلُنِي بِهَا صَمْتًا لِي وَأَنَا لِي لَدُنَّا
 هُوَ وَفِي الْأَجْرِ خَيْرٌ وَفِي الْعِلْمِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعَ فِي صَمْتٍ كَرَامَةٍ
 سَكْرَةٍ وَالْعِلْمُ الْبَارِ وَالنُّونَةُ وَالْأَلِفَةُ وَالْوُفُوقُ مَا وَصَفْتَ لَهُ مُحَمَّدٌ
 صَلَّوْا بِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَوْ ۳۰ إِنَّ كَرَامَتَهُ حَاضِرِي أَجْمَلُ لِلَّهِ لَا سَمْعَ نَكْرٍ
وَعَامِي وَمَعَ بِي رُحْمَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْأَلُكَ بِأَحَبِّ مَا دُونَ رُحْمَى اللَّهِ وَأَحَبِّ
 سَمِعْتُ بِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تُصَلِّيَ
 عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَلَا تُحَمِّلْ وَدَاعِ سَمْعِي هَذَا وَدَاعِ حُرُوفِي مِنَ اللَّذَائِلِ وَالْأَكْلَامِ
 مَا دُونَكَ وَفِي بَيْتِي لَيْلَةَ الْعَدْرِ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي سَمْعًا وَأَنْ تَقْبَلَ
 مَا دُونَكَ وَأَخْبَانِي فِي عِلِّيَّتِي وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْفُو عَنِّي وَأَنْ تَغْفِرَ لِي بِصِفَاتِ الْإِسْمِ
 بَنِي وَأَنَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِلَةُ عَنِّي وَتُوَصِّلُنِي بِهَا صَمْتًا لِي وَأَنَا لِي لَدُنَّا
 هُوَ وَفِي الْأَجْرِ خَيْرٌ وَفِي الْعِلْمِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعَ فِي صَمْتٍ كَرَامَةٍ
 سَكْرَةٍ وَالْعِلْمُ الْبَارِ وَالنُّونَةُ وَالْأَلِفَةُ وَالْوُفُوقُ مَا وَصَفْتَ لَهُ مُحَمَّدٌ
 صَلَّوْا بِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَوْ ۳۰ إِنَّ كَرَامَتَهُ حَاضِرِي أَجْمَلُ لِلَّهِ لَا سَمْعَ نَكْرٍ
 بَارِ خَيْرِي أَوْ ۳۰ إِنَّ كَرَامَتَهُ حَاضِرِي أَجْمَلُ لِلَّهِ لَا سَمْعَ نَكْرٍ
 مَا دُونَكَ وَأَخْبَانِي فِي عِلِّيَّتِي وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْفُو عَنِّي وَأَنْ تَغْفِرَ لِي بِصِفَاتِ الْإِسْمِ
 بَنِي وَأَنَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِلَةُ عَنِّي وَتُوَصِّلُنِي بِهَا صَمْتًا لِي وَأَنَا لِي لَدُنَّا
 هُوَ وَفِي الْأَجْرِ خَيْرٌ وَفِي الْعِلْمِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعَ فِي صَمْتٍ كَرَامَةٍ
 سَكْرَةٍ وَالْعِلْمُ الْبَارِ وَالنُّونَةُ وَالْأَلِفَةُ وَالْوُفُوقُ مَا وَصَفْتَ لَهُ مُحَمَّدٌ
 صَلَّوْا بِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَوْ ۳۰ إِنَّ كَرَامَتَهُ حَاضِرِي أَجْمَلُ لِلَّهِ لَا سَمْعَ نَكْرٍ

[illegible]

فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ الْعَبْدُ مَا تَوْجَّهَ بِكَ وَأَسْأَلُكَ الْوَفْقَ وَمِنْ مَا يَرْجُوهُ الْعَبْدُ
 وَلَا أَعْلَمُ مَا يَرْجُوهُ إِلَّا بِحَوْلِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي يَجْتَبِئُونَ كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 يُجْتَمَعُونَ وَلَا يَنْتَهِى وَبِهِ إِذَا كَانَتْ لَكَ مُسْتَبَاطًا سُبْحًا حَاجِبًا لِلْبَلَاءِ نَارًا
 طَائِبًا لِلْبَلَاءِ جَوَابًا لِيَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 وَدَنَى مِنْهُ مَقُورًا وَكَمَلَى مِنْهُ مَقُورًا وَكَمَلَى مِنْهُ مَقُورًا لَا أَشْفَعُ الشَّعْرَةَ
 أَوْ سَنَامًا لِيَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 وَبِهِ مِنَ الْعَبْدِ لِلنَّسْرِ أَفْضَلُ مَعَادٍ يَرَى وَحُطَّ عَلَى الْوَدْعِ بَارَةً وَأَوْجِدَ
 الْعَمَلُ فِي أَنْهَا تَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 بِهِ بِأَخْصَارٍ أَسْأَلُكَ وَتَوَكَّلْتُ مِنْهُ وَتَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 تَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 وَأَنْ رَفَعِي مِنْهُ الْوَفْقَ وَالْحَقَّ وَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 يَعْلَمُ مَا تَوْجَّهَ بِكَ وَأَسْأَلُكَ الْوَفْقَ وَمِنْ مَا يَرْجُوهُ الْعَبْدُ
 سَيَلَا نَاسِيًا وَاللَّهُ الظَّاهِرُونَ وَالْحَقُّ لِلَّهِ تَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 مِنْ سَائِلِينَ سَمِعْتُ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 حَضَرَ مَا دُونَ عِلْمِ السَّلَامِ وَفَضْلِ مَرْحَبٍ كَرِيٍّ دَنَى رَاوِيهِمْ بَعْدَ مَا رَفَعْتَهُ أَوْ
 دَوَّاسٍ كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 تَسْتَبِشُوا كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 أَحْبَلْنَا مِنَ الْمَرْحُومِينَ وَلَا تَحْبَلْنَا مِنَ الْمَرْحُومِينَ لَوْ بَرَزْنَا مَا كَوْنًا حَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 نَوْجًا كَمَا هُوَ كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 يَهُدَى أَوْ حَضَرَ رَسْمًا خَدَّاهُ صِلَى الْمَدِينَةِ وَكَلَّمَ فِي فَرَاغًا حَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي
 فَاحْبَلْنَا مِنَ الْمَرْحُومِينَ وَلَا تَحْبَلْنَا مِنَ الْمَرْحُومِينَ لَوْ بَرَزْنَا مَا كَوْنًا حَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ
 رَاجِعًا كَرِيٍّ دَنَى رَاوِيهِمْ بَعْدَ مَا رَفَعْتَهُ أَوْ
 يَأْتِيهِ كَوْبَهُمْ وَحَايَرُوا اللَّهَ فَمِنْ مَا يَرْجُوهُ فَتَكُنْ الْقَلْبَ وَصَبْرًا أَوْ مَوْجِي

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

است ای سوال کر شکی نہ ہی تھی اور ہر سال بہن بیٹس سدوشی زیادہ اسی طرح سی آزاد فرما
 اور حضرت کہی ایک برعس نشی زیادہ اپنی غلاموں اور لونڈوں کو اپنی خدمت میں رکھو
 ماہ رمضان میں منی صومہ نہ ہی زاد کر یا کر لی بھی اور فحشہ کی سحر فحشہ کو بھی اسی طور پر
 فرمایا کر لی تھی اور فرمائی تھی کہ ماہ رمضان میں حق تعالیٰ ہر روز اسطوار کی وقت شہر
 آرمیو کو اپنی رحم سی آتش دوزخ سی آزاد فرماتا ہی اور جس قدر ساری مہینے میں آزاد فرماتا
 اور سی قدر ماہ رمضان کی آخر شب کو آزاد فرماتا ہی بھی اکیس لاکھ اوس ایک رات کو آزاد فرما
 اور اعمال اور سنتی ماہ میں اس مہینے کے بہت ہیں زاد المعاد و غیرہ میں کچھ کچھ مختصر تحریر
 احسن سابقہ میں لکھی گئی اور تشریحی اور بیہوشی اور جو بیہوشی ناسخ اس مہینے کی جس کہ میں عباد
 ماہ سولہ المکرم کی اور شب عید کو بعد نماز معرب کی جو کوئی آسمانی طرقت یا بہرہ اوہا کی بہ
 و عباد ہی یا د المون و الطول یا د الجود یا د المصطفیٰ علیہ و آخروہ صل علی
 محمد و آل محمد و اعظمیٰ علی کل ذنب اخصمہ و هو عندی فی کتاب مہینہ
 اور بعد اسکے سجدہ کری اور بعد ہی ہوتا رہی اوتوب الی اللہ اور ایسی حاجت کی کہ
 و عباد ہی و انشا اللہ و سب حاجتیں بر آئینگی اور جو شب عید کو دور کعت نماز پڑھی
 اور ہر کعت میں بعد الحمد کی دس بار سورہ قل هو اللہ احد پڑھی اور ہر رکوع اور
 سجدہ میں کہی بیٹھنے ای اللہ و الحمد لله و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور بعد نماز
 پڑھ پکینی کی ہزار بار و انشاء اللہ کہی اور بعد اسکے سجدہ کری اور سجدہ میں بعد و عباد ہی
 لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ
 لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ و لا اکرار لا اھل الا لہ
 و صلا ہی و قضا ہی سر سجدہ سی نہ او نہالی پائی کہ گناہ اسکے پروردگار سب بخش دے
 اپنی رحمت سی و اعمال ماہ مبارک کی اسکے اور تمام اسکے اہل شہر کی ملکہ تمام ملکہ
 مغفرت ہی مغفرت کہ جس کے قبول ہوں اور و عباد ہی سب کے قبول ہوا و گناہ بھی سب کے
 حق تعالیٰ صاحب فرمائی او حق تعالیٰ اسکے سر گناہوں کی در گذر فرمائی اگرچہ وہ گناہ
 گناہوں تمام ہند و نشی پڑھی ہوں اور جو چہ بہ کعت نماز دو و در کعت ہی پڑھی اور ہر وقت
 میں بعد الحمد کہ پانچ بار قل ہوا تدریجی تو وہ حشر کو اپنی تمام اہلیت کا شفا دے کہ فی حق
 یعنی اپنی تمام اہلیت کو خدا سی بخشو ای اگرچہ وہ سب لاپتہ و در ضعی ہوں اور شب

نہ بیت اور شام تک بہریت شدت فطرہ سے سکئی ہیں اور احتیاط یہ ہے کہ رکوۃ
 عظمہ کو بھی مال کی رکوۃ کی طرحی مجتہد کی پائیں پہنچائی کہ دیاں جو لائق فطر کی لپٹی کی ہیں
 او کو بل اور یہ کہ فطر سنت کی سیدہ سکائی ہی اور اسی کی پہن کے سکائی ہی اور ہر سیدہ
 دو نو کی رکوۃ کی سکائی ہی اور سیدہ کی روز اگر زمارت حصرت امام حسن علیہ السلام کی وہی
 توسوچ اور سو چری اور سو چہاد ہمارا ہی پیغمبر مسل ما نام مسموم کا نواب ہو ا ہی اور
 عصمت امام میں شمار عید میں اختلاف ہیں بعضی عالمو نام بعضی ہی فطرہ مار دیا
 ہی اور بعضی عالمو کی تحقیق سے سنت ہے اور اس مار کو حاجت سے شہی کی بڑی تاک ہے
 اور یہی نواب ہیں جب شرطیں حاجت کے مائی حاجتیں اور ملا محمد مار دیا کہ لڑتے رہا
 میں لکھتی ہیں کہ میری گمانیں حاجت کے اس مار کو شہد عا دل کی ہی حاجت ہے
 شہن اور ہمار ہی مجتہد العصر و الزمان شام ممتاز العلما سیدہ ہا حاجت امام اعلیٰ
 یہی فتویٰ ہے اور اگر حاجت میں کسی حد نہ رہی ہی کوی تجا سے کہتے ہو ۔ مائی کہ یہاں شہی
 اور ہا اگر کوئی پڑھی تو سب سب ہی شہی یا نہی قریب سے شہی اور یہ مار دیا کہ
 ہی تو کسب میں اور تو قوت سے پہلی رکعت میں عدد و نوں سور دنی کی پڑھی کی تاک
 تکبیر اور یا یح مار قوت ہی اور یا یحوس فنون اور تکبیر اور رکوع اور ذکر رکوع کی حد
 سبحان اللہ علیٰ محمد کہہ کی اور دو نوں سجد ہی اور ذکر سجد کی بحال کی دینی کر کوئی
 یحون اللہ و ولہ اقوم و اعدا کہا ہوا او شہ کی کہہ اواد پر دوسر رکعت کو
 بھی بعد دو نوں سور ہی پڑھنی کے چار بار قنوت پڑھ کی اور چار تکبیریں کہہ کی مار کو
 نہ دستور پہلی رکعت کی رکوع اور ذکر رکوع اور دو نوں سجدوں اور ذکر سجدوں ہی اور
 شہد اور سلام پڑھ کی تمام کری اور بعد سورہ ص کی پڑھنی کی جو سورہ چاہی پڑھی کہ
 پہلی رکعت میں اس مار کی بعد سورہ حمد کی سورہ سبحان اللہ اور دوسر رکعت میں سورہ
 سورہ حمد کی سورہ والشفق کی پڑھنی کی ہی فضیلت ہی اور صوب اس مار کا قنوت
 مار بھگانہ سے علیحدہ ہی اور جس نہ مار ہو نووہ او سب کو پڑھی نو یہی جائز ہی اور ذکر رکوع
 اور ذکر سجد اور شہد اور شام وغیرہ اور سب فریہ نوین یکہ فرق ہیں ہی جو چار
 پنجگانہ میں پڑھی ہی سب سب ہی مگر اذان اور اقامت میں اس مار کی وسطی ہیں
 لکہ کسی مار کی وسطی نہیں ہی اذان اور اقامت وسط ہر روز کی نماز پنجگانہ ہی واسطی

مخصوص ہی بان خود جامع بین بودن بدلی ان را قاضی کے پیش مارا اعلیٰ کو کہی اور حضرت
 زینبیؓ کو یہ خبر پہنچ کر کہ وہ کہتے تھے یہ فطریا مسلمان بنی ہوئی ہے اس پر منہ پر کی شرمندہ
 شہ تی ہو گئی ماسی قرینہ الی استراور نہا پڑھی تو یہ خبر پہنچ کر کہی کہ یہ کہتے تھے
 طر احد و ہا کی پڑھتا مایہ ہتی ہو بین فرشتہ الی استراور اس ناز کا مخصوص قنوت جو ہتی
 نہ ہی اللہ اکبر اهل الکبر لاء والعظمی و اهل الخود والحدوث و اهل النور
 والرحمة و اهل التقوی والمعرفہ استلک حتی هذا الیوم الذی جعلتک
 للمسلمین عینک و جعلک صلی اللہ علیہ وآلہ دجوا و من لدا ان فصل علی محمد
 و آل محمد و ان لدا حکم فی کل حکم اذ حلت فیہ محمد و آل محمد و ان لدا حکم
 من کل سؤیہ اخرت منہ محمد و آل محمد صلوا انک علیہ و علیٰ عترتک
 الی استلک ما سالتک یہ عبادک العاصیون و اعوذ بک ما اشتعنا
 منک عبادک الخالصون اور غسل کر مابھی عہد کی و درستی اور وقت غسل کا
 صبح سے عہد کی باز کی و شب تک ہی اور اس ناز کا وقت آداب کی کافی کیونکہ سی
 و ال آفتاب تک ہی اور اس ناز کی عدا ہر نہ ہی اور عہد فرما کی بھی ہی نازی و شب
 یہ کا فرق ہی اوس میں اس صورت سی نہ کی تی ہیں کہ ر و رکعت نماز عہد فرما کی یہا
 یا نہ ہتی ہو بین فرشتہ الی استراور دونوں عہد و کی مار و نکا و نہ سکے ایک ہی نہ
 عہد و کی درمیا کی ایام میں چونکہ کر یکی کر اب عام بین منہور ہی یہی اصل ساری
 سنیو میں ہوتا اور اسکا حال معلوم نہیں ہی مگر بعضی روایہ ہوسی کہ ابست شخصہ و ال
 مہینہ کی یا ہی جاتی ہی اور یہ عہد بھی کہ اس کا کج کی اس مہینہ میں ہو سکے ہی کہ عہد
 حاشیہ کا ہی مہینہ بین ہوا ہی اور اس سی جو چوسا دس مں پڑی ہیں طامہ ہر کہ
 مہینہ کی اور عہد کی خود کی قیمت حضرت کی اور اونٹ پر سوار ہونے کی ہر اطلالہ اور ہر
 حضرت کی ساتھ لڑتی آئی اور علاقہ حکم پہنچ گیا کہ حضرت فی فرمایا تھا کہ جو عورت میری
 است سی ہر پر سوار ہو وہ ملو بہ ہی اس کے سنگے قابل اس پر طعن کہ ہو ہی بھی طعن
 کی ویر نیز کے سوار ہو ہی اور ہر اطلالہ اور ہر کی خون عہد کی حضرت اس پر بہت لڑکی
 خون عہد نکال دینی کہ حضرت حیدر کہ اگر غیر فارسی لڑتی آئی اور عہد کی ارشاد ہو گیا
 نہال گیا اور اسکا بھی اصل کا طعنہ کہ حضرت مرتضیٰ علی سی عہد عہد کی فرمایا تھا کہ

کہ چار رکعت ہی مع انھوں کی پچاس بار قل ہو اللہ رب العزت شہیدی اور اسے ہمارے مسیح حضرت
 جلیلہ علیہا السلام کی بیٹی اور عہدہ عالیہ علیہا السلام کی بیٹی العزیز الساجد الخیر
 سبحان ذی الجلال والادب العظیم سبحان الفاعل العظیم سبحان
 من لا یسأل الخلق عن حاجتہ سبحان من لا یسأل الخلق عن حاجتہ سبحان
 من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان
 من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان
 من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان من یؤتی الخلق فی الضیف سبحان
 گناہوں کا کفارہ ہو اور اسی مہی کی روزوں کا نواب ہو اور روایت ہے کہ یہ مہی
 جو حدائق فرما رہی ہیں وہ پہلی سی روزوں کا نواب ہے اس کی مہی کی ہیں اور
 قرآن جو حدائق ایام معبود و ذات فرما رہی ہیں وہ امام ہیں و ذات و شعوب
 کتا رہوں اور مار پڑوں اور سر پڑوں تاریخ اسی مہی کی ہیں اور حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ فرمائی ہیں کہ عباد اور عمل خیر کسی مہی کی کہ وہ اول کی اس مہی
 پہلی دن کی عباد اور عمل خیر کی برابر ہیں ہو سکتی ہیں اس سبب کہ اس کی مہی
 پہلی دن کی عباد اور عمل خیر کی برابر ہیں ہو سکتی ہیں اس سبب کہ اس کی مہی
 حضرت امام محمد زائد علیہ السلام کی فرمائی ہیں کہ جو کوئی پہلی دن کی عباد اور عمل
 خیر سے پہلے نماز نہ پڑھے اس کی عباد اور عمل خیر کی برابر نہیں ہو سکتی ہیں اور یہ
 سو، دھند کی سیر پہلے پڑھنا حدیث ہے اور یہ پڑھنا گویہ شہر فریاد ہے و دعا ہے
 یٰ مونس لیلیٰ لیلاً و اقمنا ہا بنحسبنا کلمۃ منھا و ینزل علینا لیلۃ و ازل
 یٰ مونس لیلیٰ لیلاً و اقمنا ہا بنحسبنا کلمۃ منھا و ینزل علینا لیلۃ و ازل
 دعا جو کہی تو اس میں جن دعائی اوستی بھی سر یک فرمائی کہ وہ چھ من نہ پڑھتا اور
 پہلی ہی تاریخ حضرت امیر مسلم خطاب غیل اوستی بھی سہوا ہوئی ہیں اور حضرت امیر
 موسیٰ کاظم علیہ السلام سابقین امام فرمائی ہیں کہ جو اس تاریخ پہلی ہی جن کے
 وزی پہلے تو اوستی تمام عمر کی روزی رکھنی کا حق تعالیٰ کو اس عبادت فرمائی اور
 کوئی کسی ظالم کی ظلم سے نہ پڑھتا وہ پہلی تاریخ اسی مہی کی کہ اس کی عباد اور عمل
 و سوائے علمائے کبار چنانچہ تو من و تعالیٰ اوستی شہر ظالم ہی محفوظ رکھتی اور اس کا دین
 نہ ہی کہ اس مہی کی پہلی تاریخ عبادت علیہا السلام کا کلمہ حساب ہے اس تاریخ

اوٹ ہو تو پانچ رسکا ہو اور دہندہ اور سنا ہا رہو مادہ چہرہ یعنی کا کافی ہی اور اگر پوری
 ہماشتہ یعنی کا ہو تو بہتر ہی اور کافی اور بکری یا کرا تو پوری سال بہر کی ہوں بلکہ دوسرے
 سال میں اصل ہی ہوں اور اگر دوسرے پورے ہوں تو بہر سال اوڑھ سہ
 اور بکری اور بہر کا ہونا بہتر ہی اور اوٹ اور گائی کا مادہ ہونا بہتر ہی اور قریب
 کا جو جانور یعنی عیب ہو یعنی خضی اور بیمار اور کلا اور لنگر اور دم کشا اور کان کی
 اور سینک ٹوٹا نہاد اور ہلی ہوتا چار لکوا ہی جانور کی مٹی قربانی کرنا جائز ہی اور
 جس رنگ کا ہو ایک رنگ ہو تو بہتر ہی اور ہلی ہو عیبت ناک کی مٹی قربانی کرنا اور سینک
 اور اوٹ کو بخر کرنا واجب ہے کرا اوٹ کا در سنت نہیں ہی اور عیبت اسطرسی کو بکری
 اوٹ کو بھی اور جانور ہلی طرح قبلہ رخ کر کی اوٹ کے اگلے دونوں ماؤں کو بختہ ہی یا لک
 ماندہ دی اور اوٹ کے دہنی طرف کپڑا ہو کی اوٹ کے گرد نہیں ہو جبکہ عیبت مقرر ہی یا لک
 واللہ اکبر کہہ کی سرچھی ہو ہی ہی ہی چلی ہو کی گائی کو بھی ہرچ ہرچ کے نزدیک ہی اور سینک
 جائی اور فکارہ خون کا حلق ہی اوٹ کے جاری ہو اور اوٹ ہی ختم کی سب سے وہ سہ دور
 اگر عیبت قرعہ لکھی ہو تو بخر کر ہی تو جو دھا مخصوص قربان کی ہی اور انشا اللہ کی بیان ہو کی اوٹ
 پڑھ کی بخر کر ہی اور اوٹ کا فوج کرنا حرام ہی اور گائی اور دہندہ اور بہر اور بکری کو فوج کرنا
 واجب ہی اور فوج کرنی میں چار رنگوں کا کشا واجب ہی اور عیبت اور سرخ اور دھون
 رنگین عیبت کی ماسنی اور بائیں طرف کے ہیں اور جس طرح عیبت ہو اوٹ کا فوج کرنا واجب ہی
 اوٹ ہی جان جانور و بکرا کرنا بھی حرام ہی اور عیبت قربان کو دست فوج جانور قربانی
 بہر جانور کی فوج یا بخر کر ہی وہ سب سے واجب و لکھی اللہ ہی فطر اللہ و اللہ و اللہ
 حینقا مسلم و ما الی اللہ کن ان صلواتی و تسلی و تحنای و کما ہی اللہ و اللہ
 الغالین لا شریک لہ قریب لک افوت و انا من المسلمین اللہ قریب منک و لک
 سبح اللہ واللہ اکبر اور جس فوج یا بخر کر ہی تو کہی اللہ قریب منک و لک افوت اور اگر دہندہ
 طرف سے فوج یا بخر کر ہی تو چھٹی کی یا ہی بکری کی بکریہ نام اوٹس شخص کالی ایک ہو یا کئی ہوں
 جنب تک جانور سہر نہر کو اوٹ کے دہنی جدا بکری اور سینک کہ قربانی جانور کا تو سنت ہے
 آپ کہا ہی اور ایک حصہ ای ہی ہماشتہ الی لوگوں کو دی اور یا جس جانور فقیر اور سالک کو دی
 اور ختماب کی دی اور ختم اور کمالی تصدق کرنی یعنی کنی حجاج کو راہ خدا میں بھیجی اور راہ

علیہ السلام سے وہ اپنی اس حد سے اس بارے میں مومنوں کو خوشی کرنا مناسب ہی نہ ہو سکتا
 ان لوگوں کو جو ہم نزدیک ہی ہیں اور ان کو عید عروہ یعنی اور جس سے مسلم ان جلیل حضرت
 امام حسین علیہ السلام کی مائیں بھی کو قہ میں شہید ہو گئی ہیں اس جہاں ہی کہ اعمال عروہ
 مومنوں کو بجا لائیں اور ساتویں امام قربانی ہیں کہ نزدیک اور عروہ اور جمعہ اور عید
 وہاں بھی جاتے ہیں روز مبارک ہیں اور نزدیک کی روزگار روزہ سائنہ ہر کے گناہوں کا
 وہاں ہی اور عروہ کہ ہر اس اور دنگ حضرت خامس علی عبا امام حسین علیہ السلام کے زیارت
 یہ ہی کی بھی حد سے۔ مگر بہت اس باقی باقی ہیں اور عروہ کو اس عروہ کا شہید
 سب سے ہی **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ وَ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَكُوْنُ مِمَّنْ کَانَ قَدْ تَلَفَتْ**
اَمْنِیْ وَ اَنَا کَانَ یَوْمَئِذٍ یُّوْثَقُ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ
اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ اَنْ یُّکَفَّرَ عَنْکَ
 علیہ السلام کی حد سے مگر اس کو یہ ہی تو خداوند عالم گناہ گذشتہ اور آئندہ اس کے
 سبب عروہ مائیں اور خصوصاً اعمال عید قربان کی یہ ہیں کہ عید کی روز آفتاب
 نکلی سی پہلی نسبت سے غسل کری اور لباس پاکیزہ پہنی اور عطر لگائی اور جہاں
 میں نماز جماعت کو پہلی حالتی اور نہ ہو سکی تو گھر میں شیت قرینت یا سنت سی تنہا ہی
 جس طرح اعمال عید فطر میں نماز کا بیان ہو چکا ہی اور اس عید میں سنت ہی کہ
 بعد نماز کی جانور قربانی کی گوشت سے ہی اظہار کری اور قربانی کے تاہر شخص پسند ہو کہ
 اور بعضی عالم مقدم ہونے پر واجب قربانی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
 چوتھی امام قربانی ہیں کہ ہر مسلمان مرد اجنبی ہی کہ قربانی اپنی وسطی کری اور اپنی حیوان کے
 وسطی چاہی کری یا فانی مکرری یا عینا رہی مگر مقدم ہونے پر عیال کو وسطی بھی قربانی کرنا
 بہتر ہی اور ہو سکی تو قرص بیکر قربانی کری کہ اس قرص کو خدا داد فرمائی گا اور سوا دشتوں کے
 گیارہ ہوں اور بارہ ہوں کہ بھی قربانی کرنا جائز ہی اور جانور قربانی کو شیشی سی نوٹن لے
 دشتوں تک خرید کر یا سنت اور گھر کی باہر ہوئی جانور کہ قربانی نکری کہ گھر کی باہر ہو
 جانور کہ قربانی کرنا مکروہ ہی اور جانور قربانی کی اور شت اور نہ اور پیر اور بکر اور گاو
 وں اور گائی یا بیل ایک سے لے کر ایک سو پچاس تک نہیں ہی قربانی درست ہی مگر کسی
 طرح کا نقص ان جانور نہیں نہ اور سوا ان کی اور کسی جانور کی قربانی جائز نہیں ہی اور

طرف مطالب کر کی دیا یا کہ انکی دن کامل کسا سیدی مہارسی دیں کہ اور عام کس سنی تہا رہی ہو
 سب تمہیں دے کے اور پھر اٹھنی ہوا میں آجکی روز مہارسی دس اسلام سنی ایک حدیث میں ہے
 کہ ہر جمعہ سنی ہمارے پیغمبر کے طرحی آج کی روز ابنا وصی مقرر کیا ہی اور آجکی روز
 رکعت سنی تین دن ایک کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہی اور آجکی روز خدا سے کمالی
 حرا دینا ہی اور سب کے گناہ بخشنا ہی اور اعمال سب کے قبول فرمانا ہی اور انکے وایت ہیں
 کہ ہر روز جو آجکی روز کئی توشیح اور سوچہ پکا اوسی قواب ہوا رہی ہو وہ آسہ ہی آجکی روز
 انیسویں ایک ایک سی ملا حاکم کرد اور مصافحہ کرو اور انیسویں ایک ایک کو بہہ مبارکباد دے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَلِّ سُلٰتٰہِمُ اِنَّہُمْ کَانَوْہٌ اَوَّلُہٗمُ وَاٰدَمُ اَوَّلُہٗمُ وَنُوْحٌ اَوَّلُہٗمُ
 اَلشَّلَامُ یعنی محمد اور شکر اوس خدا کا کہ جی ہیں شیخہ علی علیہ السلام کا اور ابی اولاد کا
 ایک حدیث میں ہی کہ جو عہد صدیر کو رنگ جالی اور اس جوسی کو پٹلی اسی پرستار رعیت کرنا
 اور کثیر ہی اچھی بھی اور عطر لگا ئی تو اوس کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ سب اور عظیم بخش دے گا
 اور عید غدیر کی روز کار و نہ اگر کوئی نہ پکئی نوسا کھنہ ترے کے گناہوں کا گناہ ہی اور عید
 خدا و عالم ماہ مبارک رمضان میں ہر روز اوطار کیوف اور شہید و طر کو گناہ گار کو
 روز و نکی رکعت سنی اور اپنی بھی سنی اثنی عشر سنی اگراد فرماتا ہی اوس کے دونی آجکی روز
 آزاد فرماتا ہی اور ہر شیعہ مرد اور عورت کی گناہ ساٹھ برس کے عید فرماتا ہی چاہے کہ آج
 پرور کی خوشی میں نہ شیعہ مرد اور عورت لباس اچھا پہنیں اور عطر لکھیں اور انیسویں برس کے
 دھوئیں کریں کہ آجکی روز جو کوئی ایک آدمی کو بھی کہنا کہ ملائی تو دس سال کہہ آدمی کی کہانا
 کہلا دینا قواب ہوتا ہی اور اگر ایک دہم کسی محتاج کو دی تو دس سال کہہ آدمی کا نو اسی چھ
 اور اس روز کی برکت خداوند کہ ہم کو ہمیشہ سنی مطلوب رہی جسے سب اسلام و شیعہ اپنی خصلت کو ہی
 تاراج نہ آسے مہینی میں مرد و مرد کی اگر کسی محاسن دی ہی اور اگر کو مرد اور سلام او خوشتر
 یہ کہنا اور جنت کی نظر میں مثل لالہ اور گل کے اوس آگ کو کہنا آجکی روز کی مرکب سنی اور
 دوشی آسمان پر جمع ہوگی آجکی تاریخ حضرت محمد صلی علیہ وسلم کی فضائل سنی پر ہیں
 جو آجکی روز باقی ہو رہی عیال اور دوستوں پر کہانی اور پیاری اور لیا سنی عمر بہتر ہونہ
 اپنی قدر سنی مواضع شادگی کری تو خدا بے عالی اوس کے مال کو زیادہ کر ہی اور آجکی روز جو کوئی
 اور صلوة پڑھا اور دعا لکھ پڑھا اور سب غفرا کرنا مستحب ہی اور دور کشتہ نما و غسل و صلا

وَالْحُسْنِ وَالْحُسْنِ وَالْأَكْمَلِ مِنْ دُرِّ كَبِيرٍ الْحُسْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ
 عَلَيْكَ أَتَيْتَنِي أُنْكَرُ وَتَوَلَّيْتُكَ تَعَالَى وَمَنْعَنِي مُنَاسِي وَعَانَنِي رَحْمَتِي وَتَعَالَى
 وَمَنْعَنِي أَوْ رُبِّي أَسْرِيَا رَسَتْ كَيْبَرُ وَتَعَالَى بِرَبِّي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَأَعِزِّي
 بِنِدَائِكَ وَوَرَبِّكَ وَحُكْمِكَ وَحُكْمِكَ وَمَوْجِعِ سِرِّهِ وَحُكْمِهِ مِنْ أَمْرِهِ
 وَوَجْهِهِ وَصَفْوَتِهِ وَخَالِصَتِهِ وَأَمِينَتِهِ وَوَلِيِّهِ وَأَشْرَفِ عِلْمِهِ
 الْإِنْسَانِيَّةِ وَأَبْنِ دُرِّ كَبِيرٍ وَلَابِ حُكْمِكَ وَالسَّاطِطِ حُكْمِكَ وَاللَّامِعِ لِي
 سِرِّهِ وَالْمَاجِي عَلَى سُنَّتِهِ وَحُكْمِهِ عَلَى مَقْدَرِ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرِ الْكَوْكَبِ
 وَقَائِدِ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَأَصْغَرُ مَا
 أَوْصِيَاكَ أَنْتَ يَا اللَّهُ صَلِّ عَلَى أَسْمَاءَ أَنْتَ فَكُنْ نَجْعٌ عَنْ نِدَائِكَ عَلَى اللَّهِ عِلْمُهُ
 وَاللَّهُ مَا جَعَلَ وَكَعَلَى مَا اسْتَحْطَ وَحَفِظَ مَا اسْتَوْجَبَ وَخَلَّ خِلَالَكَ وَخَرَّجَ
 حَرَامَكَ وَأَحَامَ أَحْكَامَكَ وَكَعَلَى إِلَى سَيِّدِكَ وَوَالِي أَوْلِيَاكَ وَطَائِفِ
 أَعْدَائِكَ وَخَالِدِ النَّارِ عَنْ سَيِّدِكَ وَالْعَاسِطِينَ وَالْمَارِغِينَ عَنْ
 أَمْرِكَ صَابِرًا مُحْكَمًا مُقْتَلًا عَلَوُكُمْ مَدْرَكًا نَاحِدَةً فِي اللَّهِ لَوْ مَنَّا لَأَتَيْنَاكُمْ
 نَجْعٌ فِي ذَلِكَ الرِّضَا وَسَلَامُ إِلَيْكَ الْقَضَاءُ وَعِنْدَكَ مُخْلَصًا وَنَجْعٌ لَكُمْ مُخْلَصًا
 حَتَّى أَتَاهُ الْبَقَا فَبَقِضَتْهُ إِلَيْكَ شَهْنَدًا سَعِيدًا وَلَنَا نَفِيًا رَضِيًا رَكْنَا
 هَذَا بِكَ يَا اللَّهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ أَفْضَلُ مَا صَلَّيْتَ عَلَى
 مِنْ أَوْلِيَاكَ وَأَصْغَرُ مَا صَلَّيْتَ نَارُكَ تَعَالَى أَوْ رُبِّي أَسْرِيَا رَسَتْ كَيْبَرُ وَتَعَالَى بِرَبِّي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَأَعِزِّي
 اورد جو پیشوں اور پیشوں اور ستائشوں تاریخ بن عیسیٰ مہاجر علیہ السلام ہوئی ہے مگر
 جو پیشوں تاریخ کی بہت مشہور روایت ہے اور حقیقت اس عہد کی ہو چکی ہے یہی کہ جب
 حضرت رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فی روحہ ایمان کی نامہ سب طرف حکم خدا سے بھیجی تو ان کا نام
 جبرائیل بھیج دیا اور زبان فی قاصد کی بھی مائلی نصارت سے کہلا بھیجا کہ سب ایمان لاء واپس
 فی ایسی کتاب میں جب حضرت کی اوصاف اور اس مذہب اسلام کمال دیکھا تو مذہب اسلام
 اور حضرت کی نبی ہو لیکو حق پایا مگر محبت دنیا اور پیروی باطل سے اور نہیں ایمان فی دنیا
 سا نہیں فی ان کے مشہور ہر کی جو جب ایسی کتاب جو نبی حضرت کی صفات کی ان مائیں
 میں پہلی شہر عالم ایسی قوم کی مدینہ طیبہ میں حضرت کی خدمت فص رحمت میں پہنچی

ہمارے لیے سب سے بہتر اور عورت سے بھی بہتر ہے پہلی کہس میں بعد سورہ حمد کی تالیف
 میں اور دوسری گنت میں بعد سورہ حمد کی قمریہ اور بعد اس میں تالیف
 ہمارے لیے سب سے بہتر اور عورت سے بھی بہتر ہے پہلی کہس میں بعد سورہ حمد کی تالیف
 میں اور دوسری گنت میں بعد سورہ حمد کی قمریہ اور بعد اس میں تالیف
 ہمارے لیے سب سے بہتر اور عورت سے بھی بہتر ہے پہلی کہس میں بعد سورہ حمد کی تالیف
 میں اور دوسری گنت میں بعد سورہ حمد کی قمریہ اور بعد اس میں تالیف

وہ سب عالم مدسہ میں داخل ہوئی اور حضرت کی ریاست سے متبرک ہوئی جو جو حضرت
 نصرت کی اور بھوں کی نوریت اور انجیل میں دیکھی ہیں وہ سب حضرت میں ایک اور حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ لی بھی اپنی تحسوں اور دلکوشی اور کوشاںی کے ساتھ یہ بھی
 دنیا کی نصرت سے ایمان بخدا ہی نصرت حق تعالیٰ کی اس آیت شریفہ کو بھی نصرت شاہکار ہے
 مِنْ تَحْتِهَا مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ نَعْلَمُ الْبَاطِنَ أَعْلَمُ وَأَنَا نَذِيرٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ
 وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَأَنَا نَذِيرٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ
 یعنی میں جو تجھ سے محبت کرتی ہوں نصرت حق تعالیٰ کے ساتھ ہے جس کے کہ آپ ہی تیری طرف سے
 اور بدل میں اور ظاہر کیا تو فی اوپر اور اوپر سے قول کیا کہ یہ تو امی محمد صلی اللہ علیہ
 کہ ملائیں ہم اپنی فرزند دیکھو اور دیکھو اور اسی عورت کو اور دیکھو اور دیکھو
 اور اسی عورت کو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو
 دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو اور دیکھو
 اسی رحمت سے اس کو جو دروغ کو جو الغرض معدنازل ہوئی اس آیت کی نصرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ فی حبیبی کہ یہی برائے اور حضرت امیر اور حسانہ اور حضرت امام
 حسن اور حضرت امام حسن علیہ السلام کو اس کے اندر لکھی پہلی یہ دعا کی کہ خداوند اس
 یہ غیر وہی الہیت ہو کہ مخصوص اور بہترین خلق ہوئی ہیں اور یہ بہتر الہیت اب
 پس فو انسی ہر طرح کی شک اور گناہوں کو دور کر اور انکو پاک کر ہر طرح کی عیبوں سے
 ہی پاکیزہ کر دیکھا حضرت کی دعا کی ساتھ ہی حضرت جبریل علیہ السلام نے لکھا کہ
 اَعْلَمُ الْبَاطِنَ أَعْلَمُ وَأَنَا نَذِيرٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ
 یہی ارادہ کرنا ہی خدا سوا اس کے کہ زائل کرے تم اہل بیت ہر طرح کی سی اور سنا کر با
 کہ سی لگو جو حق ہی پاک کہ یہاں کے حضرت رسول امیر و جناب صلی اللہ علیہ وآلہ
 و آلہ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنی ساتھ لکھی ہوئی یہ
 خراکی ہو گون سب مبالغہ کی و اعلیٰ لکھی جیسا جو وقت سے حضرت کو بخرا کی علی ہی نصرت
 و بہکنا اور ہمیں یقین ہو گیا کہ اگر حضرت فی مبالغہ میں دعا فرمائی تو بلا اور عذاب
 آسمانی ضرور نازل ہو گا اور ہم خیر فطرت ہو جائیں گی اسو اعلیٰ حضرت دعا کرے
 تو حضرت حاضر ہی حق تعالیٰ دریا کو خشاک کر دیکھا اور بہار لکھی مگر ہی بہا جائیں گے

نہ تھی خواصہ ملعون ہمیشہ اسی حسرت میں ترس رہا سو العنت خدا اور رسول خدا اور
 ملائکہ کی آدھی کبھی کبھار حاصل ہوا اس دل کی سمٹے بعضی عاصدوں پر وعظی جنات
 کی حال کو عرض میں سناؤ کہ انکو بھی دینی کو فعل کثیر قرار دیا ہی اور جنات ہر کی پشیمانی
 عمر کی انکو تہیان دہی کی مکرر روایت کرتی ہیں اسکو فعل کثیر نہیں جاسی ہیں اور اسی جہی کے
 اسی تاریخ پچیسویں سورہ ہلانی حساب اسرار جنات عالمہ اور حسرتیں علیہم السلام
 شامیں نار ہولہی سو اس خوشی کی بھی اس تاریخ کو بڑی عسری ہیں اس تاریخ میں
 و چونسی عسری اور پس دور کی رسول کی بیہ و چہرہ ہوئی ہی کہ ایک دفعہ حسرتیں
 ہوئی چوں سب نزر گواروں کے بیسی جنات میر اور حسرت عالمہ سے حسرت رسول خدا کی نشا
 سی نذر کی ہی کہ اگر یہ اچھی ہو جائیں گی تو یہ بھی اور ہم سب بھی ہیں دوری کہیں سکے
 جس حسرتیں کو صحیح ہی نذر نہیں چاروں نزر گواروں کے اور او کی ساتھ او کی لونڈی
 قصہ فی روزہ درکار ایسا ہی در کی واسطی رکھا مگر کچھ کہا ہی کی قسم ہی تھا کہ جس سی افطار
 صوم کرتی اور نہ روپیہ پیسا تھا کہ بازار سی کچھ منگالی ہیں جناب سر علیہ السلام نے
 شمعون یہودی سی ہو کر اون کا نی کو لیا اور سو اٹھ سیر جو اسکے مرد و پیر اور اس سے
 اس قرار پر لی کہ ایک حصہ اس اور جناب عالمہ علیہا السلام پر روز کا تین کھانوں
 پونی تین سیر جو اوسیں سی پر روز اسکے مزد و پین ہی اپنی صرف فوت لایموت پر لایموت
 چنانچہ پہلی روز پین پونی تین سیر جو کا آٹا اوس حصہ میں اپنی ہاتھ سی پین کے اوس کے
 پانچ روز لیان پکا پین اور جب جناب سر علیہا السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حد
 فیض و رحمت سی نماز مغرب کی بڑہ کی گہر میں تشریف لائی تو وہ کہو لی کہ جناب عالمہ
 وہ یا یحییٰ بن یوشیاں لائی سامنی رکھیں جس کے چاہا کہ وہ نہیں روٹیوں سی و وہ افطار کر
 کہ ایک فقیر فی آوار سی کہ سلام ہو تیر ای اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی میں مسلمان ہو
 اور ہو کا ہونہ چہی کہا نا کہلا و ہاتھ خدا انکو اسکے عوض ہیں ہمیشہ کی کہا لونڈی سیر کر ہی پونی
 خاں میر فی چاہا کہ تین اپنی حصہ کی دو فی دو فی حصہ کے ساتھ سب اہلبیت کے حصہ کی اور
 سے اپنی اپنی حصہ کی وہ فی اوس فقیر کو وہی اور عطایا سی جس نے روزہ افطار کیا اور پیر
 و سہ روزہ بھی فاقیسی کہا اور اوس فی دو بھی پونی تین سیر جو دوسرے کی اون کا تین کے
 روزہ ہی ہیں کی اس روز بھی اوس کے پانچ و شمار پکا پیر اور پیر افطار کو وقت جا کر

[illegible]

اہلسنت کے اس جہنمی کی اس تاریخ میں محتاج مومنین ناز گزاری کو بچہ قصہ قدسین اور اہلسنت
 و جنتین کریں اور روزہ رکھیں اور یہ نہ یارست جامعہ اوس معصوموں پر عین السلام
 علیہم السلام اللہ تعالیٰ و رحمہ اللہ و توکاۃ السلام علیہم السلام اللہ تعالیٰ و رحمہ اللہ
 انہم نفسی و الشیخۃ الزکریا و السیطان المنہاب و الا و لا ذالک غلام و
 الا مناء المنہاب حیث ان فی ظلمنا انکم و الی انا انکم و و لک کو احکام
 علی توکاۃ الحق فیہ لک تمہیں و نصرتی لک تمہیں معنی جنتی جنتی اللہ تعالیٰ
 تمہیں معنی لا معنی ہذا و کفر اہل ذوالظلماتین بقضائکم مقرر ہو چکی ہے
 لا تمہیں اللہ تعالیٰ و لا انکم الا ماہ آء اللہ سلطان اللہ ہی المسلمین
 و الملکوت لیسے اللہ ما سلطانہم حرمہم حلومہ والسلام علی آواہم و سلمہ
 والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و توکاۃ اللہ اور یہ کہ کو بھی اس بارے میں جامعہ کو بھی
 حکم ہی حضرت صادق علیہ السلام و مال ہیں کہ جو ہر جمعہ کو غسل کریں اور کثرت پاکیں
 ہیں کی صحت اس یا ایسی گہری کہ بھی پہلی دو رکعت و ثلث بار صبح کی چار رکعت نماز پڑھیں
 پھر یہ نہ یارست بڑی نو ہر چند وہ شخص کسی شہر دور من ہو اوسی قصبہ زیارت پختہ پاک
 اور باقی اماموں کا بھی ملی گا اور اگر ماہ روزہ عید فخر آنکی تاریخ بڑی تو وہی واسطے بھی
 حق تعالیٰ عطا فرمائی اور ہر عید مذہب اسلام کا شہر عسی حکم تہن تک باقی رہتا ہی جیسی
 عید کی ملاقات اور معاہدہ اور معاہدہ کا اور یہ روزہ غیر وہ حکم ہیں جس تک باقی ہی اور کثرت
 سے عید کے روزوں پر عید ہو اور کثرت سے عید ہو اور کثرت سے عید ہو اور کثرت سے عید ہو
 ابو لو شجاع الدین لی حرمہ ہا ہی ملی لی بی ہا تہہ او سکے دبا کی اس مسکن اس عید کے
 اس تاریخ عید رعیہ ہوی سو پید تاریخ ہی شری برکت کی ہی او داس روایت سنیں ہوی
 قائل ہیں ہا ستائیسویں کو اس جہنمی کی مردان خلیفہ اکثر ہی امیر کا جہنم واصل ہوا
 عید مبارک کی ایسی تاریخ ہے کہ عیدوں اور چھٹیوں اور شہنائیوں کی ہی عید ہو
 اور دولت طوبہ بنی امیہ کی ایسی تاریخ ہے کہ شری ہوی ہی اور بعضی عالم کہتی ہیں کہ
 امام حضرت علی نقی علیہ السلام ہی مہنی تاریخ پیدا ہوئی ہیں اس وجہ سے بھی کہ تاریخ
 بہت مبارک ہی اور ان چھٹیوں کو تو شری عید ہی کہ اس خطاب طعون اوس ہی عید
 ابو لو شجاع جہنم واصل ہوا ہی اور جناب فاطمہ علیہا السلام کی دعا مستجاب ہو

کہو انہی کے پہلی روز کی طرح ہر ایک سلاطین کی الکی آوارہ سی کہیں پیٹیم پتی اچھا سبھا حرارت کے
 اور لادسی اوپر مارا عرقہ کی لٹائی میں پیٹید ہو اسی اور میں یہو کل ہوں بھی کہا نادو
 کہ حد انکو پہنچا، گا کہنا ماکہ لٹائی میں پہلی حضرت امیر لی اور حد او کی اوہ سب بلتیک موسی
 طرحتی لٹائی اپنی حصہ کی روزان اور ہم کہ دیں اور پہلی روز کی طور سی تھکے روزہ صرف باکی
 اور ان کے کی پرتو بلو روزہ ہم ہر کا فاسیح کہتا بہر تیسری، وز بھی جنابہ فاطمہ علیہا السلام
 ہوں لی میں بہر خوشامی مارا ہ او کی مردور کی بھی بیس کے اوسی طریق ی ہاں روز شان کا میں
 ہم روزہ رہی ہر اسبابہ اسلام حضرت رسول کا اعلیٰ اقتدر عطا آگے کی قدر تھکے ہے
 دستور کی مواقن کا معرفت کی پڑھ کی گہر میں آئی بہر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مایجوج
 رہا بیان افطار کہ سہلی آگے لاکے کہ میں اور چا کا کہ افطار کہ میں کہ ایک قیدی کا فری
 گوارہ دی کہ اسی اہلیت محمد علی احمد عطا آگے کی معن نہا رہی قیدی میں ہوں اور بھی
 کہا میں دیتی ہوں اور میں یہو کا کہ ہم حضرت امیر علیہ السلام کی اپنی حصہ کی روئے
 دیتی کی اشتدائی اور اور ہر گوارہ کی بھی اوسی طرح سی مواقت حضرت امیر کی او
 اوس قیدی کو اپنی سی حصہ کی رہا تھا اور ہر حصہ ہو لٹائی حضرت جبریل سورہ ہل انی ان
 سب حضرات کی شانیں خدا کیطو یہی حضرت احمد مجاہد کی پاس لائی حضرت رسول خدا
 فاطمہ کی گہر میں رونق افزا ہوئی تو دیکھا کہ حسنین ہر سی ہوک کی کاپت ہی میں اور چا
 فاطمہ علیہا السلام بھی خواہ عبادت میں کہی ہیں مگر خاقانی سب سے حالت اوس
 کی ایسی غیر دی کہ دونوں مار و حضرت کی شدت کہ سب سے سی ہی رہی ہیں جب فارسی
 فاطمہ کو فرصت ہوئی رہا نہ تو فی ایک خوان چہنت کی کہاں کا حضرت فاطمہ کی سہلی ہوا
 کہ اچھشتہ کو مشک کی آتی تھی جناب فاطمہ اپنی عطر اب عبادت سی او تھکے حضرت رسول خدا
 سے اندھلیہ آگے کی خدمت میں اوس کہ ایک خوان کو لائیں حضرت ہو چکا کہ ایضا فاطمہ علیہا السلام
 بہر خوان کہاں کا ابسا خوشنودار کہاں سی لائیں حضرت فاطمہ فی عرض کی کہ یہو خوان
 آگے حدت سی خدائی پہچا ہی اور وہ جسی چاہتا چم و زخمی ہل حسابہ سبھی تیسرے حضرت
 رسول خدا فی فرمایا کہ الحمد للہ کہ میں جیسا سی گیا جب تک کہ اپنی اہلیت میں حضرت
 مرحم علیہا السلام کی رو کہہ لی سب فی سات روز تک و کہیں نیکو لکھا یا اور وہ کہم نہوا اور
 سنون فی بھی اس حال کہاں سی طرح سی اپنی کتا نوین لکھا ہی پس چاہی کہ سب سیر

اللَّهُمَّ شَفَاعَ الشَّقِيقِ ذُوِي الْمَاءِ وَخَفِيفِ الثَّقَلِ يَا اللَّهُ لَا شَرَّ يَأْخُذُكَ
 إِلَّا مَا أَحْبَبْنَا أَحِبُّوا جَنَابَهُمْ وَأَعْمَلْنَا مَا لَا يَحْمِلُونَ وَلَا تَوَاجِدُنَا
 إِلَّا بِمَا يَكُونُ حُسْبِي اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ يَكُونُ كَلْبٌ وَهُوَ رَسُلُ الْعَرَبِ
 الْعَرَبِ أَمَّا يَكُونُ كُلُّ مَرِيضٍ يَمِينًا وَصَانِدًا كَرَامَةً أَوْ كَوَاكِبًا لَسَابٍ وَشَلَالَةٍ فِي
 قُلُوبِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْنَا وَهَبْتَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِجْعًا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
 کہ ہر مومن پہلی کو محرم کی حضرت رسول خدا کی پیریزی کری اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ
 چہرہ دعا پڑھی اپنی خطا اور ریباہ اور حضرت کی پیروی و پہلی اور حضرت امام رضا علیہ السلام
 فرمائی ہیں کہ حضرت کریم کی پہلی تاریخ روزہ رکھا اور خدا سی بیٹا طلب کیا دعا کر کہ
 حق تعالیٰ فی دعا او کی مسیحا کے اویس ترسیل سن بہن بیٹا دیا اور بیٹا بھی حضرت عیسیٰ
 پیغمبر را عابد زاید عطا فرمایا پس جو پہلی تاریخ روزہ رکھی اور حق تعالیٰ سی اولاد طلب
 کری فوق تعالیٰ اسی اولاد صاحب فرمائی اور جس حاجت کو پہلی خدا سی دعا مانگے
 حق تعالیٰ اوسکے حاجت کو روا فرمائی اور محرم کی تیسری تاریخ کو حضرت یوسف علیہ السلام
 قید خانہ سی ہائی پائی جو پہلی تاریخ کو روزہ رکھی فوق تعالیٰ سخت کام کو اوسکی آسنا
 کری اور اوسکے ہر ہم اور اندوہ کو دور کری اور نوین احمد دشمن کو کشتہ روزہ رکھا تھا پہلی
 سنی امیہ فی سبب متلائی بلا ہونی سید الشہداء کی اور قتل ہونی حکم گوشت محمد مصطفیٰ کی ان
 دو نوین تاریخ کو باعث اپنی برکت کا مالکی روزہ رکھا بھانویں اور دشمن کو اور بہت
 چہرہ تہی حدیثیں ان دو نوین تاریخ کی فضیلت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 بہتان بادہ کی بنائی ہیں اور اہلبیت علیہم السلام کی فرمائی ہیں ان دو نوین تاریخ کے
 بہت شوقی ثابت ہوتی ہی اور بہرہ سارا مہینا امام حسین علیہ السلام اور ان کی اہل بیت کے
 بصدیق کے سبب ہم کا ہی علی الخصوص پہلی سی اور دشمن تک تو حضرت بہت رنج اور
 ہون متلا ہی کہ سچاہ یزیدی ہر طرف را بہن حضرت یر بند کی بہن اور حکم حضرت تک عائد
 یزیدی تھی اور عابد حضرت کی لاش مبارک میں خبرین متوحش یزیدی کی لشکر و کئی آبی کی ہر
 اور ہر خطہ پہنچتی نہیں اور جب فریب نہ ملا حضرت پہنچی تو خبر شہادت حضرت مسلم اور
 ان غیر حضرت کی کہ کہ اور یابی بن عروہ کی پہنچی اس خبر سی حضرت کو بہت غم ہوا اور جب بلا
 بھی تو وہ دوسرے تاریخ نبی اور حب حضرت کر بلا میں نر خدا ہدایت گرفتار نہ ہی اوپر

روایت ہی کہ جب سند فک کا قائلہ عرفی حضرت سی لکی بہائم والا اور گواہی علی مرتضیٰ
 حسین علیہ السلام کی اوسنی یہ قول کی کہ حضرت فاطمہ زہرا کی فرمایا تھا کہ جس پر ہوسے
 اور تو فی میرا جہاں چاک کیا ہی ہے طرحی خدا ہی ہشتیم حقیقت تیری سیت کو چاک کر ہی ہے
 وہی ہوا اور نوین ریح الاول کو جو روایت نقل کی شہرہ رہی اسنفاس کی قائلہ
 میں ٹیکل او کی نزدیک بھی اوس سارح کہ قاتل امام حسین علیہ السلام عمر حسن علیہ السلام سے
 سبالار دونی ہو گیا ہی اس وسطی ہر دور بھی بروایت فریقین خوشی کا دس ہی اور دیکھ
 آخر روز سال جب کا ہی اس جہد سی بعض و اتوں میں ہی کہ جو فحشہ کی حرور میں روز
 نماز پڑھی اور روایت زاد المعاد سی ہر رکعت میں صد تھک و تلس بار حل ہوا اور دیکھ
 آئینہ الکری پڑھی ہویت ڈاب ہیں اور جمال الصالحین میں ہی کہ پہلی رکعت میں بعد حمد کے
 دس بار قل ہوا امتداد پڑھی اور دوسری رکعت میں بعد حمد کی دس بار آئینہ الکری پڑھی
 اور بعد سلام کی یہ وہ صا پڑھی اللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ مِنْ
 كَمَلٍ فَهَيْتَنِي عَنْهُ وَلَمْ تَرْضَهُ وَتَسَيِّئَهُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَكَتَبْتَنِي إِلَى التَّوَكُّلِ
 مِنْهُ فَقَدْ اخِذَ بِي عَلَيْكَ اللَّهُمَّ طَائِفٌ أَسْعِفُكَ مِنْهُ فَأَعِزَّنِي اللَّهُمَّ
 مَا عَمِلْتُ مِنْ كَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ فَأَقِلَّهُ مِنِّي وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي يَا كَرِيمُ يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تو اوس سال سیکر گناہ حق تعالیٰ عفو فرماتا ہی اور شیطان فریاد کر ہی
 کہ عبت اسکی و رعایت میں میں اس سال بسر کی انہوین اور بیستوین اور اتنا بیستوین کہ
 اس میں ہی کی غس اکبر ہی اعمال ماہ محرم کی روایت ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم محرم کی پہلی تاریخ دور رکعت نماز پڑھتی تھی اور بعد سلام کی تین بار یہ دعا پڑھتی
 تھی اللَّهُمَّ أَنْتَ الْإِلَهُ الْعَلِيُّ لَمْ وَهَذَا سَنَةٌ جَدِيدَةٌ فَأَسْأَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ
 مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلَى هَذِهِ النَّفْسِ لَا مَارَّةَ بِالشَّوْمِ وَالْإِسْتِغْنَاءَ عَنِ
 الْيَمْرِ نَبِيَّ إِلَيْكَ يَا كَرِيمُ يَا دَاخِلَ الْخَلَالِ وَالْأَكْرَامِ يَا جَاهِدَ مَنْ لَا يَهْدِيكَ إِلَيْكَ
 دَخِيلُكَ مَنْ لَا خِيَلَةَ لَهُ يَا جَاهِدَ مَنْ لَا حَوْلَ لَهُ يَا خَلَّاتَ مَنْ لَا يَهْدِيكَ إِلَيْكَ
 يَأْسِيْدُكَ مَنْ لَا سَيْدَ لَهُ نَا كَرَّمَ مَنْ لَا كَرَّمَ يَا حَسْبِيَ الْمَلَأَ بِأَعْظَمِ الْخَائِفِ
 يَا عِزُّ الصَّعْثَاوِ يَا مُنْقِدِ الْعَرَقِ يَا مُنْجِي لَهْلَكِي يَا مُوَحِّدُ الْخَلْقِ يَا
 مُفْصِلُ الْخَلْقِ أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ لَكَ سَوَابِ اللَّيْلِ وَنَوَازِلَ الْيَمَارِ وَخَوَافَ

علیہ السلام کی سائنہ رہی تو حسین علیہ السلام کی فاطمہ کی پرورش کر لی اور جو بانی کہ کرنا
 شہید ہوئی برادر زادہ یعنی شریک ہو تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی یاد آئی تو
 یا لکھنوی کتب خانہ کا قورٹا کھٹا کہی یعنی کاشن کے ہم کو اور نہیں کے
 ہوا تو ہم بھی اس شخص برک اور شرف عظیم سی سرف ہوئی اور اگر کوئی جا لکھتے
 میں بھی وہ ہماری ہمراہ ہو تو وہ ہماری خوشی کی روز خوشی کرے اور ہماری خوشی
 ہم کی روز خوشی اور ہم کی اور بھی اہمیت حرام زادہ می عاشور کی دن کو حضرت کی فیل کے
 بسبب اپنی برکت کا دن چانکی سال بہر کی کہانی یک جنس عاشور کی روز بہر کی ہوئی
 حضرت امام رضا علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو عاشور کو اپنی حاجتوں میں نہ وصول ہو تو
 حق تعالیٰ اوس کے حاجتیں بر لاتا ہی اور جو عاشور کی روز خاص آل عبا کی مصیبت
 روز لگا اور خود الم کر لگا تو حق تعالیٰ اوس فی اسب کی دن شاد فرمائی گا اور جو شخص
 روز عاشور کو مثل بنی اسرائیل کی روز برکت کا سمجھے کہ میں اپنی ذخیرہ جمع کر لگا تو حق
 اوس سے لگا اور جنت اور سکا ابن زبوا اور عمر سعد علیہما اللعین کے ساتھ ہو گا
 ہر شیعہ مرد اور عورت کو حاجت ہی کہ عاشور کی روز کسی دنیا کی کام میں نہ مصروف
 فقط حضرت ہی کی مصیبت پر گریہ و زاری میں خود بھی مشغول رہے اور اپنی گہری
 مردوں اور عورتوں سے کہی کہ اپنی عزت و مردہ کی ماتم کبھر حضرت کے ماتم اور ہم
 میں مشغول ہوں اور عصر کی نماز کی وقت تک بیچنی چار کپڑے ہی نہایت تھکے
 سب مومنین مرد اور عورت خافہ کریں کہ اوس وقت تک امام حسین علیہ السلام اور شہید
 خافہ سی سپید ہوئی اور خانہ جنگ کا حصہ کیونکہ تھا ہوا اور ہر ایک ہزار ہزار ہر ایک
 ہاتھوں پر یہ لکھن پڑھی اللہم العن قتلک الحسین واطھنا بآباءہ اور جو عاشور کے
 روز ہزار ہا سو روہ قتل ہو اندر احد پڑھی تو حق تعالیٰ اوس ہی فطر رحمت سے نہایت
 نسب عاشور کو بھی حضرت کے پیرو میں کہ حضرت بعد اصحاب باہر معہ اپنی عزت و انکی اوس رات کو
 تیس ہزار سو کار اور پیادہ میں گہری ہوئی تھی اور صبح تک اوس رات کہ عبادت خدا
 میں مشغول رہی اور فقط عبادت خدا کو پہنچائی اور ملے تو منشی بدشاہی رات سہرے
 پہلے لی جو نہ حضرت پہلے رات گئی اور وہ ملے تو فوجیں ہی کو مسرت جنگ لگی
 اور تمام شہدائے عاشور راہہ سامان جنگ رہی چنانچہ خوف و شرف خوں حضرت عباس کی

مردگار سی لاجپور جی تو پیر ساتویں ی عاشور تک حضرت اور حضرت کی حیات اور اطفال
 ظلم اس زیادہ اور پھر سعد سی آب و دار سدرہ پا اور دسویں کو تو مہر بہتر مخصوص اور
 عروج و نوری قیوم کی تہن پرور کی ہو کی پچاسی تہیکہ ہو جس پچاسی کہ سب تہیکہ پہلی سب تہیکہ
 ایک حضرت کی مصیبت کو یاد کر کی محروں اور حکیمین بہن اور حضرت کی عبادت بہن اپنی سب سے
 مانجہ دار کی طور سی جان اور دل سی مصروف بہن کہ حضرت کے ماتم ہیں وہ کی اور مصروف بہن
 کی ثواب کی حساب ہیں خصوصاً حضرت کی روز عکس بہن کی اور وہ کی اور وہ کی کا وہ دن
 مصروف نہ ہو کی اور نہ ہندسی کے شری تاکید ہی اور پہلی سی دسویں تک کو بھی شہید کی شادی
 کام میں مصروف ہو اور سوای مصروف ہی چہرہ کی حیدر اور فروخت بھی مگر اور حضرت کے
 روز تو سوای حضرت کے ماتم کی اور زیارت وغیرہ اعمال عاشورہ کی محال تھی اور کوئی کام
 دنیا کا مگر حضرت امام رضا علیہ السلام انھوں امام فرمائی ہیں کہ حرم کا چھنا ایسا حرام
 محترم تھا کہ کافر بھی اس میں نہیں فرنا حرام جانتی تھی اور اس امت کی منافعون کی باری تھی
 کہ تا حلال جانا اور ہماری ہنگام حرم کو چھنا اور ہماری عورت کو اور فرزند کو
 مثل کافر کی عورت کی اور فرزند کی قید کیا اور سب بہتر ہی پرور کی اور بی حرمی سی کی
 اچھ ہمار سی بھی ہو ملک دی اور ہماری حساب کو حلال دیا اور ہماری ال اور حساب کو
 مثل کھل کی مال اور حساب کے حلال جان کی کوٹ لیا اور حضرت رسول خدا کی حرم اور عورت
 کی ہماری حقیقت نئی آئینہ فی کچھ عایت کی اور امام حسین علیہ السلام کے مصیبت کے جان لائی تو کھانا
 آنگہ و بین عار ڈال دی اور وہ افہ کر بلائی ہو قیامت تکس اور بلا بہن بھلا کیا پس ہاں کہ تہیکہ
 ہمار ہمار سی جدا امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کو یاد کر کی اور ذکر کر کی کہ وہ ما حضرت کے
 مصیبت پر گناہ کیو کہ غلامی خشونت نامی اور ایک قطرہ بھی آنسو کا جسکے انکھہ ہی اس عم ہیں کی تو
 بہشت او سہرہ احب ہی اور پھر ہی حضرت فرمائی ہیں کہ جب حد ہمار سی شہید ہوئی تو دنیا
 کو زلزلہ آیا اور حضرت کے مصیبت میں آسمان خون برپا اور سینہ رنگ کی خاک کہ آسمانی کی روں
 بن گیا میں ہر برسی اور اگر کوئی ہمار سی جدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی پہلی اس قدر روی کہ
 آنسو اوسکے منہ پر جاری ہوں تو ہر گناہ کبیرہ اور منفرہ اوسکا خدا معاف کر دیتا ہے
 جو کوئی چاہی کہ بعد مرنے کی کوئی گناہ اوسکے ذمہ نہ ہی تو وہ زیارت حضرت امام حسین
 علیہ السلام کی رہی اور اگر کوئی چاہی کہ بہشت میں ہمار سی جدا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

رات نہر حضرت کی مجال کی محنت میں طلعا بہر ہلی پہرانی گری اور چہرہ بزم شب بستی پر اس پر
 ساگین اسی روایت میں ہے کہ جب حضرت علی اکبرؑ فی دن پہرانی سفید کی دھواں رات کو
 اکرام کیا اور حضرت سید سب فی انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ تھی اور
 رات ہر چہرہ علی اکبرؑ کو کسرت تمام دیکھا کہ اس تصویر کی صورت کو تو پہچان دے سی ہو رہا
 منجانبہ رسولؐ کی خاک اور خون بہن مل جائی ہر کا ہر دیکھی میں آئی کی اور حضرت امام
 جعفر صادقؑ علیہ السلام چشتی امام فرمائی ہیں کہ جب سب عاصور کو حضرت علیؑ کی قبر منور پر حضور
 کی زیارت پر پہنچی تو وہ بھی حشر کو کر ملا کی شہیدہ کی طرح سی اپنی جو میں آوے اور وہ لوگ
 اور وہ کی مرنو نین شریک ہو گا اور جو رات کو عاشورہ کی اور وہ بھی عاشورہ کے
 حضرت کی زیارت پر پہنچی تو گویا حضرت کی رو پر و شب ہو اپنی ہر فرمائی ہے کہ جو کوئی عاشورہ
 دن نذر کی نماز کی وقت میں پہلی حضرت کی زیارت پر پہنچی تو بہشت اور بہرہ امتیاز اور مغفرت
 امام محمد باقر علیہ السلام پانچویں امام فرمائی ہیں کہ جو عاشورہ کی روزہ رست کی قبر قدس پر
 کر ملا میں حضرت کی زیارت پر پہنچی یا حضرت کے قبر کی مین دلی تو اسی ہزار ہزار حج کی اور ہزار
 ہزار جہاد کی ثواب ہوں اور اسی حج اور عمرہ اور جہاد کہ اونہیں حضرت کے رسول خدا اور امیر
 ہدای سائید بجا لایا ہو مالک جہنمی کہ بیان کرنی والی اس روایت کی ہیں اونہوں نے
 حضرت کے پوچھا کہ یا حضرت جو کوئی دور ہو کر بلا سی اور اسی قبر شریف پر حاضر ہونا گن
 ہو تو وہ کیونکر زیارت پڑھی اور اس کے پہلی کیا ثواب ہیں حضرت فی فرمایا کہ جو حضرت کے
 مرقد منور پر پہنچی وہ ہو تو دور ہو سی پہلی صحرائین حاکمی یا اپنی مکان کی کو بھی پوچھا ہو کی کلمہ کی
 حضرت کے پوچھا وہ اپنی طرف کے کہ اپنی کلمہ کی اونگی سی حضرت کے قبر سطر کی طرف اشارہ کرتی ہے
 حضرت کے زیارت پر پہنچی اسکے بعد اور حضرت کے فانون پکٹ کر ہی بعد اسکے دور کھت مازنا نہ
 صبح کی نماز کی نیت سے پہنچی اور حکم کری کہ اس کے مستغنی مرد اور عورت حضرت کے حضور
 علی نقیہ کی نوہ اور نمازی کریں یا یکدم میری مخزون اور غلین ملافا سے کر علی ملافا سے
 کہیں ایک ہی ایک یہ کلمات ہر سیکے حضرت کی کہی حکم اللہ اچو دنا قصداً یا
 نلستین علیہ السلام و جعلنا فی انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ تھی اور وہ لوگ
 انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ تھی اور وہ لوگ

وَأَذَانُكُمْ عَنْ مَرَاتِكُمْ إِلَى رُسُلِ اللَّهِ فِيهَا وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّهُ فَلَاحُكُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ
 الْمُتَحَدِّثِينَ بِشُؤْرِي الْكَفَرَانِ مِنْ فِئَاتِكُمْ تَوَيْتُ إِلَى اللَّهِ وَلِلَّهِكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَائِهِمْ
 وَأَشْيَاءِهِمْ وَأُولِيَاءُ قَوْمِي يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَلَّمَ
 بَيْنَ سَائِلِكُمْ وَخَوْتُ بَيْنَ حَارِثِكُمْ إِلَى يَوْمِ الْعَقْدَةِ وَلَعَنَ اللَّهُ أَلْ رِيَادَ وَالْجَوَادَ
 وَلَعَنَ اللَّهُ نَبِيَّ أُمِّيَّةٍ فَاطِمَةَ وَلَعَنَ اللَّهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ
 سَعِيدٍ وَلَعَنَ اللَّهُ شَيْئًا أَوْ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّهُ أَسْرَعَتْ وَالْحَمْدُ وَتَعْنَتُ قَطْمِي
 لِفَيْضِكَ يَا أَبْنَاءَ أَهْلِ صَلَوَاتِ اللَّهِ وَسَلَامِهِ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظِمَ مُضَاهَا
 إِلَهُكَ فَاسْتَسْقَلَ اللَّهُ إِلَهِي أَكْرَمَ مَقَامِهِ وَأَكْرَمَ مَنِي بِكَ أَنْ تَرْفَعَنِي حَتَّى
 تَأْرِكَ مَعَ إِمَامٍ مُنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ نَبِيِّكَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 أَجْعَلْنِي عِنْدَكَ قَرِيبًا يَا حَسَنُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ
 وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنَّي أَكْفَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أُمِّيَّةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِلَى
 فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَوَاذُكَ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ
 وَيَا لَوَاءَتِي مِنْ أَشْيَاءِ أَسَاسِ الظُّلْمِ وَالْخَوَرِ عَلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ إِلَى اللَّهِ فَإِلَى رَسُولِهِ
 عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْيَاءِ أَسَاسِ ذَلِكَ وَنَبِيَّ عَلَيْهِ بَشَائِعُهُ وَخَوْتُ
 نَ طَلَبِهِ وَخَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَنْبِيَائِكُمْ وَتَوَيْتُ إِلَى اللَّهِ وَلِلَّهِكُمْ مِنْهُمْ وَأَشْيَاءُ
 لِي اللَّهُ ثُمَّ السُّلُوكُ عَوَاذُكُمْ وَمَوَاذِيكُمْ وَلِلَّهِكُمْ وَيَا لَوَاءَتِي مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا
 كُمْ أَكْفَرْتُ وَيَا لَوَاءَتِي مِنْ أَشْيَاءِ هَمِّمْ وَأَشْيَاءِ هَمِّمْ وَأُولِيَاءُ قَوْمِي يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 سَلِّمْ بَيْنَ سَائِلِكُمْ وَخَوْتُ بَيْنَ حَارِثِكُمْ وَرَبِّي لِي وَالْأَكْرَمُ وَمُحَمَّدٌ وَلِيٌّ لِي عَمَّا كَرِهَ
 اسْتَسْقَلَ اللَّهُ إِلَهِي أَكْرَمَ مَقَامِهِ وَمَعْرِفَةِ أُولِيَاءِ كُمْ وَرَفَعَنِي الْبَرَاءَةَ
 نَ أَهْلًا بِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ يَكْتُبَ لِي عِنْدَكُمْ
 بِرَ صِدْقِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي الْمَقَامَ الْأَعْلَى وَالَّذِي
 تَرَاهُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنْ يَرْفَعَنِي حَتَّى تَأْرِكَ مَعَ إِمَامٍ مُنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ نَبِيِّكَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 كُمْ وَأَسْأَلُ بِحَقِّكُمْ وَبِأَسْمَائِكُمْ الْكَفَرَانِ لَكُمْ عِنْدَكُمْ أَنْ يَجْعَلَ لِي مُضَاهَا
 صَلَ مَا تَجْعَلُنِي مُضَاهَا بِصِدْقِي يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ يَا حَسَنُ
 لَا سَلَامَ وَفِي وَجْهِ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هَذَا

رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا نَا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ مَا أَنَا عِنْدَ اللَّهِ
 نَائِي حَاضِرِ الْيُسَيْنِ وَيَا نَسِيْدَ الْوَحِيْدَيْنِ وَبَانِ مَسِيْدِي وَنَسَائِي الْعَامِلَاتِي
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَهْمِيْدُ نَائِي الْمُتَهْمِيْدِي نَا أَخَا الشُّهِيْدِي لَا أَبَا الْمُشْكِيْمَا
 اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هَذَا الْوَقْتِ وَفِي هَذَا الْوَقْتِ وَفِي
 كُلِّ فَيْتَنَةٍ كَثِيْرَةٍ وَسَلَامًا سَلَامًا اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 يَا نَسِيْدَ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُتَسَلِّمِيْنَ مِنْ عَيْتِكَ سَلَامًا مُتَسَلِّمًا مَا أَصْلُ
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الشُّهِيْدِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيٍّ ابْنِ
 الْحُسَيْنِ الشُّهِيْدِ السَّلَامُ عَلَى عُبَايَةَ بْنِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ عَلَى
 الشُّهِيْدِ لَا مَبْرَأَ لِي مِنْ وَلَدِي أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ عَلَى الشُّهِيْدِ أَعْرَضَ مِنْ وَلَدِي الْحُسَيْنِ
 السَّلَامُ عَلَى الشُّهِيْدِ لَا مَبْرَأَ لِي مِنْ وَلَدِي الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَى الشُّهِيْدِ أَعْرَضَ مِنْ وَلَدِي الْحُسَيْنِ
 وَعَنْ عِيْلِ السَّلَامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَحْسِنٍ مِنْهُ مَعْتَمِدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى شَيْخِي
 وَإِلِيَّكُمْ وَبَلِّغْهُ عَنِّي خَيْرَ كَثِيْرَةٍ وَسَلَامًا سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَحْسَنَ اللَّهُ لَكَ الْعَرَاءَ وَوَلَدَكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ أَحْسَنَ اللَّهُ
 لَكَ الْعَرَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمَلُوا الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنَ اللَّهُ
 لَكَ الْعَرَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمَلُوا الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنَ اللَّهُ
 لَكَ الْعَرَاءَ فِي أَيْتِيْكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ مَا أَنَا عِنْدَ اللَّهِ
 أَنَا صَبِيْهُ اللَّهِ وَصَبِيْهُكَ وَخَادِ اللَّهِ وَخَادُكَ وَلِجْلِ صَبِيْهِ وَخَادِ قَوْمِي
 وَبِرَأْيِي فِي هَذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ سَلَامَهُ وَكَلَالِي أَنْ يُوْرُقَ فِي
 قُبُلِكَ رَهْنِيْ مِنَ النَّارِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَرِيْتُ مُجِيْبٌ أَوْ سَرُورِيْنَ كَوْنِي
 اسْتَرْجِيْنِيْ لِي أَبَدِيْ بَعْدَ شَاهِدِيْ مَا تَهِيْ كَمَا يَكُنِيْ وَمُنِيْ سَيِّدِيْ مُحَمَّدٌ وَنَامُ أَوْ مَسِيْدِيْ
 مَبْرُورِيْ لِي أَبَدِيْ فَانْ كَعْبِيْ عَظِيْمِيْ كَيْ خَرَابِ كَرْنِيْ أَوْ رَاكِيْ كَوَايِيْ تَهَارِيْ رُوْرِيْ كَارِيْ حَضَرِيْ
 عَجِيْبِيْ مُطْلَقِيْ دَعَا سَجِيْ كَيْ كَرِيْ كَلِيْدِيْ دَارُ فَانْ كَعْبِيْ عَظِيْمِيْ عَنِّي أَوْ رَابِعِيْ رُوْرِيْ
 يَا تَهْمِيْدُ بِيْ عَذَابِ الْبَابِ الْبَاطِلِ نَالِي كِيَا أَوْ رَكْعِيْ عَظِيْمِيْ كَوَا سَكِيْ لِي أَوْ بِيْ نِيْ بِيْ بِيْ
 سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ كِيْ بِيْ تَارِيْخِيْ رَاكِيْ سَيِّدِيْ كَوَا سَكِيْ لِي كِيْ جَنَابِيْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
 وَعَدَّ عَلِيٍّ كِيْ جَنَابِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِيْ كَبِيْرِيْ تَشْرِيفِيْ عَلَيْنِيْ بِيْنَ سَيِّدِيْ وَبِيْ سَيِّدِيْ

طاقی میں کہ اتو فورا مٹا دیا گئی اور کچھ عرصہ ترسے تے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ہاتھ نہ ہٹا کر رہا اور پوچھا کہ کارہ نامہ لکھو اور اب اسے کہہ دینا چاہیے کہ
 تو یہ یا تو سعادۂ دنیا ہے یا سہوۂ لالہ کا یہ ہے اور وہ نہایت انجست کی بات
 کہ لالہ جاکہ شہابی غازی سے دلی ہی رہیں یہ اعلا شہادہ ہوں اور چاہتا ہوں کہ غازی جیسے
 رتوہ ری پاں آئی اور نام عالم میں تو ملکہ عالم آبادی کر دیتا ہوں یہاں تک
 حضرت امام حسن علیہ السلام کی لکھن نہیں ہو سکتی تھی اگرچہ یہی امر منظرہ ہی اور
 ہیستہ لو میں نہ ہو ماضی تیری بات چیتا ہوں اسی حضرت کو ملا دی کہ میں جو حضرت
 ہم گزرا جسے عین کی کہ یہ نہ ہر فراموش ہے میری بات کے شاہ روم کی کی کر کے
 اپنی اور یہ نامہ ہی ہاں اسی ہی ہاں ہی بعد اسکے تو ہمارے یاس کی حدیں اور عسکر
 اسے گراوس ماحول فی طبع میں کی اس امر کو قوال لیا ہے وہ یہی کہ وہ یہ وہ اللہ
 ہا اور مصعب کتابت رو صفتہ الشہد کا کہ وہ بھی سی مدبب ہی لکھتا ہی کہ معاویہ
 اور ہا وہ ہی کہ لکھتا ہی تھا کہ اگر وہ امام سے علیہ السلام کو نہ دی تو بعد او کی نہ ہاں کے
 میں ہی بہت سنا نہ دو شک اور ہی میں یزید علیہ السلام کے ساتھ تیرا قد اور کا اور
 بی خیالہ لو اجم دسا کی عالم تھی ہی اوس نامہ کی کہ ہی ی اور زیادہ ہو ہی اور یزید
 ہی کہی کا بھن زیادہ ہوا عرض حضرت کو رہ دیا کہ اوس ہی نہر سی اوس جناسے
 ہا ہا ہا ہی نگہ بعد شہادت حضرت کی سعادہ ہی اوس سی عجب کا وہ مانکا بلکہ ہاں
 او حکم تمام میں تشہر کیا اور مفعول حال حضرت کی شہادت اور وصیت کی کیا مٹا ہا
 روایات اہل حق جلا والہ عیوں اور اور کتا یونین ہی اور اس جہی کی آخری چار شعبہ
 جو لوگوں فی نحو مشہور کیا ہی سوخواست اس جہی کی آخری چار شعبہ کی مجموعہ
 کہیں کسی کتاب سے ہی نہیں جاتی ہی بلکہ ہر جہی ہر چار شعبہ کو خصوصاً آخری چار
 ایچہ فی ہا ہی ہا فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہ گذشتہ ہفتمہ کی اسب رحب عذاب کوئی
 نمانہ ہو اچھ تو بدہ ہی کہ ان مارل ہوا ہی اور دوزخ ہی بدہ ہی کہ رور پیدا ہو جائے
 اور پہلی اور چہم ہاں ہاں ہاں کی خوش کہ ہی استعمال ربيع الاول کی چہم
 پہلے کو اسد ہاں ہی کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی ہاں ہی ہجرت کی ہی او حکم
 خدا سی ہاں ہی کی ہاں کا قصد کیا کہ کی کا ہر و نگو جب یہ خبر پہنچی تو او حضرت کو

انسداد کی زد پر کی اوسکے و نسطی کر گیا اور اس جید کا اسامہ بہ بیگم اس و اس کی شہید کا
 کوئی گناہ نہیں لکھا جانا ہی اور اس جہنی کی اس کو حضرت خدیجہ کبریٰ کا منکاح چنا
 رسول خدا کی سادہ بیوی ہوئی اوسکے بھی دو بیویاں کو عید ہی اور اس جہنی کی شکر کار و
 کہ با بھی سکتے اور باڑہوں کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کافر و
 غریبی عیال پر اسی جہنی کی مدد سے دین اعلیٰ ہوئی ہیں اس کے عید ہی اور دولت پر وانی
 ہی اسی تاریخ زائل ہوئی ہی اور ایک دین سی ولادت حضرت رسول خدا کی ہی تاریخ
 کو جس جہنی کی ظاہر ہوئی ہی سو ان سے با دو نکاح بھی کر کر مانا سب چاہی کلائی
 روز موئین و در کعت مار مثل نازہ صبح کی بیت سستہ یثرب اور شہلی رکعت میں بعد
 سورہ حمد کی پیش مار سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد سورہ
 کی پیش مار سورہ قل ھو اللہ احد پڑھیں اور اس جہنی کی چھ بیویاں کو نیزہ پلید
 بہنم و اس کی چاہی اس کی بیوی عید اور اس جہنی کی شکر کی و اس کی بعضی عالم سورہ
 جو بیویاں کاسنت جانتی ہیں اور اسی جہنی کی شکر بیویاں رات کو حضرت رسول خدا صلی
 علیہ وآلہ وسلم سے حاجت پائی اور قات و کسب و اؤاد فی کی شرف سی حضرت ہی ہیں
 یعنی خداوند عالم نے حضرت کی شکر بیویاں رات کو حضرت سے عید اس بیویاں کو م فرما
 کو حضرت رسول کی ہر گز دعا نہ کیا اور نہ ہی ہر گز دعا کی سہرات کو ایمان پر وانی
 طلب کیا اور بہت امور ات اپنی قدرت کاملہ کی اسکا کون پر ویکہای اور بہت
 عیال و عیال کے دیکہائی اور سبے در خون اور بہت تو کو بھی دیکہایا اور بہت نہیں
 سب حضرات چہار دہ عصوم کی اور ان کی سکالوں اور مراتب کو دیکہایا اور دوزخ میں
 سب حضرات کی دشمنوں کی شرابی کو اور کفار و کفر عذاب کو دیکہایا اور اپنی قدرت
 حضرت سنی باتیں کہیں اور بہت سی احکام تعلیم فرمائی اور حضرت جو علی ابن ابی طالب
 علیہ السلام سی بہت محبت رکھتی تھی اس لئی جناب حدیث فی اوس جناب سی حضرت
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی آواز اور بیوی سی کلام فرمائی اور حضرت کی امت کو بھی
 علیہ السلام اور ان کی اولاد کی دوستی اور اطاعت کا حکم فرمایا اور حضرت کی چاہی
 اور انی ہیں بھی بہت چھانبات اپنی قدرت کی حضرت کو دیکہائی کہ ان کی شرح اور
 بیوی بیوی کتہین پیری ہوئی ہیں اور سورہ شہکھان الذی انشأ ہی قرآن

کہ بیکل و اسطی وہ سب حضرت کو ڈبو مذہبی بھلی اور حکم خدا ہی حضرت مگر اور یہ سید کی راہ میں
 ہمارے ہاں اوس میں پوچھا کہ وہ بھی اور اوس جہاد کی سب کو مگر یہ ان کی مکمل جہاد اسی اپنی جہاد ہی میں
 اور جنگی کمزوروں کی اندھی سی اور سرور و گار فی اپنی ہی کی حفاظت تہ امارت بیکہ سی کی اور
 حساسا میر علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ پر باور آجی کی اگر سیکو حکم خدا اور
 زینو خدا سی حضرت کی موص حضرت کی بہتر پر سوئی ہیں اور حسب کفار قریش بلو اور بن ہاشم
 انبیاء کی حضرت کی گھر میں حضرت کی قتل کر سکی و اسطی آئی تو حضرت کی پسر پر حساسا میر علیہ
 السلام کو پایا پس وہ باغی ہاں کی طرف گئی تو وہاں جا کی ہمار کی منہ پر چالی مگر یون کی اور
 جنگی کہہ نہ وہ کی اندھی و بیکہ گرتہ زندہ پیری کیا خدا و مد عالم کی حفاظت حضرت رسول خدا
 اور علی رضی کی کی جا اور روایت ہی کہ جب حضرت ہمار کی طرف حکم خدا سی تشریف آئے
 گئی تو او کو پہلا حلیفہ سنو نکا حضرت کو اثنای راہ میں مل گیا حضرت فی او سکو بھی اپنی
 راہ کی پوشیدہ کر سکی و اسطی اپنی ہمراہ لی لیا مگر وہ شعی و مان بھی اسی بد ذاتی اور دشمن پر
 بلز با ساسپہ کی ڈر کا حیلہ کہ کی چاہتا تھا کہ ظل چھائی رسول خدا کی راہ کو افشا کری
 کہ جناب رسول خدا فی اوس کی کلمات یہ صحت تسلیم دی دیکر روکا اور باز کہنا کہ وہ میل
 سیایا اور حضرت شکر ہمار سی محفوظ رہی اسکی عید ہی اور روزہ بھی اسی جہد ہی سبب
 اور ان جہد و فوج معصوم و بگئی یہ زیارت پڑ سہا ساسپہ اور حساب غفران ماہ مولوی
 و لہار علی اعلیٰ اندر مقامہ کی تحقیق سی اس مہینی کی دو سہری کو وفات جہاد ساسپہ
 ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ بعض آیات سمجھ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی بقول
 اور اس مہینی کی اثنو بن تاریخ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام گیا رہی بن امام کے
 و عادت ہی اور چھاری مذہب کے راہ و او کی روایت و انسی یون تاریخ کو عید قتل عمر اس خطابہ
 و عمر سعد ملعون سپہ سالار لشکرہ زید ملعون جو کہ ملا بن حضرت امام حسن علیہ السلام
 رہا ہی وہ بھی یون کو اسی جیسی کی مختار کی سپاہ کی ہاتھ ہی جہنم و اصل تو اہی میں چاہی
 آج شک کے رو سب مومن اور مومناں جہد لیا سہ مہینہ و در خطہ الحجاز اور مدینہ
 عجمین کرین اور جو خوسیان خلاف شرع نہوں وہ سب کرین روایت ہی کہ جو فوج کو قتل
 کر کی عید اور خوشی گری جو حق بقا کی حشر کو اوس کی مہری مہنی چھارت فرما لیا تھا
 وہ جسکی شفاعت خدا سی ہا ہی گا خدا اوس کے شفاعت قبول کر لگا اور دنیا میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 ہمارے نبیوں اور پیغمبروں کی تائید اور ان کو بھیجی اور بہت سی نیکوئی کی تائید معلوم ہوئی ہے
 اور شیخ طوسی نے عاید الرحمن فرمائی ہیں کہ ہمارے علیہ السلام کی جمادی الاول کی مندرجہ
 تاریخ بصرہ کا دن تھا یہی چاہی کہ شیعہ امیر المذہب ہیں اس دور حضرت کے زیارت پر ہونے
 آئی وہ وہیں زیارت جا۔ بعد تو اور بیان ہوئی ہے احوال و کچھ میں اوسید کا پڑھا گیا
 اور دستوں اور گیا ہوس اور اٹھائے ہوئے اس بھی کی کتب کبریٰ اعمال جمادی
 الثانی کی پہلی کے کم ہی کم یہ ہیں کہ اس ملاؤس علیہ الرحمہ فرمائی ہیں کہ جو کوئی
 اس پہلی میں چار رکعت اور چار رکعت کرے وہ سلام ہی چار رکعت پڑھے
 پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی ایک سار آیت الہی پڑھے پھر سورہ ابراہیم
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 ایک بار پھر سورہ قل اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 بعد کے ایک بار سورہ قل اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 پہلی اور چوتھی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْجُنْدِ
 پھر چوتھی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی اور چوتھی رکعت کی سلام کی بعد سورہ
 مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 حمد پڑھی اور تین بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ رَا حَلَا مَعَهُ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ اَوْ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ
 ہمارے نبی یا قہوْمَ مَا ذَا الْحَقْلِ وَالْاَمْرُ اَمَّا بِاللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا جَبْرَئیلُ
 ارحم الراحمین کہی اور حاجتیں ایسی خواہی طلب کرے جو خداوند عالم بخیر حرکت
 سب ما جنہم اسکے روافد تابی اور اسکے اور اسکے عمان کی حفاظت کرتا ہو اور
 ہدایت رہا ہے اس پہلی کی تیسری کو وفات جناب فاطمہ علیہا السلام کی ظاہر ہوئی
 اگرچہ یہ روایت پہلی روایت کی خلاف ورزی مگر چاہی کہ احسان مومنین اچکی روزی
 خمس عزاوہیں معصومہ علیہا السلام کی برپا کریں تو خدا اور عالم پر اوس معصومہ
 یعنی ابو کر اور معصومہ علیہا السلام کا بدن و کبد اور او کی خواہی اور انصاف پر لفت کرے
 اور اس پہلی کی تہذیبوں کو حضرت امام بن العابد علیہ السلام جو بھی امام کی نیکوئی
 بھی روایت آج ہی اوہ اس پہلی کی اوہ سوین رات کو حضرت امیر رضی اللہ عنہما

یا انہیں زن و منہ کو تو بہرہی مثل ہن اصل ہی یا قبرستان مسلمانوں میں بھی یا
 مردوں کا قہر نہ پڑ ہی تو جہ جی مثل ہن ہی ہر شخص سے ہر وقت اور کتاوہ پوچھالی
 میں کہ اور غبات فرد تنی اور خاکہ مار لیسے سبک ملی خود کہہ ہی کہہ ہی شہر مگر جوار
 ہزار کردہ ہر مردان اعنت گرفتار کرد کہ تکرر فقط خدا کی راہ مار کات کیو نہ ملای
 کہ کل انہی عالمہ کی و انکھم الفطراۃ ہم تم سب فقیر ہیں وہی معنی ہی اور جو غنی ہو سکا
 تکریر سزاوہ اسکی اور ہیشہ شیخ بولے ہن اور وعدہ ہی جو ہوشی کسی سے نہری قول اور
 اقرار اور عہد و سہیان جو کسی سے کسی تو آید مقبر کہ لا انا الکافی انما اؤفوا
 بالحقوۃ کی معنی پر خیال کر کی اگر وہ قول قرار اور عہد و سہیان حسب شیخ ہوتا ہو کہ
 رازہ خاکری اور شیطا کہ اپنی اور فالتی فی دی و ایسی صحبت کہ ماحبت ہمستہ شریک
 و غیرہ نامشروع چیز کی اوپر حرام خوردگی ساتھ ہو او میں شریک نہو کہ صاحب ہو خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا ہی اتقوا واصح القوم یعنی چاہ تم اپنی میں تمہیں کی
 بلکہ ابراہیم و نوحی صحبت اور ملاقات نہ آہی اور او کی خدمت اور صحبت نہی مستفیض ہی اور
 فی ضرورت کی خاصہ شی اختیار نہ کری کہ ماحبت خفایا ہو تا ہی بہت چپ ہنا اور کوئی
 کام کی استخار ہی اور شورہ نہ کوئی نہ کری کسی کی راز چہی اور ہری کہ حاش نہ کری حرام شورہ
 شراب ہی حق کو اطہ سرفہ و غیرہ مسہاری کاموں سے کنارہ کش رہی اور جو شہوت
 نفسانی حالت ہو تو مرد و چو یا عورت شوق سے کلج یا متعہ کری مثلاً شہد رہی شہرین
 شہرہ کیا چاہی غرض ہر صورت ہر حرام ہی اچاندا رہی تیس باز رہی کہ حلال ہیں
 دنیا ہی ہی اور ذرا پائنت بھی ہی اور حرام ہیں دنیا میں مذلت اور عقبی میں شدت خدا
 زنی اور اپنی جو روئی بھی مدلت نہ کری یعنی اگر دو یا تین یا چار جو روان ہوں تو ایک
 راہ سبکی پاس ہی اور سبکے نان و نفقہ کی اور ضروری احتیاجوں کی خیر لینا چاہی اور کام
 زیادہ جو اوپر شائق اور دشوار ہو و نسی لی اور معاملوں میں ناسعد داری ہو و با
 عیناری کی کو اختیار نہ کری کہ حق تعالی فرماتا ہی ان الله لا یحب الظالمین یعنی امد دست
 غیر انہی خیانت کنی و ان کی اور دوسرے جانہ فرماتا ہی ان الله لا یحب الظالمین یعنی امد دست
 یعنی امد حکم کرتا ہی نانت کی ہی انکا اور فرض غیرہ جو معاملہ جس کے کہ انہیں کا خدا
 او سکا چار بار و گواہی کی گواہی ہی کہ الی کہ سند ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ان الله لا یحب الظالمین

[illegible]

[illegible]

حال میں سوا ہی شیطانی اور گویا اوس کے رحمت مانوس نہیں ہی اور اوس کے فرمانی حسب
بیان لا فکھطوا من تحتہ الذلک یرہر وقت نظر رکھی اور کھار بشرار دشمنان جہنم سے
دل ہی پر ارمیہ رکھی اور انکی ہر چیز تراکل و تشریب سی پر ہیز کر لی بلکہ چہ چہ کیل انکی تدریس مانا
میں لگ جادوسی تو اوس لباس اور مد کو پاک کر لی تہہ تہہ پر ہی حق تعالیٰ ہم سے کفایم جو کفایم
اپنی رسول برحق کی طرف مخاطب ہو کی فرمانا ہی تینا کفایم یعنی لباس ایسا پاک کر اور
فرمانا ہی امتد و دست رکھا ہی یا کو گوئس پاک رہی کہ اوس اوس دو سب رکھی اور سب کو
ہی تہہ تہہ کی وغیرہ سی نہ ہری کہ دعا قبول نہیں ہوتی ہی چیز بخش گیا ہی و ایکی اور ایک
کا فکری یا تہہ کی گیلی ہر چیز کہا ہی تہہ کی مثل صلیط آدمی اور ہر جانور غیر ماکول الحکم کی ہی چیز
میٹھائی اگر کہا ہی میں شکلی تو اوس کہا سیکو دھ کر دی اوس کہا سیکو کسی جانور ماکول الحکم کو بھی
ندی اور ہر ایما نذر دوستان پر و و کار اور امہ اطہار سی و سی و لی رکھی اور حدیث: منی ان
صوتیہا فقتل گھ اعتقاد سی صوفیہ کو دیکھنی کھائی کہ ہبہ اور انکی دعا تویند کی فریبہا
فہرپی کہ ہبہ گراہ کر لی ہیں اور سورہ اوس سی ہی و رہ نہ لی اور اگر مشورہ لی تو اوس کی تہہ
کر لی اور اگر کسی غم کی دفع کیو سطلی وہ کوئی ام نامشروع کہیں تو اسیر راضی نہ و و اوس
کہ حضرت سلیمان کی ایک لی کی جب لڑکا ہو تاتہا تو مہاتہا تھا ایک بار جو حل رہا تو نہ ملتا
نی تو ہوس پہڑ کا یا اور کہا کہ اگر ایک مار اپنی لڑکی کو چھی سپر دکر و تویند اوس کے حفاظت
کر و گا اور سطلی پھر و پیر اور صابہ کی صورت بنکی پہڑ کا یا کہ وہ عورت تو تہیں دم ہن گھن
اور جب حضرت سلیمان شریف فرمایا تو اوس سی عرض کی او نہوں نے سکوت کیا کہ پھر جو انکا
پیر چسا ونگی لڑکا پیدا ہوا تو وہ ملعون یعنی شیطان اوس سی طور سی صابہ کی شکل بنکی آیا اور
او بہوں فی انی بھی کو دی دیا ہیں وہ ملعون تو دشمن سلیمان تھا جس وقت حضرت سلیمان
کر بھی پیدہ ہوئی تھی مجمع میں اوس وقت اوس لڑکی کی یا تہہ اور پاؤ کی اور بعضا
نگری نگری کر کی حضرت سلیمان کی کرسی کی آگ بیٹکی اور حضرت سلیمان کو بہت سرج ہو اس
دہائی لوگو کو وحی ہی کہ سلطان اور انکی زو جہ سی اگاہ و یا یا پس مخون اور صوجون
وہی دکی دام اور دم میں ہی سی صعب ایما کا ہوتا ہی اور سی گاہی ہی جو مرضی الہ شہوت
دنیایا ہی ہی آدمی ایماندار کو لازم ہی کہ تحصیل بہت کی ما تو نہیں عبادت الہ
اور دوسنی ال رسالت پایہ پر ہمیشہ نظر رکھی اور عقیقی اقا اور دیا کو کھسا بھی ہی

[illegible]

[illegible]

الاکرامه الکمله عشر نفوس الاکرامه وان ما خاتم به محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 علیہ و ان المومنین حق وسوال منکر و نکیر فی القبر حق والبعث حق والقیامہ
 حق والکتاب حق ونظر امر الکسب حق والخلاۃ حق والظاہر حق وان الشاعرة
 انما لا تری فیما وان اللہ تبعث من فی القبور ہر بہر کہی افسوس ایہ فلاں
 ای فلاں کے جانم عورت مردہ کالی بعد کے کہی لکھا اللہ بالقبول القابض فلاں
 اللہ فی صراط مستقیم عرف اللہ نیک و دان اولی الامر فی منسقبہ
 نکمہ ہر کہی اللہ خاف الارض عن جنتہا واصعد روحہا الیہا
 و اقیما منک روحا اللہ عفوہ عفوہ بہرست کاشال والا قبر کی ہرست
 بہرست دھار ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 اللہ ارفع ذر جہا فی اعلا علیہا وحلف علی ہرست ہرست ہرست ہرست
 نکمہ ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 اللہ صلی و حد ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 دھار ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 الارض عن جنتہا واصعد روحہا الیہا و اقیما منک روحا اللہ عفوہ عفوہ
 ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 کہ اگر ولی یا اور دوست مردہ بکا جانی تو ملاقات منکر نکیر کہ سنت سی در کہی توجہ
 مشرق ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 کہہ کی حق انست علی العفوہ اللہ فی فادہ فادہ علیہا کہ آخر تک ہرست ہرست ہرست ہرست
 لکھتہ ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 اور سفر کی احکام سی ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 تار بخون آخر ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 دو دن آخر ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست
 کہ ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست ہرست

۱۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۲۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۳۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۴۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۵۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۶۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۷۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۸۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۹۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے
 ۱۰۔ سدا احوال طبع جدید بر ما موائے طبع کتاب اوسلے

ہندی اور فارسی ہندی کے حساب بہ ۱۲۰۰ خلاصہ اور عمدہ دیوان بہ ہند نامت اسامہ و
 حضرت مسعود میر کہ پیش کے ہوتی ہی اور میر صدر مدگو بہتیری کی حیاتی بہا بہتیر بلکہ
 اور دجاہ کی برکت ہی جلد سیاحت ہو کہ روجہ منکہ جد آفاہی حضرت قلد سرال بہ الدن بہ
 عجمہ اندلا کہ احب سرانہ امرا ہی رہا چہ مرگدہ دوران اس ہتیر حالہ و لہ کماہ و لہ من مار
 دوران ہوا ہ ہمارا لہ ہر بادشاہ جہان ملک صاحبہ دام اہا لہالی علی تخریکہ اور سی عاصی
 جلا اس مناصب کی برکت ہی کہ ہی ملا ہی اور او کی اعانت اور عیاضہ فی فی کماہ عسر
 عا س سے بحاب حاصل ہو ی اور وہ عا س عا س لے لہا س عا س لہا س

نام لہا س علی مسری ادا اب کرد	دوران ہی عیاضہ علی سادہ کرد	نام لہا س علی مسری ادا اب کرد
جد لہا س علی مسری ادا اب کرد	عائہ حرا ہوں چچی آباد اس کرد	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
لیو کلا نام با کہ ہوں بدل کرد	ملائی سکلا ہوں تم شاہ دوسرا	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
فصل جداسی ہوں ہوں ہوں ہوں	کی لہی ہر مانی ہوں ناسد اندا	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
رہو لہا س علی مسری ادا اب کرد	کرنا عدا علی جہم کو رہا ہر	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
سکلا ہی حساب کی گرونی دوسرا	عسرہ اند لہا س ہوں ہوں	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
ہاں آپ نو امام ملا داسد	انسان کی گرونی کی گرونی	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
نائب سی کی آپ ہوں در آن گماہ	روح الامیر کی گرونی کی گرونی	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
خوشی ہی ہوں لہا س علی مسری	ہی مرندہ ہوں ایک مطلق حدت ہر	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
کابل کا آوینہ جو کہی چار حق ہر	شر آپ سی ہی در سہا ہوں آب حیر	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
اشحاب ہیں شہار اکو کی کلا لہا س	مؤمنو کی حکم خدا سی ہوں	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
نوی نہیں ہر سرتسرو ہر ہر	روزہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
الی ہندی ہی سی وقت سکلا	سعد حد کی آپ کی توڑی ہا س لاس	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
والی کی دعا ہیں آکا ہا ہا	کی مرصی صدا ہی کی ہر ایک مات	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
فصل جداسی کی عالی ہی ہر	ہر مرندہ ہوں عانی ہوں ہر ہر	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
ملا دن کی ہر ہر ہر ہر	علم عدا کی شہر ہی ہوں تو آس	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد
کیا آگ کی کوئی کوئی ہر ہر	آخ سی ہوں ہوں احمد ہی ہر	نام لہا س علی مسری علی کلا کرد
ہوئی ہر ہر ہر ہر ہر	راہ معاش کی ہر ہر ہر ہر	حاجہ سیر و امیری علی کلا کرد

